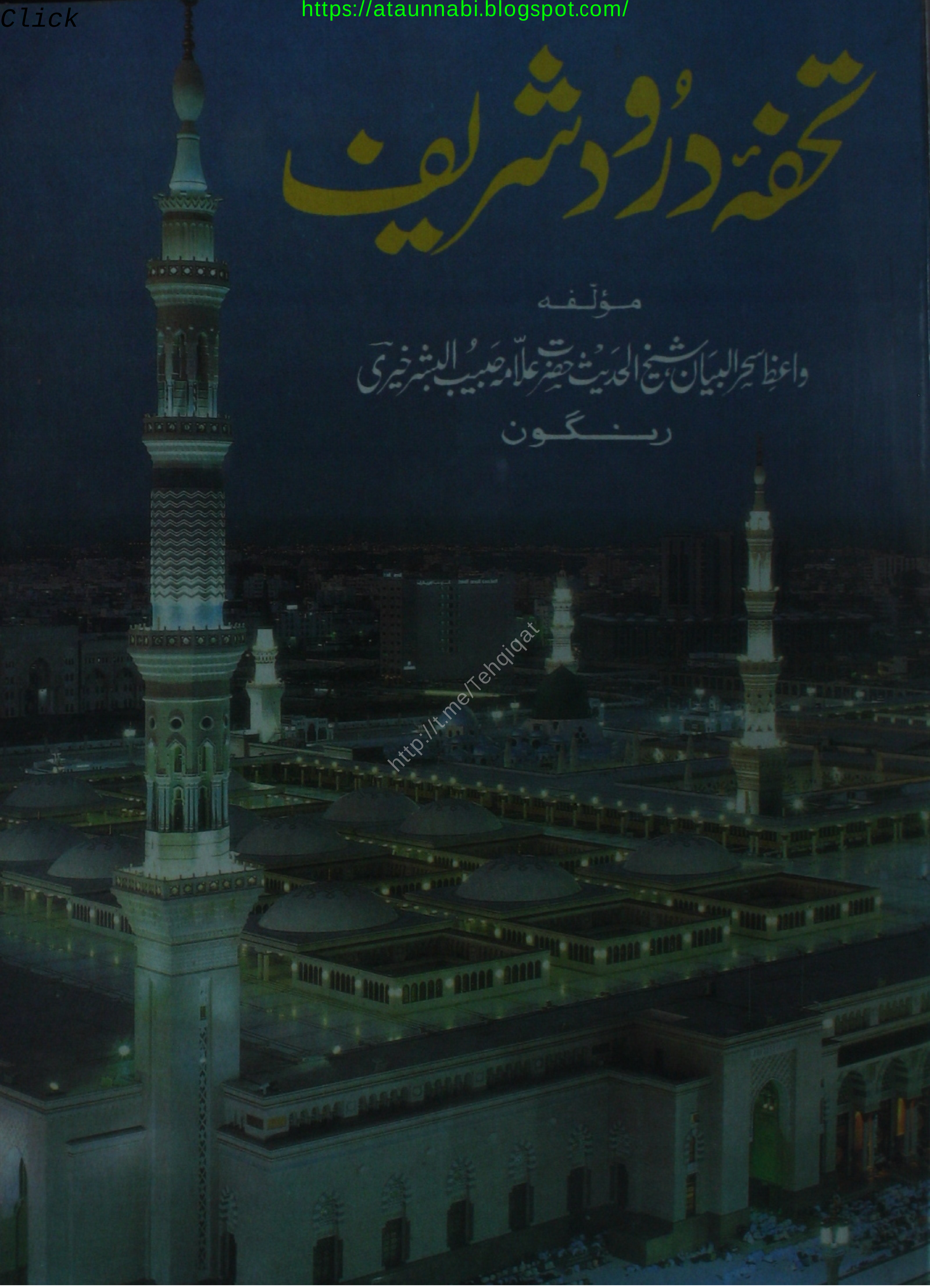


تحفۂ درود شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری

رنگون

إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

تحفہ درود شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری
رنگون

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)
نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : ———— صلِّ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
مرتب : ———— شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون)
موضوع : ———— فضائلِ درود شریف و منظوم گلدستۂ نعت وسلام
اشاعت : ———— رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ مطابق فروری ۱۹۹۶ء
تعداد : ———— تین ہزار
ناشر : ———— کیپٹن عبد الستار احمد پاگرکر
مینجنگ ڈائرکٹر دار القرآن پبلشرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بمبئی
کتابت : ———— یاقوت رقم حافظ محمد ساجد حسن بجنوری دہلی
آرٹسٹ : ———— طارق آزاد، عثمان علی (ایم ایف۔اے) دہلی، اختر نذیر بمبئی، حسن عیس ریاض
طباعت زیر اہتمام : ———— انور کمال و طارق آزاد۔ انمول پرنٹس جودھپور (راجستھان)
بائنڈنگ زیر اہتمام : ———— کمال بائنڈنگ ہاؤس (جودھپور)، الفردوس ٹریڈس (دہلی)
نگرانِ اعلیٰ جملہ امور ترتیب، طباعت واشاعت : ———— نور الدین آزاد خواجہ کمال الدین، بمبئی
معاون : ———— عبد الرحیم انصاری، نگراں عروج انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی بمبئی
ھدیہ : برطانیہ میں پندرہ پونڈ (دیگر ممالک میں زرِ مبادلہ کے مطابق)

پاکستانی ایڈیشن

ناشر : ———— مرکزی مجلسِ رضا، نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ۔ لاہور
ترتیب نو : ———— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
سال طباعت : ———— ۱۹۹۸ء / ۱۴۱۸ھ
ھدیہ : ———— دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا لاہور
سپاس وتشکر : ———— کیپٹن عبد الستار احمد باگرکر بمبئی
معاونین کے علاوہ بیرونی حضرات ۳۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر اعزازی حاصل کریں۔
مرکزی مجلس رضا نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ لاہور
تقسیم کار : برانچ مرکزی مجلس رضا۔ مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

صلِّ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فضائلِ درود، گلدستۂ نعت، میلاد، سلام ومناجات



اِنتساب

اپنے برادرِ شفیق، ہردلعزیز
جناب کیپٹن عبد السّتّار احمد باگڑ صاحب
کے نام...... جن کے مضطربانہ اِصرارِ شوق
اور ہمّت افزائی نے مجھ بے بضاعت،
دانش سے عاری، شاکیِ تنگ نظری، کم علم اور
نافہم کو صلوٰۃ الرسول ﷺ کے بیکراں میدانِ
مدحت میں قلم رانی پر مجبور کر دیا ہے۔
جن کی محبّت، عنایتِ بے نہایت اور
تعلّقِ روحانی نے چند سطریں لکھوا کر قرطاسِ
ابیض کو سیاہ کرنے کی گستاخی کی
جرأت عطا فرمائی ہے۔

حبیب البشر خیری (رسنگوٹ)

دیباچہ

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور افکار رضا پر ایک طویل عرصہ سے بڑا تحقیقاتی لٹریچر شائع کر کے عوام میں مفت تقسیم کر رہی ہے' افکار رضا کے ساتھ ساتھ سنی اعتقادیات پر بڑی جامع اور مستند کتابیں تقسیم کر رہی ہے۔ خصوصاً عشق رسول کی شمع کو اہل ایمان کے دلوں میں فروزاں رکھنے کے لئے درود پاک کے مختلف مجموعے اہل محبت اور ارباب ذوق تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ حال ہی میں ایک خوبصورت کتاب "فضائل درود شریف" بمبئی (انڈیا) سے چھپی ہے۔ جسے شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری نے تالیف فرمایا۔ کیپٹن عبدالستار احمد باگر کر نے دارالقرآن پبلشرز لیمٹڈ ممبئی (انڈیا) نے زیور طباعت سے آراستہ کر کے جس ذوق و شوق سے چھپوایا ہے وہ مولف گرامی اور پبلشرز نامی کی عشق رسول سے لگاؤ کی مقدس داستان ہے پھر یہ کتاب جس نفاست اور صفائی سے شائع کرائی گئی ہے اسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور کتاب کو اٹھا کر مکمل پڑھے بغیر رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ کتاب اپنے موضوع اور نفیس طباعت کی وجہ سے اتنی مقبول ہوئی ہے کہ ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور یورپ کے ممالک میں بھی پہنچ رہی ہے۔

"مرکزی مجلس رضا" نے فیصلہ کیا ہے کہ درود پاک کا یہ "تحفہ" لوگوں تک پہنچے خصوصاً مرکزی مجلس رضا کا ہر رکن اور ہر معاون اسے اپنے گھر رکھے اپنے پاس رکھے۔ اس سلسلے میں ہمارے بعض احباب نے مالی معاونت کا ہاتھ بڑھا کر ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں اور ہم اس کا خوبصورت "پاکستانی ایڈیشن" چھپوا کر بلا قیمت تقسیم کر رہے ہیں۔ ہم فاضل مولف حضرت شیخ الحدیث واعظ سحر بیان علامہ حبیب البشر خیری اور کیپٹن عبدالستار احمد باگر کر کی خدمات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جن کی مساعی جمیلہ سے یہ خوبصورت کتاب دنیا بھر میں اہل محبت تک پہنچی۔ ہم ان کی "خاموش اجازت" کے ساتھ اسے چھپوا کر مفت تقسیم کر

رہے ہیں۔ ہم نے بساط بھر کوشش کی ہے کہ اس کتاب کا حسن برقرار رہے، ہم نے ہندوستان کے بعض دانشور علمائے کرام کی تقاریر کو دانستہ شریک اشاعت نہیں کیا جس وجہ سے ہم ناشرین سے معذرت خواہ ہیں۔

پاکستان کے ایسے مخیر حضرات جو اس کتاب کو صدقہ جاریہ کی حیثیت سے چھپوا کر عوام میں تقسیم کرنے کے خواہاں ہوں وہ مرکزی مجلس رضا لاہور سے رابطہ کریں تاکہ انہیں ابتدائی طباعتی اخراجات برداشت نہ کرنا پڑیں۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

ناظم مرکزی مجلس رضا ۔ لاہور

باد رحمت سنک سنک جائے

وادی جاں مہک مہک جائے

جب چھڑے بات نطق حضرت کی

غنچہ فن چٹک چٹک جائے

قال اللہ تعالیٰ فی شان حبیبہ ﷺ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

تمہارے پاس ہمارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (بظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے ایسی

اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ

شدید محبت کرنے والا ہے کہ) تمہاری ہر پریشانی اُس پر بھاری ہے (کہ میرے محبوب کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے

حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ

سے بھٹک کر دوزخ کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کیلئے وہ بڑے حریص ہیں اور بڑے نرم دل و مہربان ہیں

رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸) پ ۱۱ التوبہ

صدق اللہ العظیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یؤمن احدکم

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ

حتی اکون احب الیہ من

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

ولدہ ووالدہ ومن نفسہ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

والناس اجمعین

او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

نعت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للّٰہ منشی الخلق من عدم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مولای صل وسلم دائما ابدا

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے عدم سے مخلوق کو پیدا فرمایا
پھر دُرُود اُس ذاتِ عالی پر جسے سب سے پہلے (اللہ نے) پسندیدہ بنایا
وہ میرے آقا ہیں اے اللہ اُن پر ہمیشہ ہمیشہ دُرُود و سلام ہو
جو تیری ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور تیرے حبیب ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

دُور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

حسین ہیں اُن کی سب خصلتیں

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

دُرود بھیجو اُن پر اور اُن کی آل پر (سعدی)

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آن ختمِ رُسل میرِ ایوانِ وجود
دارائے سریرِ حسن وسلطانِ وجود

ازبابِ کتابِ آفرینش پرسی
آن نامِ محمد ﷺ است عنوانِ وجود

وہ جو تمام انبیاء پر آخری مُہر ہیں وہی وجود کے محل (کائنات) کے دولہا ہیں
وہی اس کائنات کے مرکز اور خوبصورتی کے تخت پر جلوہ فرما ہیں
دُنیا کی ابتداء کی کتاب سے اگر تو پوچھے
تو (جواب ملیگا کہ) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اسم گرامی ہے جو عنوانِ ہستی ہے

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّی لقبی کہ عرش یک پایۂ اوست
احمد نامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نقد جاں مایۂ اوست
گویند کہ آں مظہر جاں سایہ نداشت
ویں طرفہ کہ عالم ہمہ در سایۂ اوست

وہ اُمّی لقب، کہ تختِ الٰہی، اُن کا مقام ہے۔
وہ احمدؐ نام والے کہ ہماری جان کی قیمت اُن ہی کی مِلک ہے۔
کہا جاتا ہے کہ نورِ الٰہی کے پرتو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہ تھا،
یہ عجوبہ اِس لیے کہ کُل عالم ہی اُن کے سایۂ عاطفت میں ہے۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل حضرات سے مفت طلب کی جاسکتی ہے

حاجی عبدالمجید صاحب قالین والا
سانگلہ ہل

حاجی ملک منیر احمد صاحب
ایم پی اے حلقہ 39/ سانگلہ ہل

عبداللطیف کارپٹ
26/B سندر داس روڈ لاہور

لوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجُود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہُور سے فروغ
ذرّہ ریگ کو دیا تُو نے طلُوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمُود
فقرِ جُنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجُود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مُراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضُور و اضطراب

نوازشِ دلِ ما کن کہ دل نوازتوئی

میرے دل پر بھی کرم ہو کہ دلوں کو نوازنا آپ کی فطرت ہے

بسازکارِ غریباں کہ کارساز توئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

.... احوالِ واقعی

از قلم: کیپٹن عبدالستار احمد ساگر کر بمبئی ۴۰۰۰۰۸

میری پیدائش مہاراشٹر کے ضلع رتناگیری "رامبھاری" گاؤں میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی والدین کی نگرانی میں، دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ ہائی اسکول اور کالج کا زمانہ ممبئی میں گذرا، الحمدللہ میرے والدین کو بزرگانِ دین سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے روحانی ماحول میں میری بھی اولیائے کرام سے حسنِ عقیدت لازمی تھی۔ والدہ ماجدہ مرحومہ کی فرائض کی ادائیگی کے بعد ورد و وظائف کا پابندی کے ساتھ پڑھنے کا منظر میرے لیے روحانی مسرت کا باعث بنتا رہا۔ ان وظائف میں زیادہ تر درود شریف کی کثرت معمولات میں داخل تھی۔ دورانِ تعلیم اور اس کے بعد بھی میری عملی زندگی میں جب بھی کوئی آزمائش آئی، درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا ہی میرا معمول رہا۔ اور خدا نے اس درود شریف کی برکت سے مجھے صبر و سکون عطا فرمایا۔

۱۹۶۶ء سے ۱۹۸۶ء تک بحیثیت کپتان میری بحری زندگی کٹھن اور پر خطر تھی طوفانی حوادث سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ بحری ملازمت کے دوران مجھے امریکی، برطانوی، جرمنی اور فرانسیسی حکومتوں کے جہازوں پر کام کرنے کا موقع ملا، اور ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل تک مجھے دنیا کے ان چند کپتانوں میں شمار ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جنہوں نے دریائے امیزن (برازیل) میں انتہائی دشوار حالات میں سخت ترین دریائی لہروں اور اچانک پانی کی آخری سطح تک پہنچے ہوئے جہاز سے ۶۵۰ بحری میل تک سفر کیا، اور کامیابی کے ساتھ اس دشوار ترین راستے کو طے کیا۔ مذکورہ بالا حکومتوں کے خراجِ تحسین

اور غیر معمولی کارکردگیوں کی وجہ سے خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب سرخرویاں بھی درود شریف کے ورد کی برکت سے عطا ہوئی ہیں۔ ارشادِ ربانی کے مطابق کہ "عظیم سمندروں میں پہاڑوں کی طرح طوفانی موجیں اور ہاتھ کو ہاتھ بھی نہ دکھائی دینے والے ہولناک اندھیروں میں"۔ درود شریف کا ورد ہی میرا رہنما اور مینارۂ نور تھا۔

دورانِ سفر جب بھی ساحلوں پر میرا جہاز رکتا، میرا معمول تھا کہ جمعہ کے دن ان شہروں کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرتا۔ ۱۹۷۲ء میں ایک سفر میں رنگون میں قیام کیا۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد حاضر ہوا۔ جامع مسجد کے خطیب علامہ حبیب البشر خیری مدظلہ نے دورانِ تقریر درود شریف کے جو فضائل و اوصاف بیان فرمائے، وہ براہِ راست میرے قلب کی گہرائیوں میں سرایت کر گئے اور اس کے بعد اس کے ورد میں مزید کثرت پیدا ہوگئی۔

دوسرا واقعہ مدراس کے سفر کے دوران ۱۹۷۶ء میں قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت و شرفِ ملاقات کے وقت پیش آیا۔ جس نے درود شریف کی فضیلت و عظمت میری روح کی گہرائیوں میں نورٌ علیٰ نور کر دی۔ قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علمی، ادبی، مذہبی اور روحانی اعتبار سے برسہا برس سے جنوبی ہند کے باشندگان کی روحانی عقیدت و محبت کا مرکز رہا ہے۔ بحر العلوم علامہ عبد الحیٔ فرنگی محلی لکھنوی۔ مدراس ہی میں اپنا علمی، مذہبی، تبلیغی اور روحانی تقدس کا جھنڈا گاڑے ہوئے تھے۔ اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ آج بھی مرکزِ عقیدت بنی ہوئی ہے۔

قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ قادری چشتی نقشبندی سلسلے کے معروف بزرگ تھے، سو برس سے کچھ کم عرصے تک آپ کا ظاہری، باطنی، علمی و روحانی تصرف رہا۔ ان کی وفات سے کچھ وقت پہلے آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے کمالِ شفقت سے درود شریف کا صحیح مفہوم قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھایا اور ہمیشہ ورد کرنے کی

ہدایت فرمائی۔ الحمدللہ آج بھی اُن کی ہدایت پر عمل کر رہا ہوں اور بے پناہ لذّت پاتا ہوں۔ اور میں چاہتا تھا کہ اِس رُوحانی مسرّت میں مسلمانانِ عالم کو بھی شامل کر لوں، چنانچہ رنگون میں علاّمہ حبیب البشر خیری سے کئی ملاقاتوں کے دوران درخواست گُذارتا رہا کہ وہ دُرود شریف کا ایک ایسا جامع اور مستند مجموعہ تیار کریں۔ جو پُورے عالمِ اسلام کے لیے نادرُ الوجود مجموعۂ صلوٰۃ و سلام بن جائے۔

میں بیحد شُکر گزار ہوں علاّمہ خیری صاحب کا کہ اُنھوں نے میرے مسلسل اِصرار پر پُوری عرق ریزی کے ساتھ یہ گراں قدر مجموعہ مرتّب فرمایا جو افادیت کے اعتبار سے اِن شاءَ اللہ مُسلمانانِ عالم کے لیے درخشندہ و تابندہ مجموعۂ صلوٰۃ و سلام بن جائے گا (اللہ تعالیٰ علاّمہ خیری صاحب کو میری اور پُوری اُمّتِ مُسلمہ کی طرف سے اِس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین) میں نے اِس مجموعے کی بہترین طباعت و اشاعت کا ارادہ کر لیا۔

خُدا کی مدد شاملِ حال رہی اور اَپنے اِس پختہ ارادے کی تکمیل کے لیے اپنے مخلص بزرگ ساتھی خواجہ نورالدّین آزاد سے تعاون حاصل کیا۔

موصُوف خود بھی حُبِّ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے لبریز قلبِ سلیم رکھتے ہیں، اور توفیقِ خُداوندی نے اُنھیں کتابت و طباعت کا نہایت ستھرا ذوق عطا کیا ہے جس کا مظاہرہ اُن کے شائع کردہ "القرآن الحکیم اَلنّقی" اور میرے ساتھ مِل کر شائع ہونے والے "القرآن الحکیم وَرَقی" کی ترتیب و تحقیق، طباعت و اشاعت کے ذریعے ہندوستان اور بیرونِ ہند ہو چکا ہے۔

اُنھوں نے میری اِس آرزو کی تکمیل کے لیے کام کی شروعات کر دی۔

گُزشتہ تین سال سے موصُوف القرآن الحکیم (وَرَقی) کی طباعت و اشاعت میں مصروف تھے۔ بیرونِ ہند بھی اُن کے کئی سفر ہوئے۔ مجموعہ کی کتابت کا کام جاری تھا۔ میرا گُزشتہ سال رمضان المبارک میں عُمرہ کے لیے جانا ہُوا۔ مسجدِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں عاشقِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم، بریڈفورڈ، برطانیہ کے ہر دلعزیز شخصیّت محترم ممتاز خان اکبر خان اور

اُن کے کئی رُفقاء سے نیاز حاصل ہُوا۔ مجموعۂ درود و سلام کا بھی ذکر ہُوا۔ بیحد اشتیاق کے ساتھ ممتاز خان صاحب نے اس کی تکمیل پر اصرار کیا۔ اور اس کی طباعت و اشاعت میں اور برطانیہ، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے مسلمانوں تک اس "گنجینۂ بیش بہا" کو پہونچانے کیلئے ہر طرح کی خدمات پیش کیں، اس کے لیے پھر بارگاہِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیت کی التجائیں اور دُعائیں بھی ہوئیں، اور ممتاز پان ہاؤس۔ بریڈ فورڈ (برطانیہ) ہی میں القرآن الحکیم (ورق) کے ساتھ ساتھ "صلِّ علیٰ محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاعتی پروگرام کا سینٹر بنانے کی پیشکش کی۔

جس ذوق و شوق اور والہانہ انداز میں اُن کا اصرار تھا اُس نے کام میں بڑی تیزگامی کی فضا پیدا کر دی۔ کتابت کا کام بڑی تیزی سے ہُوا پھر طباعت بھی معیاری ہونا تھی، وہ ہُوئی، اور اب الحمدللہ یہ گلدستۂ درود و سلام اور گلدستۂ نعت و سلام "صلِّ علیٰ محمد" صلی اللہ علیہ وسلم) روضۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اور بارگاہِ خداوند تعالیٰ میں شرفِ قبولیت کے بعد، مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش ہے۔ الحمدللہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں "صلِّ علیٰ محمد" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر پڑھنے والے سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ درود و سلام کو ہمیشہ کے لیے اپنا ورد بنالیں اور اپنی دُعاؤں میں مجھے اور اس خدمت کے سلسلے میں میرے تمام معاونین کو اپنی نیک دُعاؤں میں یاد فرمالیا کریں۔ جزاھم اللہ

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فرداً فرداً ہماری اس ادنیٰ خدمت کے صلے میں اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازیں، مجھے اور خاندان کے جملہ افراد، متعلقین اور مسلمانانِ عالم کو نماز کے ساتھ درود شریف کا پابندی کے ساتھ ورد کرنے والا بنادے، اور اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے دین و دنیا کے تمام کام بہتر سے بہتر طریقے پر سرانجام دلائیں آمین

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

طالب خیر: کیپٹن عبدالستار احمد باکر بمبئی

۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ علی النبی ﷺ کیلئے حکمِ ربانی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ سورۂ احزاب

★ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" الآیۃ نازل ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بارے خوشی کے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ "ھنیئونی" یعنی میرے صحابیو مجھے مبارکباد کہو۔ مجھے مبارکباد کہو کیونکہ میرے بارے میں اس وقت ایک ایسی آیت شریفہ اتری ہے جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ" میں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش بشاش دیکھا۔

پھر میں نے کہا ھَنِیْئًا لَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو مبارک ہو! اس کے بعد صحابیوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ براہِ کرم آپ

ہمیں اس آیتِ شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علمِ مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پُوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو میں تا زندگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سُن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لیے دُو دُو فرشتے مقرّر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مؤمن بندہ میرا نام سُنے اور وہ مجھ پر درُود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں۔ "غفر اللہ لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت فرمائے" اِن فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک وتعالیٰ بذاتِ خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتے ہیں "آمین" اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درُود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اُٹھتے ہیں "لا غفر اللہ لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے" اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں۔ "آمین" نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۹ (جلد دوم) معارج النبوۃ مقدمہ صفحہ ۱۵

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا درُود شریف پڑھنا، اپنی مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود خُدا تعالیٰ کی طرف سے مُہر کا لگ جانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام مُبارک سُن کر درُود شریف نہ پڑھنا، زبان کو درُود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی نا قبولیت پر خود خُدا کی طرف سے مُہر لگ جانے کے مترادف ہے۔

درُود شریف کو مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا بہت معمولی، آسان اور سہل کام ہے مگر اِس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجّہی و بے پرواہی سے اِس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مقدّر کو تباہ کرنا اور محرُومیّت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔ ؎

تیرا ذکر لب پر، خُدا دِل کے اندر　　یُوں ہی زندگانی گزارا کروں میں

جو ہے قلب سونا، تو یہ ہے سہاگہ　　تیری یاد سے دِل نکھارا کروں میں
تیرا کفشِ پاؤں سنوارا کروں میں　　کہ پلکوں سے اس کو بہارا کروں میں
میرا دین وایماں، فرشتے جو پوچھیں　　تمہاری ہی جانب اِشارا کروں میں

دُرُود و سلام کی فضیلت

★ نقل ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سخت بدکار، ظالم، فاسق و فاجر شخص تھا، جب اُس کی موت آئی تو لوگوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کہ آج ایک ظالم اور نالائق فرد ہماری جماعت سے دُور ہو گیا ہے' تو لوگ انتقاماً اس بدکار کے پاؤں میں رسّی ڈال کر کھینچتے ہوئے اُسے غلاظت اور ناپاکی کے ڈھیر پر ڈال آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل امین ع نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس یہ پیغام پہنچایا' کہ اے موسیٰ! اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اُن کے دوستوں میں سے ایک خاص دوست کا انتقال ہوا ہے، لوگوں نے ازراہِ دشمنی اس کی لاش کو غلاظت کی جگہ پھینک دیا ہے' تم جاؤ اُس کو وہاں سے نکال کر بخوبی تجہیز و تکفین کر کے بنی اسرائیل کو اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے کی دعوت دو' اور اعلان کر دو کہ جو اِس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام فی الفور وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لاش اس فاسق و فاجر کی ہے جس نے زندگی بھر خُدا کی نافرمانی اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے میں عمر گزار دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام متحیّر ہوئے' چونکہ مامور تھے حکمِ الٰہی' بجا لائے۔ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر جنابِ الٰہی میں عرض پیش کی، کہ بارِ الٰہی یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے موسیٰ میرے بندوں سے جو [illegible] طائیں

دیکھیں، وہ اُس سے سَو گنا زیادہ خطا کار ہے لیکن ایک دن اُس نے توریت کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت جب اُس کی نظر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ اقدس پر پڑی اور صفتِ رسُول کو دیکھا، محبتِ محمدی ﷺ اُس کے دل میں جاگ اُٹھی۔ اُس نے اُس ورق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیاء ﷺ کا نام لکھا تھا، خوب چوما اور پیار کیا اور اپنے چہرے سے بار بار لگایا۔ الغرض میں نے اُس کو میرے محبوب ﷺ کے نام کا احترام کرنے پر بخش دیا، اور اسے اپنے دوستوں کی فہرست میں اس کا نام درج کروا دیا۔

اے گدائے محمدی ﷺ! اپنے آقا کی صفت سن لی؟ اگر ایک یہودی احترامِ نامِ نبی کے وسیلے سے مقامِ عزت اور راہِ نجات حاصل کر سکے اور ہم امتیانِ محمدی ﷺ اور جاں نثارانِ احمدی ہو کر درود و سرود سے محروم رہ جائیں تو روزِ محشر ساقیِ کوثر کے دستِ مبارک سے آبِ کوثر بطورِ انعام پانے کی توقع نہ رکھیں، تو اس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

★ آقائے نامدار، دو عالم کے تاجدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے اُس پر حق تعالیٰ سو بار رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سو بار صلوات بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اُس کو ہزار بار نگاہِ رحمت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلمِ قدرت سے تحریر فرما دیتا ہے کہ دو سخت بری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہو گئی۔ ایک تو نفاق سے تم خلاصی پا گئے، دوسری آتشِ جہنم سے تمہاری نجات ہو گئی اور بروزِ قیامت جنت میں تمہاری سکونت شہداء کے ساتھ ہو گی۔

اِس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے۔

؎ میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دِیئے ہیں

★ حضرت ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے، تو پہلے سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود شریف سے آغازِ التجا کرے، اس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے، پھر آخر میں دُرود شریف پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اوّل و آخر کی دُرودوں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہٗ اوّل و آخر کی دُرود کو قبول کرتا ہے، تو وہ درمیان کی دُعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رَد نہیں کرے گا۔

باعثِ موجوداتِ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ پاک ہے کہ جب تم خالقِ دوجہاں سے مانگو، تو مانگنے سے پہلے مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ اللہ عزّوجلّ کی یہ عادت نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رَد کرے۔

؎ میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دِیئے ہیں

★ شہنشاہِ عرب و عجم محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیثِ پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے، اس کے حق میں ملائکہ سَبْعَ سَمَاوَات دُعائے مغفرت کرتے ہیں، اور جس شخص کے لیے جنود اللہ، ملائکہ خدا درخواست مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ بذاتِ خود اس کے لیے خزانۂ رحمت کھول دیتے ہیں اور جس پر خود خدا بارانِ رحمت برساتے ہیں، اُس ہستی پر سات آسمانوں، سات زمینوں اور سات سمندروں کے

طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و جمادات، پرندے، چرندے اور درندے سب کے سب اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دستِ دُعا پھیلاتے ہیں۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے دُرود پڑھا، بروزِ قیامت اُس کے دُرود کی شہادت ہر چیز دے گی۔ حتیٰ کہ حجر، شجر، کنکریاں اور ہر خشک و تر شئے شہادتِ دُرود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا میں خود نعتِ شہہِ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریلؑ کے پر کا

★ ارشادِ رسولِ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر دُرود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت اُن کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے اُن کے ہاتھوں میں سونے کا قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور دُرود شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں اور فرشتے میاں تحریر بولتے جاتے ہیں "زیدوا زادکم اللہ" یعنی اور زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری اُجرت کو اور زیادہ فرمائے۔

★ حضرت سرورِ موجودات ﷺ کا فرمانِ پاک ہے کہ مجھ پر دُرود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور مجھ سے محبت کرنا راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جو مجھ پر از روئے محبت و شوق ایک بار دُرود بھیجے، اللہ جل شانہ کراماً کاتبین (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامۂ اعمال میں گناہ نہ

لکھے جائیں۔

★ حضرت ابی ذر غفاری سے مروی ہے کہ رسولِ معظم و محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا میں تم لوگوں کو نہ بتا دوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اُٹھے یارسول اللہ! ضرور ضرور بتا دیجئے۔ مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دنیا میں سب سے بخیل ترین شخص ہے جو میرے نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریتِ دُنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہر چہ می خواہی تمنا کن (ملا رومی)

اگر دُنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش رکھتے ہو تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں، خواہ جسمانی حیثیت سے ہو یا روحانی طریقہ پر، حاضرِ خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو تمنا ظاہر کرو۔

★ جنابِ شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے کبھی لڑکھڑاتا ہے، پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے، پھر اپنی سُرین پر گھسٹ گھسٹ کر راستہ طے کرتا ہے، پھر گر پڑتا ہے، پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اتنے میں وہ درود شریف جو اُس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے، آتے ہیں اور اُسکے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے وہ کٹھن مرحلہ طے ہو جاتا ہے؛

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل تمہیں پیش آئے، یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے، تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کر دو۔ کیونکہ صلوٰت مشکلات

تفکّرات اور پریشانیوں کی مُدافعات ہیں۔ حاجتیں پُوری ہونے کی کُنجی اور رزق کی کثرت کا وسیلہ ہے۔ ؎

عاصیو! تھام لو دامن اُن کا
وُہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

★ حضرت مُوسیٰ بن عمران علیہ السّلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہوجاؤں جتنی تیری باتیں تیری زبان سے قریب ہیں؟ اور جتنی تمہاری رُوح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے؟ اور کیا تمہاری تمنّا ہے کہ بروزِ محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام مارے خوشی کے اُچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بیحد خواہش ہے۔ حضرت باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیب، رسولِ آخرالزمان محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود کی کثرت وِردکی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ ؎

حافظ از دست مدہ صحبت آں کشتیٔ نوحؑ
ورنہ طوفانِ حوادث ، ببرد بنیادت

"اے حافظ! دُرود کے ساتھ اُس رسولؐ کی صُحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے ورنہ طوفانِ حوادث تیری بُنیادوں کو اُکھاڑ دے گا۔"

★ سیدِ مختار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی اُمّت کو اِنتباہ کرتے ہُوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمّتیو! مجھ پر دُرودِ شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروزِ محشر تمہارے اعمال کے حبط ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا مدار نیات پر ہے،

اور نیتوں میں نقص کا احتمال ہے مگر مجھ پر بھیجی ہوئی درود کی حفاظت کا میں بذاتِ خود ضامن ہوں۔

اے میرے اُمتیو! قیامت کے دن خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود موجود و شامل نہ ہوں تو گویا اللہ پاک تمہیں جنت جانے کی اجازت بھی دے دیگا مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے کیونکہ مجھ پر درود راہِ جنت کی راہ نُما ہیں۔

تفسیر قرطبی میں سورۂ رعد کی تفسیر کے ما تحت یہ حدیث شریف نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو جل شانہ تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے مزید براں دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر متعین ہیں جو صرف مجھ پر تمہارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں پھر ایک فرشتہ تمہارے منہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بیخبری میں کوئی مضر شے داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالق اکبر کا فقط "صلوات النبی ﷺ" کی حفاظت و شمار کے لیے دو دو فرشتے ہر ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا "حبّ وصفِ نبی ﷺ و عظمتِ صلوٰۃِ مصطفوی ﷺ کی روشن

دلیل ہے۔

★ شیخ علامہ ابن المبارکؒ کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد سیّدنا عبدالعزیز الدبّاغ ؒ سے سُنا ہے کہ ہر مؤمن کی درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرّہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود بھیجنا افضل الاعمال ہے کیونکہ صلوٰۃ یعنی درود شریف اُن فرشتوں کا خاص ذکر ہے' جو اللہ پاک نے جنّت کے چاروں طرف مقرّر فرما رکھے ہیں، اور درودوں کی برکت ہی سے' جنّت کی وُسعت و کشادگی ہوتی رہتی ہے، کیونکہ جب جب کہ وُہ فرشتے اطرافِ جنّت میں' وردِ درود کرتے ہیں' جنّت اپنی وُسعت میں بڑھتی رہتی ہے' یعنی فرشتے جس قدر درود پڑھتے جاتے ہیں، اُسی قدر جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکرِ درود سے رُکتے نہیں' اور جنّت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رُکتی نہیں' فرشتوں کا درود جاری رہتا ہے اور جنّت کی وُسعت ذکرِ صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنّت کا وُسعت اختیار کرنا اُس وقت بند ہو جاتا ہے جب فرشتے وردِ درود سے ذکرِ تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں' مگر فرشتے اُس وقت تک ذکر صلوٰۃ و درود میں مشغول رہتے ہیں' جب تک اللہ جلّ شانہٗ' جنّت میں اہلِ جنّت پر جلوہ گری نہیں فرماتا، جب اللہ پاک جنّتیوں پر جلوہ افگن فرماتا ہے اور اس جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں' تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ملائکہ تسبیح شروع کر دیتے ہیں' جنّت کی توسیع رُک جاتی ہے اور جنّت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکوُن اختیار کر لیتی ہے۔

اگر جنّت کے اطراف کے فرشتے اُن کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے' تو جنّت اپنی حد سے ذرّہ بھر نہیں بڑھتی اور وُسعت نصیب نہ ہوتی تو یہ جنّت کا وُسعت

پانا بھی حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درودوں کی برکت سے ہے۔

★ شیخ ابنُ المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد حضرت عبدالعزیز الدباغ سے دریافت کیا کہ جنت صرف رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائے درود سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی اذکار اور تسبیحوں سے کیوں نہیں بڑھتی ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ جنت کی اصل رسول اللہ ﷺ کا نورِ پاک ہے تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لیے تڑپتا اور مچلتا ہے، اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سُن لیتا ہے تو بچہ اشتیاق و محبت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطرافِ جنت کے فرشتے ذکرِ نبی ﷺ اور درودِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنت اپنی اصل کے اشتیاق کی بنا پر صلوٰۃِ رسول ﷺ کی پکار کی طرف ہر ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے، فرشتے جنت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں، پھر نتیجتاً جنت اپنی تمام جہتوں میں وُسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

★ حضرت شیخ عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ اگر ارادۂ الٰہی نہ ہوتا اور اللہ عزوجل جنت کو روک نہ رکھتا تو ضرور جنت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دُنیا کی طرف نکل پڑتی، اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنت بھی وہیں ساتھ ہوتی، جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنت بھی ساتھ ساتھ چلتی، جہاں رسول ﷺ رات بسر فرماتے جنت بھی وہیں رات گزارتی، تو نتیجہ یہ حاصل ہُوا کہ اگر اللہ جل شانہٗ جنت کو اپنی مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنت اپنی مقررہ جگہ سے نکل کر مکۃ المکرمہ پھر مدینۃ المنورہ پہنچ جاتی، کبھی میدان بدر، کبھی خیبر، کبھی حدیبیہ کا سفر کرتی۔ اور قدمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنالیتی۔

لیکن اللہ جل شانہٗ نے جنت کو حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف

نکل جائے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنت دیکھے بغیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر جنت بذاتِ خود قدمِ رسول ﷺ پر لوٹتی جاتی تو دنیا میں ہر فردِ بشر ذاتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مفتون و قربان ہو جاتا اور مطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہٰذا اللہ پاک نے رسول ﷺ کی دنیوی زندگی سے جنت کو دور رکھ کر اطاعتِ رسول ﷺ کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جبھی تو اللہ پاک نے اپنے کلامِ پاک میں بندہ کو تنبیہاً اور اشارۃً فرما دیا ہے "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" یعنی جس نے میرے رسول ﷺ کی مان لی تو ضرور اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفانِ رسول ﷺ پہچانِ الٰہی ہے، ذکرِ رسول ﷺ ذکرِ الٰہی ہے۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمدِ الٰہی ہے۔

★ ——— ایک مردِ خدا بحرِ خدا سرشتہ سے جدا رحمۃ اللہ علیہ طلبِ رضائے جل وعلا و خوشنودیٔ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی خاطر ایک مریض کی عیادت کو گئے جن پر جاں کنی کی حالت مسلط تھی، مہمان بزرگ نے بیمار سے پوچھا "كَيْفَ وَجَدْتَ مَرَارَةَ الْمَوْتِ" موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے بولا کہ کچھ تکلیف محسوس نہیں ہو رہی ہے کیونکہ میں نے ایک عالمِ ربانی سے سن رکھا ہے کہ جو محمد رحمت لقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت کرتا ہے، موت کی تلخی سے امن پا لیتا ہے۔

★ ——— حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" مرقوم ہے۔ جب دنیا

میں کوئی بندۂ خدا، محمدِ عربی، نبیِ اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اس فرشتہ کے ہر ہر بال، ہر ہر رُواں سے، اس قاریِ صلوٰۃ الرسول کے لیے درخواستِ مغفرت کرتا ہے۔

★ ——— امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ خالقِ دوجہاں کا باعثِ کون و مکاں پر صلوٰۃ بھیجنا یہ ایک ایسی واحد خصوصیتِ محمد رسول اللہ ہے جس میں صرف ذاتِ محمدی ہی تنِ تنہا شریک ہے کیونکہ اللہ جل شانہٗ کی صلوٰۃ کسی نبی یا رسول پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب و صحیفہ میں ثابت نہیں ہے لہٰذا ہمارے بے نظیر نبی وحدہٗ لاشریک کی صلوٰۃ میں شریک ہو کر تمام انبیاء و مرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرتے ہیں کامیاب و کامران ہے۔

جو ہو محبوب اس در کا وہ محبوبِ الٰہی ہے

جو ہو مردود اس در کا وہ مردودِ خدا ٹھہرے

★ ——— شیخ عبدالرحمٰن الصفوریؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایامِ ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے اثنائے سفر ان کی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا، کہنے لگے میں یہ مندرجہ ذیل درود کا ورد کر رہا تھا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَزْھَارِ وَالثِّمَارِ وَصَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ

رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ

استنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے شخص تم نے ملائکہ حفظہ کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے، دُنیا کی آخری گھڑی تک کے لیے عاجز ولاچار کر دیا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ نے تمہارے لئے جنّاتِ عدن اور نعمتہائے جنت عطا کرنے کی ذمہ داری بخوشی قبول فرمالی ہے۔ رنگ برنگ کی مدح نبیّ قریشی ﷺ انوکھے طرز کی صلوٰۃ الرسول ﷺ۔ اللہ جلّ شانہٗ کو کسقدر پسند و مرغوب ہے، احاطۂ عقل و فراست سے بعید ہے کیونکہ طاقتِ ملکوتی جب انکے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں، زمانۂ دراز کی فرصت و مہلت میں، لانے سے عجز کا اعتراف کررہی ہے تو اندازہ بشری و قوتِ ذہنِ انسانی، رسول ﷺ کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کماحقہٗ اظہار و بیان کس طرح کر سکے۔

لہٰذا مُلّا سعدیؒ کا قول ہے ؎

نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

★ ——— حضرت امام مالکؒ مسجدِ نبوی ﷺ میں معتکف تھے اچانک امیر المؤمنین امام جعفر المنصور پانچسو لشکر کے ہمراہ امام مالکؒ کے سامنے حاضر ہو کر بلند آواز میں کچھ پوچھنے لگے تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز کو بلند ہونے نہ دیجئے کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے قومِ مسلم کو قرآن مجید میں ادب کا طریقہ بتایا ہے اور ربِّ دوجہاں نے فرمایا ہے " لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ الآیۃ" یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسول ﷺ کی آواز سے بلند مت کرو اور رسولِ پاک ﷺ سے بوقت گفتگو آہستگی اور نرمی، اختیار کرو" یہ سن کر امیر المؤمنین نادم و خاموش ہو گئے۔ بعدہٗ آہستہ و سرگوشی کے لہجہ میں حضرت

امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارتِ رسول ﷺ کرلی ہے اب دُعا کرنا باقی رہ گیا ہے' لہٰذا آپ ایک امام ہیں' پوچھتا ہوں کہ وقتِ دُعا کیا قبلہ کی طرف منہ کروں' یا رسول ﷺ کی طرف رُخ کروں؟ امام مالکؒ نے فرمایا کہ "خبردار! اپنے چہرے کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ہرگز نہ پھیریئے' تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کے وجود کا وسیلہ ذاتِ محمدی ﷺ ہے' رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف منہ کرکے اپنی تمنائیں طلب کیجئے اور اُن کی سفارش کا وسیلہ پکڑیئے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے کلام پاک میں فرمایا ہے:

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا" (سورۂ نساء آیت ۶۴)

آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے "اگر میرے بندے اپنی جانوں پر خطا و عصیان سے ظلم کریں، اور اے محبوب ﷺ تیرے حضور حاضر ہوں' اور اللہ پاک سے معافی کے طالب بنیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم انکی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔

صد کتاب و صد ورق' در نار کن ۔۔۔ رُوئے دِل را جانب دلدار کن

حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ "سو کتابوں اور بے شمار ورقوں کو آگ میں جلا ڈال' اور اپنے دل کے چہرہ کو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرلے۔

درود شریف کی برکتیں

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو! ❖ کعبہ تو دیکھ چکے' کعبے کا کعبہ دیکھو!
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا ❖ یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو!
غور سے سُن تو رضاؔ کعبے سے آتی ہے صدا ❖ میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو!

کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت کی غلط خدائی تھی اس کعبے کو بُتوں کی نجاست سے پاک فرما کر قبلۂ نماز بنانے والے مُحمّد رسُول اللہ ﷺ تھے کعبہ کی بزرگی بھی مُحمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دَم قدم سے تھی، تو اے نماز زیادہ ادا کرنے والو! نماز کو افضلُ العبادات یقین کرنے والو! نماز سکھانے والو، نماز کی جگہ پیدا کرنے والو مُحمّد عربی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر صلوٰت بھیجو۔ تمہیں جس کے وسیلے سے صلوٰۃ ملی ہے اُن پر صلوات بھیجکر، حُکم خُداوندی " هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ " بجالاؤ۔

اے مسجد سے تعلّق رکھنے والو، مینارِ مسجد کی خوبصُورتی اور بلندی پر فخر کرنے والو، محراب و منبر کو عزّت کی نظر سے دیکھنے والو، سجدے کو افضلُ الاعمال و قربِ خُداوندی کا اعلیٰ زینہ تصوّر کرنے والو، یہ تمام کے تمام میراثِ مُحمّدی صلّے اللہ علیہ وسلّم ہی تو ہے۔

تمہیں خُدا ملا تو مُحمّدِ عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلے سے، مسجد ملی، مینار، محراب اور منبر نصیب ہُوا تو مُحمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی برکت سے، صلوٰۃ وصوم، صدقہ وزکوٰۃ حج وطواف، زمزم و قربانی، عید وجمعہ، لیلۃُ البرأۃ و لیلۃُ القدر، اذان وعقیقہ، کفن دفن اور صلوٰۃِ جنازہ، کعبہ، مدینہ اور بیتُ المقدس نصیب ہُوا تو مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں، جنّت کی خوشخبری، جہنّم کے عذاب، حوروں کا مُژدہ، غلمانوں کی خدمت، پُل صراط و میزان، مالکِ جہنّم اور رضوانِ جنّت و تسنیم و کوثر سے باخبر کرنیوالا ذات مُحمّدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سوا کون تھا؟

تمہیں ایمان بخشنے والا، زہد و عبادت کی چاشنی چکھانے والا، تمہیں غازی اور شہید کا لقب عطا کرنے والا، معراج کی رات تمہاری نجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑانے والا، حیات و زندگی میں قدم رکھتے ہی "اُمتی اُمتی" کی صدا بلند کرنے والا، پھر دُنیا سے سفرِ آخرت

کرتے وقت اُمّت کو نہ بھولنے والا، باعثِ موجوداتِ وفخرِ کائنات محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی تو ہیں۔

اے مسلمانو! تمہیں کھانے کا پینے کا، اُٹھنے کا بیٹھنے کا، سونے کا جاگنے کا، چلنے کا پھرنے کا، ہنسنے کا رونے کا، سُننے کا بولنے کا، دوستوں سے ملنے کا، غموں میں صبر کا اور مسرّتوں میں ضبط وشکر کا، یگانہ وبیگانہ سے برتاؤ کا، اہل وعیال سے بہتر سلوک کا، غلاموں اور ماتحتوں سے ہمدردی ومحبّت کا، ماں باپ اور بزرگوں کی عزّت وفرمانبرداری کا، پڑوسیوں سے مِلنساری کا، ایثار وقربانی کا، بیوی سے ہمبستر ہونے کا، نجاست وحدث سے پاکی حاصل کرنے کا، حتیٰ کہ خُدا کی خُدائی تم پر فِدا ہونے کا طریقہ اور سلیقہ بتانے اور سکھانے والے رسولِ اعظم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی تمہارے مُعلّمِ اوّل ومُربّی معظّم ہیں۔

اتنے سارے احسان کرنے والے پر احسان شناسی کے طور پر صرف ذرا سی ہونٹوں کی جُنبش سے صلوات ادا کرنے میں اگر تمہیں بار گزرے تو کس بوتے پر اُمّتیانِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فہرست میں اپنا نام آنے کی اُمّید کرتے ہو؟

★ —— حضرت علّامہ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا شمار ساٹھ ہے اور اُن تمام کبائر کے درمیان سب سے اَشدّ ترین کبیرہ، باعثِ کائنات حضرت محمد النّبیّ الاُمّیّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام سُنکر درود شریف نہ پڑھنا ہے۔ کیونکہ اِس ناشائستگی پر حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ پاک سے وعیدِ شدید کی مختلف ڈراونی خبریں حدیثوں میں بھری پڑی ہیں۔ ؎

سائلو! دامنِ سخی کا تھام لو ⁂ کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مُفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو ⁂ باغِ خُلد، اِکرام ہو ہی جائے گا

★ —— امام سہل بن محمد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ یہ شرف جو ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے قول " اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ" کی بدولت حضرت محمد، یتیم عبدالمطلب، نبی اُمی ﷺ کو عطا فرمایا، یہ اِس بزرگی سے بیشمار درجہ کامل و مکمل شرف ہے جو ربُّ العزت نے فرشتوں کے سجدے سے آدم علیہ السّلام کو بخشا تھا کیونکہ آدم علیہ السّلام کو ملائکہ کے سجدے سے مشرّف کرنے میں ذاتِ الٰہی شریک نہ تھی لیکن اپنے محبوب سرورِ دوجہاں ﷺ کو شرف عطا کرنے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ، مالکِ یوم الدّین بذاتِ خود شریک رہا۔ تو جس عطائے شرف میں خود خُدا مع ملائکہ شریک ہوں، وہ اُس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شرکت کریں اور ذاتِ الٰہی شریک نہ ہو، بدرجہا افضل و اشرف ہوگا۔ مسلمان ذہن نشین کرلیں کہ انعامی بزرگی، آدم کو عطا کرنے کی مجلس میں ربُّ العزت شریک نہ تھا مگر رحمۃٌ للعالمین کو تمغۂ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں، خالقِ دوجہان نے بذاتِ خود شرکت فرمائی۔ ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

★ —— "منازل الانوار" میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت سیدالابرار صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ خبر دی کہ اللہ جلّ شانہٗ نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قبّہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مُدّتِ سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو مشرّف و کرامت کی ہواؤں سے معمُور کر رکھا ہے، اُس قبّہ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا، ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنھوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی۔

★ —— حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ درود شریف گناہوں کو اس طرح ملیا میٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو فنا کر دیتا ہے اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام، غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

صلوٰۃ وسلام کی اہمیت

بیٹھتے اُٹھتے، بحق مصطفیٰ ؛ التجا و استعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے ؛ مفلسو! سامانِ دولت کیجئے

★ —— احیاء علوم الدّین میں حضرت امام محمد بن محمد الغزالیؒ فرماتے ہیں کہ فرمان محبوبِ رحمٰن ﷺ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خُدا کا ذکر اور محبوبِ خدا ﷺ پر درود صلوات نہ ہوں۔ بروز قیامت، وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک، ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

★ —— محبوبِ معبود و ودود حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجا کر رُک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رُک جاتا ہے؟ تو جبرئیل نے بصد آہ و زاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرور دو عالم ﷺ میں اور آگے بڑھنے سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلّیاتِ جلّ جلالہٗ کے انوار مجھے جلا کر راکھ بنا دیں گے۔ حضرت سعدیؒ اس قولِ رسولِ پاک ﷺ کو یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

بگفتا فراتر مجالم نماند ؛ بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سرِ موئے برتر برم ؛ فروغ تجلّی بسوزد پرم

ترجمہ یہ ہے کہ۔ سوالِ رسولِ امین و صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر جبرئیلؑ نے فرمایا کہ حضرت یہ میری رُک جانے کی جگہ ہے، اِس مقام سے آگے پرواز کی طاقت میرے پرو بال میں نہیں ہے اگر بفرضِ محال ایک بال برابر اوپر کی طرف اڑوں تو تجلیاتِ الٰہی سے میرے بال و پر جل جائیں گے آپ آگے بڑھیئے آپ کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔

صلوٰۃ وسلام کی اہمیت

بیٹھتے اُٹھتے، بحقِ مصطفٰےؐ ⁂ التجا و استعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے ⁂ مفلسو! سامانِ دولت کیجئے

★ —— احیاء علوم الدّین میں حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالیؒ فرماتے ہیں کہ فرمان محبوبِ رحمٰنؐ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خدا کا ذکر اور محبوبِ خداؐ پر درود وصلوات نہ ہوں۔ بروزِ قیامت، وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک، ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

★ —— محبوبِ معبود و ودود حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبرئیل علیہ السّلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجا کر رُک گئے تو مَیں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رُک جاتا ہے؟ تو جبرئیل نے بصد آہ و زاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرورِ دو عالمؐ میں اور آگے بڑھنے سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلّیاتِ جلّ جلالہٗ کے انوار مجھے جلا کر راکھ بنا دیں گے۔ حضرت سعدیؒ اس قولِ رسولِ پاکؐ کو یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

بگفتا فراتر مجالم نماند ⁂ بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سرِ مُوئے برتر برم ⁂ فروغ تجلّی بسوزد پرم

ترجمہ یہ ہے کہ۔ سوالِ رسولِ امین و صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر جبرئیلؑ نے فرمایا کہ حضرت یہ میری رُک جانے کی جگہ ہے، اِس مقام سے آگے پرواز کی طاقت میرے پر و بال میں نہیں ہے اگر بفرضِ محال ایک بال برابر اوپر کی طرف اڑوں تو تجلّیاتِ الٰہی سے میرے بال و پر جل جائیں گے آپ آگے بڑھیئے آپ کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔

آپ بلا خوف و خطر بڑھتے جائیے۔

اے اہلِ ایمان و ایقان! غور کا مقام ہے جہاں وجس جگہ، پر و بالِ جبرئیل کی طاقتِ پرواز جواب دے جاتی ہے، وہاں اور اس جگہ ہمارے شافعِ محشر کی طاقتِ پرواز شباب پہ ہوتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جہاں پر و بالِ جبرئیل قوتِ پرواز سے عاجز و عاری ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر کامیابی ہمارے نبی آخر الزماں کی رفعت اُولوالعزمی اور تیز گامی کے جلوے دکھاتی ہے۔ بعدہٗ حبیبِ ربّ العالمین محمد امین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جب جبرئیل کو میں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو اُن سے دریافت کیا کہ "اے جبرئیل تمہاری کوئی حاجت بارگاہِ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟" جبرئیل علیہ السلام بولے کہ "ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروزِ حشر پُل صراط پر آپ کی اُمتیوں کا گزر باسانی ہو سکنے کے لیے، اپنے پروں کو بچھا دینے کی اجازت دیں تاکہ میں آپ کے دل کو خوش کرنیکی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں۔" حضرت شافعِ جن و بشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ پاک تمہارے اِس خیرخواہی کے خیال و مقصد میں برکت عطا فرمائے۔"

"اے صاحبِ نظر مومنو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صرف اُمتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکارِ کون و مکان، نبی آخر الزماں ﷺ کی وکالت، عدالتِ الٰہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبرئیل کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے۔"

اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلیاتِ الٰہی کے اعلیٰ پردوں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر ستر ہزار حجابات طے کرائے گئے آخری حجاب

اقدس سے ایک آواز آئی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سے ہُو بہُو ملتی جلتی تھی " قِف یَا مُحَمَّد اِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّى" اے سرورِ پیغمبراں ﷺ! ذرا ٹھہر جائیے آپ کا رب ابھی صلاۃ میں مصروف ہے۔ میرے دل میں ایک قسم کی وحشت و گھبراہٹ کے ساتھ بڑی حیرت جاگزیں ہو گئی پہلے اس بات پر متعجب ہُوا تھا کہ یہ ابو بکرؓ کی آواز یہاں کیسی ہے؟ کیا وہ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ دُوسری بات سے اس لیے حیرت زدگی کا شکار ہو گیا ہوں کہ میرے رب کو صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ میں نے لفظ "صلاۃ" کو صرف نماز سے تعبیر کیا تھا۔

بعدہٗ اللہ پاک کی ندا آئی کہ " اے میرے محبوب مُحمّد بن عبدُاللہ میری نزدیکی میں آجا" پس مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا رب مجھے پکار رہا ہے۔ پھر مجھکو اس قدر قریب کر لیا کہ قربیّت کا درجۂ اعلیٰ ہاتھ آگیا۔ جس کی طرف اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے کلام بے مثال میں " ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" سے اشارہ فرمایا ہے۔

اقربیّت کی لامکانی میں راز و نیاز کی باتیں ہو چکنے کے بعد مجھے اس مقامِ مُبارک سے واپس لوٹ آنا ناگوار گزرا۔ عَالِمُ الغَیبِ وَالشَّہَادَۃ کو میرے دل کی صدا معلوم تھی، فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے واپس ہونا مرغوب نہیں ہے، مگر اے محبوب، اے میرے نورُ! میں نے تم کو اپنی رضا و خوشی سے اپنے بندوں کی طرف خاتَمِ النَّبِیِّین ورحمۃٌ للعالمین بنا کر ہدایت کا کام انجام دینے کے لیے بھیجا ہے اگر اس مقام پر ٹھہرے رہ جاؤ گے تو تبلیغِ رسالت میں فتور آئے گا لہٰذا زمین کی طرف لوٹ جاؤ اور رسالت کی ذمّہ داریوں کو پُورا کرو، میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم جب بھی صلاۃ کے لیے

کھڑے ہو جاؤ گے مجھے اپنے رُوبرو پاؤ گے اور یہ نظارۂ معراج تمہارے سامنے ہو گا، یہ رہا میرا وعدہ اب تم خوشی خوشی اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے لوٹ جاؤ۔ اسی لیے رسُولِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے " قُرَّةُ عَینِی فِی الصَّلٰوۃ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلاۃ میں ہے۔

علاّمہ اقبال رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اذاں اَزل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی ٭ نماز اس کے نظّارہ کا اک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری ٭ کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے اِلہام فرمایا کہ جو کچھ گزارش کرنی ہے کرو۔ میری طرف سے اجازتِ کاملہ ہے، تو مَیں نے عرض کیا" اے پروردگارِ عالم! آپ تک پہنچنے سے پہلے مجھے ایک طرح کی وحشت وگھبراہٹ محسوس ہوئی تو مَیں نے ابُوبکر رضی اللہ عنہ' کی آواز میں ایک اِعلانی جملہ سُنا، مجھے تعجب ہُوا کہ کیا ابوبکرؓ بارگاہِ بے مثالی میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی "کہ تیرا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا" تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلاۃ سے بے نیاز ہے پھر صلوٰۃ میں مصرُوف ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟"

اللہ جلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ نے مجھے بتایا کہ میری صلوٰۃ تمہاری سمجھ کی نماز نہیں ہے میں اللہ ہوں اور ہر شئے سے بے نیاز ہوں مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ مَیں تم پر اور تمہاری اُمتیوں پر اس لِقاءِ مُبارک کے موقع پر رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور تیرے دوست ابوبکرؓ کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے مُوسیٰؑ کو بطور معجزہ عصا عطا فرمایا مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے۔ اُن کو فرعون کے پاس ہدایت کرنے

بھیجنے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہ و بالا کرنے لگے تو موسیٰؑ ناتجربہ کاری کی بنا پر گھبرا نہ جائیں۔ لہٰذا اس عصا کی تبدیلیٔ حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحاناً میں نے موسیٰ سے کہا " وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى " اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے ؟ تو موسیٰؑ نے جواب دیا " قَالَ هِيَ عَصَايَ " کہ " یہ میرا عصا ہے ! " میں نے کہا " قَالَ اَلْقِهَا " اے موسیٰؑ عصا کو زمین پر پھینک دے موسیٰؑ نے میرے حکم کو بجا لاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ عصا زمین پر پھینکتے ہی اس نے ایک عظیم خطرناک سانپ کی صورت اختیار کر لی " فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى " اور موسیٰ مارے خوف کے گھبرا گئے تو میں نے پھر حکم دیا " قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى " ڈرو مت، اس کو پکڑ لو، وہ پہلی صورت میں آ جائیگا جب موسیٰ کی تعلیم پوری ہوگئی اور عصا کی تبدیلیٔ حالت سے گھبرا جانا موقوف ہوگیا۔

اسی طرح اے محبوب ﷺ ! تم بھی جب ملاء اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے آخری حجاب پر پہنچے ، مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ طاری ہوگی چونکہ وحشت و خوف کی حالت میں ملاقات سے وصل اور ملن کی لذت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال پہلے سے میں نے ابوبکرؓ کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے، صدائے دوست سنانے کیلئے اس کو اس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو وحشت آنی تھی جب اس فرشتہ نے ابوبکرؓ کے لہجہ میں صدا دی تو اپنے دوست کی آواز سن کر تمہاری وحشت کافور ہوگئی۔ وہ ابوبکر نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابوبکرؓ کی آواز بخشی گئی تاکہ تمہاری اور ہماری ملاقات وحشت میں نہ ہو، پیار و محبت اور یگانگی و اشتیاق میں ہو۔

اے محبوب ﷺ! تم تو جانے لگے، جبرئیلؑ نے آتے وقت جو درخواست کی تھی۔ وہ کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا کہ الٰہی تو عالِمُ الغیب وَالشّہادہ ہے، تو سب جانتا ہے میرے بیان کی کیا ضرورت؟ تو جلّ جَلالہٗ، عَمّ نَوالہٗ نے فرمایا کہ نہیں نہیں تمہارے بیان کی ازحد ضرورت ہے، درخواستِ جبرئیل کی قبولیت، تمہارے سوال و سفارش پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ" اس کی بڑی خواہش ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میری گنہگار اُمت کو صراطِ یومُ القیامۃ کے عبور کرنے میں سہولت و آسانی کے لیے اپنے پروں کو پل صراط پر بچھا دے۔" تو مالکِ ارض و سماء نے فرمایا کہ" تمہاری عرضی نے جبرئیلؑ کے حق میں تو قبولیت حاصل کرلی لیکن تمہاری اُمت کی صرف ایک جماعت کو جبرئیلؑ کے پروں پر سوار ہوکر صراطِ یومُ القیامۃ عبور کرنے کی اجازت ملے گی" تو حیرت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! وہ اجازت کونسی جماعت کے لیے ہوگی؟ خدائے لم یزل نے فرمایا کہ صرف اِس جماعت کو اجازت نصیب ہوگی جو تم پر صلاۃ و سلام کی کثرت کرتی ہے۔

دوستو! آج کل ایک مُلک سے دوسرے مُلک سفر کرنے کے لیے جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے، تو احاطۂ جہنم سے سرحدِ جنّت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرور حاجت ہوگی، تو یاد رکھیئے! بالِ جبرئیلؑ پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے اڈّے میں رسولِ اقدس صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صلوات و سلام، پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراطِ یومُ القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑوگے اور کٹ کٹ کر آتشِ جہنم کی غذا بن جاؤگے۔ اگر جبرئیلؑ جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرورِ کونین و مالکِ تسنیم و کوثر کی وکالت اور

سفارش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعتِ رسول ﷺ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔

★ ——— لہٰذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حدیثِ رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرورِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا کہ ہر دُعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے جب تک دُعا کرنے والا، بھیک مانگنے والا، اپنی زبان سے وردِ دُرود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دُعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب دُرود شریف پڑھ لیتا ہے۔ وُہ حجاب اُٹھ جاتا ہے اور دُعائیں مقامِ قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آواز بازگشت کی مانند دُعا گو کی طرف لوٹ پڑتی ہے۔

جبھی تو آمنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال نے فرمایا ہے کہ "اے میرے اُمتیو! جب بھی تم رُبّ تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو تمہاری اِلتجاؤں کے آگے پیچھے مجھ پر دُرود شریف بھیجا کرو تاکہ تمہاری درخواستیں ضائع نہ جائیں۔"

نُکتہ: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا "وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ" اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ "قَالَ هِيَ عَصَايَ" فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لفظ "میرا" پسند نہ آیا کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ کو دعویٰ خودی سے نفرت ہے، بلکہ دعویٰ عطائے الٰہی پر بحرِ رحمت بہا دیتا ہے، اگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام جواب دیتے کہ "الٰہی یہ تیرا عطا کردہ عصا یا ڈنڈا ہے" تو خوشی میں خزانۂ رحمت نثار کر دیتا اور نقشہ بدل جاتا مگر جب موسیٰ علیہ السلام نے "میرا عصا" کہدیا تو غیرتِ الٰہی جوش میں آئی اور حکم صادر فرمایا کہ "اَلْقِهَا" اگر تیرا عصا ہے تو زمین پر پھینک دے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ عصا موسیٰ علیہ السلام کی بے بہا دولت تھی۔ موسیٰ بکریاں چرانے وقت جب تھک کر سو جاتے تو یہ عصا گلّے کی نگہبانی کرتا تھا، سانپ و درندہ کو

مار دیتا تھا، دشمنوں کا مقابلہ کرتا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں سفر کرتے تو یہ عصا مشعل کی صورت میں روشنی پیدا کر دیتا تھا جب موسیٰؑ تنہائی سے اُکتا جاتے تو یہ عصا مزے مزے کی باتیں سُنا کر اُن کے دل کو خوش کرتا تھا۔ جب موسیٰؑ کو گہرے تالاب سے بکریوں کے لیے پانی کھینچنے میں رسّی اور ڈول نہ ہوتا، یہ عصا رسّی اور ڈول کی شکل میں بدل جاتا تھا جب موسیٰؑ کو بھوک اور پیاس ستاتی تھی تو اس عصا سے میوے، غذا اور پانی میسر آجاتا تھا، موسیٰ علیہ السّلام کو بکریوں کا پیٹ بھرنے میں اگر دقت پیش آتی، نرم و کومل گھاس اور پتے میسر نہ آتے تو یہ عصا کافی حد تک درازی اختیار کر کے درختوں کی پھننگوں پتّیاں توڑ توڑ کر گراتا تھا اور موسیٰ کی بکریاں آسودہ ہو جاتیں، ان کے تھن دودھ سے بھر جاتے تھے، غرض ہزار فائدے موسیٰ علیہ السّلام کے لیے اس عصائے جنّت میں پوشیدہ تھے کیونکہ اس عصا کو بحکمِ خدا جنّت کے ایک درخت سے ٹہنی توڑ کر جبرائیل علیہ السّلام حضرت آدمؑ کے لیے لائے تھے اور میراثِ آدم کے طور پر ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ آخر میں حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاتھ آیا۔ خدمتِ شعیب علیہ السّلام کے وسیلے میں، جو کہ حضرت موسیٰؑ کے سسر اور صفورا کے والد ماجد تھے، موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ لگا۔ اس قسم کے عصائے مُبارک کو زمین پر پھینک دینے کا حکم، گرچہ عام انسانوں کے دلوں پر بار گزرنے کا امکان تھا، مگر موسیٰ علیہ السّلام چونکہ رسولِ بنی اسرائیل تھے، حکمِ خداوندی بجالانے میں دیر نہ کی۔

چونکہ موسیٰ علیہ السلام اُولوالعزم پیغمبر تھے اور پیغمبروں کی یہ عادت و فطرت ہوتی ہے کہ حکمِ الٰہی کے بجالانے میں اپنی جان کو قربان کر دینا تمغۂ فخر اور سندِ کامرانی یقین کرتے تھے اس لیے موسیٰؑ نے حکمِ خداوندی پر عزیز، شفیق اور مفید عصا کو زمین پر دے مارا "فالقاھا

یعنی مُوسیٰؑ نے عصا پھینک دیا، زمین پر عصائے جنّت کو پھینکنے کے بعد کی حالت کو قرآنی عبارت میں یوں بیان فرمایا "فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی" کہ پھینکتے ہی عصائے موسیٰؑ نے ایک خطرناک سانپ کی صُورت میں پھن کو پھیلائے اور بلند کرکے دوڑنا شروع کیا، مُوسیٰ گھبرا گئے تو احکم الحاکمین کا فرمان آیا کہ "اے موسیٰؑ! تم نے تو اس عصا کو "میرا" ہونے کا دعویٰ کیا تھا اب تم اپنی چیز سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام نے عالمِ خوف و حیرت میں جواب دیا کہ" اے مالک یہ میرا عصا نہیں ہے بلکہ تیرا عطا کیا ہوا عصا ہے"۔ جب مُوسیٰؑ نے بیچارگی کا اِعتراف کرلیا تو دریائے رحم جوش میں آکر اعلانِ کرم فرماتا ہے "خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی" اے مُوسیٰ اَب جب تم نے دعویٰ خودی کو ترک کرکے اِقرار عطا کرلیا ہے تو اب اس سانپ کو پکڑ لو، اور مت ڈرو، ہم اِس کو اس کی اگلی صورت میں بدل دیں گے۔ مُوسیٰ علیہ السّلام نے اس خطرناک سانپ کو پکڑ لیا، اور پکڑتے ہی عصا بن گیا۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ، مُوسیٰ علیہ السّلام کو پند و نصیحت فرماتے ہیں کہ یہاں تمہاری کوئی چیز نہیں، حتیٰ کہ تمہارا وجُود تک تمہارا نہیں ہے۔ آج سے یہ "میرا میرا" کرنا ترک کردو کیونکہ جب تم نے "میرا عصا" کہا تھا، وہ عصا تمہارے لیے سانپ بن گیا اور جب تم نے "میرا" کو اپنے ذہن و دماغ سے مٹا دیا تو سانپ نے مہربان عصا کی صورت اختیار کرلی۔ ؎

میرا میرا مت کرو "میرا" تم کو مارے گا
"مارو میرا" مار ہے بیڑا تیرا پار ہے (خیری)

مار فارسی میں سانپ کو کہتے ہیں۔ ترجمہ سہل ہے، تشریح طلب نہیں ہے۔

★ ——— عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کی تذلیل کے قصد سے، اپنے باغ میں کام کرنے والے۔ ایک غریب مسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا' حالانکہ وُہ اونٹ حقیقت میں اُس مہاجر غریب مسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار منافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تھما کر جھوٹی گواہی دینے کیلئے آمادہ کرلیا۔ یہودی نے اِس نادار مسلمان کو چوری کا جرم ثابت کرنے کے لیے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا' اور چاروں منافقوں نے شہادت دیں کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے۔ ہم اس اُونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحبِ علم الاولین والآخرین ﷺ نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ تیرا اونٹ ہے اور تم نے چوری نہیں کی غریب مہاجر نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقربا کو، صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑ کر' اپنے اِسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کے لیے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں یہ میرا اونٹ ہے مگر میرے پاس کسی قسم کا گواہ اور شہادت موجود نہیں ہے۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹ یہودی کو دیدیا اور چوری کے جرم میں اُس نادار مہاجر کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم صادر فرمایا' وہ مسلم حیرت زدہ ہو کر جانب آسمان نظر اُٹھائے عرض کرنے لگا کہ اے ربِّ علیم وحکیم تو جانتا ہے کہ اونٹ کی چوری میں نے نہیں کی' اُسکے بعد رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کا حکم مبارک حق ہے مگر جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت بخشی ہے' ذرا مہربانی فرما کر اس اُونٹ سے

دریافت کر لیجئے ! کہ اِس کا سچّا مالک کون ہے ؟ رسولِ برحق ﷺ نے یہودی سے واپس اونٹ کو اپنے سامنے لاکر پوچھا کہ اے بے زبان اُونٹ ! بتا تیرا سچّا مالک کون ہے ؟ اب قدرتِ الٰہی اور معجزہ مصطفوی کی بہار دیکھو' اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع کیا" انا لھٰذا المسلم وَاَنَّ ھٰٓؤُلَآءِ الشھود لکاذبون" کہ یارسول اللہ میں اِس مسلمان کا ہوں اور یہ مدعی یہودی اور سب گواہ سراسر جھوٹے ہیں۔ رسولِ کریم نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اُس غریب مہاجر مُسلم کو اپنے پاس بلاکر پوچھا کہ تو کونسا عمل کرتا ہے' مجھ سے کہہ' کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے تیری سچّائی کے اظہار کی خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی ؟"

اس عاشقِ رسول نے روتے ہوئے فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے پیٹ پالنے کیلئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اُس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا، جب تک آپ پر سَو دفعہ صلوات کا وِرد ختم نہ کرلوں یہی میرا عمل ہے، یہی زادِ راہِ آخرت ہے۔

حضرت رسولِ برحق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تیرے اس درود کی برکتوں نے دُنیا میں دستِ بُریدگی کی رُسوائی سے تجھے بچالیا اور آخرت میں تو غضبِ الٰہی سے نجات پاگیا ہے

وہ دل پتھر سے بدتر ، جو نہ ہو شیدا محمد ﷺ کا ؎ وہ سر کس کام کا جس میں ، نہ سودا محمد ﷺ کا
کوئی مانے نہ مانے، انکے رتبے میں کمی کیا ہو ؎ کوئی چاہے نہ چاہے ، ہے خدا شیدا محمد ﷺ کا
محمد ﷺ کی اطاعت ہی ، خدا کی عین طاعت ہے ؎ وہی تابع خدا کا ہے ، جو ہے تابع محمد ﷺ کا
فرشتے آسماں سے ، روز آتے ہیں زیارت کو ؎ کہاں وہ عرشِ اعظم ہے ، کہاں روضہ محمد ﷺ کا

درود و سلام کے معجزاتی ثمرات

صاحبِ کتاب "الملاذ والاعتصام" سرورِ مخلوقات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیثِ پاک کو زیرِ قلم لائے ہیں کہ زبانِ نبوت کا فرمان ہے کہ اللہ عزّشانہٗ نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور دونوں پاؤں زمین کے ساتویں طبقے کے تحت میں جائے گیر ہیں۔ اُس کے اَسّی ہزار پَر ہیں، اور ہر پَر میں اَسّی ہزار ریشے ہیں، ہر ریشے کے نیچے اَسّی ہزار رُواں ہیں اور ہر رُواں میں ایک زبان ہے جن سے وہ خالق کون و مکاں کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں، اور مجھ پر درود بھیجنے والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

غریبوں کی مدد، بے بس کا بس، زوحی فداتم ہو ❊ سہارا بے سہاروں کا، ہمارا آسرا تم ہو
وہ لاثانی ہو تم آقا، نہیں ثانی کوئی جس کا ❊ اگر ہے دوسرا کوئی تو، اپنا دوسرا تم ہو

★ —— حضرت فضیل ابنِ عیاض حضرت سفیان الثوری رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مَیں حج کے لیے حرم شریف میں پہنچا میں نے ایک شخص کو حرم شریف میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر درود شریف کا وِرد ہر ہر جگہ کرتا جا رہا ہے، حرمِ پاک میں، طوافِ کعبہ میں، سعیٔ صفا و مروہ میں، عرفات میں، مِنیٰ و مزدلفہ میں، غرض ہر مقام پر صلواتِ رسول ﷺ میں مشغول ہے مَیں نے اُس شخص سے عرض کیا کہ "اے دوست، ہر مقام کے لیے الگ الگ مقال ہے، کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو، نہ کسی مقام پر دُعا پڑھتے ہو اور نہ کسی جگہ نماز ادا کرتے ہو، سوائے اِس کے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود ہی درود پڑھتے جا رہے ہو؟" اُس شخص نے جواب دیا کہ "میں ایک واقعہ کے سبب سے، اس فعلِ واحد میں مصروف ہوں"! میں نے عرض کیا "براہِ کرم اُس واقعہ سے مجھے بھی کچھ

اطلاع دیجئے ! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں خراسان سے اپنے سِن رسیدہ والد کے ہمراہ، حج کے لیے روانہ ہوا جب ہم کوفہ پہنچے میرے والدِ امجد کی طبیعت اِس قدر بگڑ گئی کہ رات کو اِنتقال فرما گئے۔ میں نے اُن کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانک دیا، ازدیادِ غم میں قدرے بعد مَیں نے اُس کے رُخسار کو کھول کر دیکھا تو اُس کی صُورت ایک گدھے کی صُورت میں تبدیل پائی۔ یہ دیکھ کر میں بیحد پریشان ہوگیا اور سوچنے لگا کہ میرے والد کی یہ بدلی ہوئی صُورت لوگوں کو کیسے بتاؤں؟ میرے والد کی ذِلّت کی حد نہ رہے گی اور ساتھ ساتھ مجھے بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا یہ سوچتے سوچتے میری آنکھیں لگ گئیں۔ قدرے سونے پایا تھا کہ مجھے خواب آیا، دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و دلکش بزرگ چہرے پر نقاب ڈالے تشریف لائے اور اپنے چہرہ سے نقاب کو ہٹا کر کہنے لگے کہ "کس بات پر اس درجہ غمگین ہو؟" مَیں نے جواب دیا کہ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، پھر پُورا واقعہ میں نے بیان کیا۔ تو وہ مُخوش پوش وخُوش رُو بزرگ میرے والد صاحب کے پاس تشریف لائے۔ چادر کے اُوپر سے منہ پر ہاتھ پھیر دیا، میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو اپنے والد کے چہرہ کو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور چمکیلا پایا، مَیں نے دوڑ کر جا کر اُس بزرگ کے رُخسارِ مُبارک کو غور سے دیکھا تو ایسا نظر آیا کہ گویا چودھویں کا چاند ہے۔ گھبرا کر میں نے پُوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ مَیں محمّد مُصطفےٰ ﷺ ہوں۔ حالتِ بیقراری میں ان کی چادر کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر سوال کیا کہ خُدا کی قسم! آپ مہربانی فرما کر مجھے اس معاملہ سے مُطّلع فرمائیے۔ تو محمّد مُصطفےٰ صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا اور یہ خدائے پاک کا حکم ہے کہ جو سُود کھاتا ہے بعد مرگ اس کی صورت دُنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت اختیار کرلے گی، تمہارے والد کے حق میں یہ بات عالمِ ظاہر

میں ظہور پزیر ہوئی لیکن تمہارے والد ہر رات آرام فرمانے سے پہلے مجھ پر سَو بار دُرود و صلوات بھیجنے کے عادی تھے۔ جب بعدِ مرگ اُن کو یہ حالت پیش آئی، اُمتوں کے اعمال مجھ پر پیش کرنے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھے خبر دی، میں حاضر ہوا اور اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھ پر صلوات بھیجنے والے کو دُنیا میں اِس بُری حالت سے ذلیل نہ فرمائیں۔ خُدائے ستّار و غفّار نے میری بات رکھ لی، اور تم نے دیکھ لیا کہ تیرے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و مُنوّر ہو گیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد ذلّتِ دُنیوی و اُخروی سے نجات کا باعث کثرتِ صلوٰۃُ الرّسول ﷺ سے زیادہ کوئی مُفید اور افضل عملِ خیر نہیں ہے ؎

صد کتاب و صد ورق در نار کُن ❊ رُوئے دل را جانبِ دلدار کُن

جس کی جاں کی قسم، رب نے قرآں میں کی
اُس نبی کی رسالت پہ، لاکھوں سلام
ٹکڑے پتھر کے، کلمہ پڑھیں ہاتھ میں
ایسی نادر شہادت پہ، لاکھوں سلام
وہ جگہ جس پہ، احمد ﷺ تولّد ہوئے
اُس مقامِ ولادت پہ، لاکھوں سلام
صاحبِ قابَ قوسَین، حدِّ حسین
محرمِ سرِّ قدرت پہ، لاکھوں سلام
جس پہ حسنین رض و حیدر رض و زہرا رض فدا
اُس محمد ﷺ کی تربت پہ، لاکھوں سلام

★ ـــــ "الملاذ والاعتصام" میں حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسولِ خُدا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ " اے میرے اُمّتیو! تم پر رُومیوں کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے۔ صحابیوں نے عرض کیا کہ " یارسول اللہ ﷺ! ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟" فرمایا کہ وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جاکر غیرِ خُدا کی عبادت کرتے ہیں، مجھے سبّ و شتم کرتے ہیں۔ میری بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور بعد طلوعِ آفتاب' دو رکعت " یا جتنی طاقت' اللہ تم کو عطا فرمائے" نماز پڑھ کر مجھ پر سات بار درود بھیجو گے پھر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کرو گے تو ربُّ العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا مستجاب ہے۔ جو بھی کارِ خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔

ؔ حضورِ مرشد کھڑا رہوں گا، کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ لطف و کرم اُٹھے گی، تو جھک کے میرا سلام ہوگا

★ ـــــ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ اپنی کتاب مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسدِ پاک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے مکھیوں کو جسدِ اطہر پر بیٹھنا اس لیے حرام کر رکھا تھا کہ اُنہیں آمیزگی غلاظت پسند تھی۔ مگر شہد کی مکھی دربارِ رسول ﷺ میں حاضر ہوکر، کبھی لباس پر، کبھی جسمِ اقدس پر تصدّق ہوتی تھی۔ ایک بار شہد کی مکھی حاضرِ خدمت تھی، رسول پاک ﷺ نے پوچھا کہ اے مکھی یہ تو بتا کہ تو شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ ہم بیلا، چنبیلی، گلاب، جوہی وغیرہ ہر پھول کا رس چوستے ہیں اور جب اپنے چھتے میں آکر اُگل دیتے ہیں، تو وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس بات پر رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اِن پھولوں کا رَس تو پھیکا اور قدرے تلخ ہوتا ہے لیکن شہد میٹھا و شیریں ہوتا ہے! یہ بتا کہ اِن پھیکے رَسوں میں شیرینی کہاں سے آتی ہے؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا ؎

گفت، چوں خوانیم بر احمدؐ درود
می شَوَد شیریں، و تلخی را رَبُود

یا حبیب اللہؐ ہمارے مُنہ اور پیٹ میں شکر نہیں ہے لیکن جب ہم پھولوں کا رَس چُوس کر پرواز کرتے ہیں تو آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے اپنے چھتّوں تک پہنچتے ہیں۔ شہد کی یہ شیرینی آپؐ کی صلوات کی برکت اور آپؐ کے نام کا صدقہ ہے۔

سُبحانَ اللّٰہ! جب صَلواتُ الرّسولؐ کی برکت سے پھولوں کے پھیکے رَسوں میں مِٹھاس پیدا ہوتی ہے، تو ہم گنہگاروں کو بھی اس بات کا یقین واجب ہے کہ ہمارے تلخ، پھیکے اور بدمزہ اعمال دُرود شریف کی برکت سے شیریں اور قابلِ قبول حتمی طور پر بن جائیں گے۔

★ ـــــــ ایک خدا رسیدہ بزرگ شخص فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ جو اپنے نفس پر گناہوں کی کثرت سے زیادتی کرنے والا تھا میں اس کو وقتاً فوقتاً پند و نصیحت کرتا تھا کہ وُہ ان بیہودگیوں سے باز آجائے لیکن وہ سُنتا نہ تھا، جب اُس نے وفات پائی، خواب میں اُس کو میں نے جنّت میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے دریافت کیا کہ تُم کو یہ رفعت و منزلت کیسے ہاتھ لگی؟ تو اُس نے بتایا کہ میں ایک بار ایک مُحدِّث صاحب کے درسِ حدیث میں حاضر ہُوا تھا، اُن کی زبانی میں نے سُنا کہ جو شخص صَلواتُ الرّسُول کو بلند آواز میں پڑھتا ہے، اس کے حق میں جنّت واجب ہو جاتی ہے؛

یہ سُن کر میں نے اپنی آواز کو صلوات رسول ﷺ سے بلند کیا اور میرے ساتھ پوری جماعت نے ساتھ دیتے ہوئے صلوات رسول ﷺ میں آواز بلند کر دی اور ہماری پوری جماعت کی اللہ جلّ شانہٗ نے مغفرت فرما دی، جس کے ثبوت میں آپ میرے مقام کا معائنہ کر رہے ہیں۔ ؎

کوئی ملے ہمیں نہ ملے مُصطفےٰ ﷺ ملے
وہ شئے ملے کہ ملنے سے جس کے خدا ملے

★ ـــــ حضرت شیخ عبدالرحمٰن الصفوری ؒ فرماتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص تھا اور اس کے دو۲ بیٹے تھے۔ جب رئیس والد کا انتقال ہوا دونوں بھائیوں نے باپ کے ترکہ کو دو۲ حصّے میں تقسیم کرکے ایک ایک حصّہ پر قبضہ کر لیا، لیکن باپ کے ترکہ میں رسولِ اقدس صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے تین عدد بال مبارک بھی تھے ہر ایک بھائی نے ایک ایک بال مبارک لے لیا۔

بڑے بھائی کہنے لگے کہ چلو تیسرے بال مبارک کو کاٹ کر دو۲ حصّہ کر لیں تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ عظمتِ رسول ﷺ واجب ہے، اُن کے بال مبارک کو کاٹنا بڑی بے اَدبی ہے۔ بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ اگر تم راضی ہو تو تم تینوں بالِ مبارک لے لو اور مال کا جو حصّہ تمہیں ملا ہے مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے منظور کر لیا اور حضرت سرکارِ دوعالم ﷺ کے تینوں بال مبارک کو لیکر بڑے بھائی کو کُل مال دے دیا۔ تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ مفلس بن گیا ایک رات اُس مفلس بھائی نے رسولِ اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے محروم و بدقسمت! تو نے

میرے بالِ مُبارک کی توقیر نہ کی، بلکہ دُنیا کو اُن پر ترجیح دی، لیکن وہ تیرے چھوٹے بھائی نے میرے بالوں کا اِس قدر احترام کیا کہ سب اَموالِ میراث ترک کر کے میرے بالوں کو حاصل کیا۔ وُہ ان بال مُبارک کو دیکھ دیکھ کر بڑی محبّت و توقیر سے مجھ پر صلوات بھیجتا رہا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرتِ صلوات کے نتیجے میں دُنیا و آخرت کا رئیس بنا دیا ہے، اُس نے سعادتِ دارین حاصل کر لی اور تو محرُوم رہ گیا، جاگنے کے بعد بڑے بھائی نے بہت افسوس کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کا پتہ ڈھونڈھ نکال کر اُس کی خدمت میں پہنچا اور اس کے خادموں میں شامل ہو کر ذلّت بھری زندگی گزاری۔

اب غور کیجئے کہ صلوات الرسُول ﷺ اور توقیرِ نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انسان کی دُنیوی و اُخروی زندگی کو سنوارتی ہے، اور جو بے اعتنائی برتتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت دین و دُنیا میں اس سے دُور بھاگ جاتی ہے۔

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوّر میں ترا رہنا عبادت اِس کو کہتے ہیں

★ ——— روایت ہے کہ ایک زاہد و پرہیزگار نماز میں اِس درجہ یکسُوئی و یکجہتی سے حمدِ الٰہی و عبادتِ باری تعالیٰ میں مشغول ہو گئے کہ تشہّد میں صلواتِ رسُول ﷺ کی یاد نہ رہی اُس زاہد پاکباز نے ایک شب حضرت سرورِ کائنات صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھا آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اُس سے سوال فرمایا کہ تم نے تشہّد میں مجھ پر درود پڑھنا کیوں بھول گئے؟ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ثنائے الٰہی میں اِس قدر منہمک ہو گیا تھا کہ درود کی ادائیگی باقی رہ گئی۔

حضرت محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے "کیا تم نے میرے اس قول کو نہیں سنا؟" الاعمال موقوفۃ والدعوات محبوسۃ حتی یصلی علیّ" کہ تمام اعمال موقوف ہیں اور ساری دعائیں مقیّد ہیں جب تک مجھ پر صلوات نہ بھیجی جائے۔" لوجاء عبد یوم القیامۃ بحسنات اھل الدنیا ولم تکن فیھا صلاۃ علی ردت ولم تقبل" اگر کوئی بھی بندہ بروزِ حشر تمام دُنیا والوں کی نیکیوں کو سمیٹ لائے لیکن مجھ پر بھیجے ہوئے صلوات اس کے ذخیرۂ اعمال میں موجود نہ ہوں تو تمام اعمال رد کر دیئے جائیں گے اور مقامِ قبولیت کا رتبہ نہ پا سکیں گے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

حضرت سرورِ کائنات وفخرِ موجودات محمدؐ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ ایک بار چاروں مقرب فرشتے جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ وعزرائیل علیہم السلام میرے پاس تشریف لائے۔ سب سے پہلے جبرئیلؑ کہنے لگے کہ یارسول اللہؐ جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار صلوات بھیجے گا۔ روزِ بعث ونشور میں بذاتِ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر، کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراطِ یوم القیامت سے گزر جاؤنگا۔

بعدہٗ میکائیلؑ بول پڑے کہ یارسول اللہؐ میں اس شخص کو آپ کے حوضِ کوثر و تسنیم سے پلا پلا کر سیراب کر دوں گا۔

پھر اسرافیلؑ پکار اُٹھے کہ یارسول اللہؐ ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں پیشِ خدا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیلؑ نے وعدہ فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی رُوح کو میں اِس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی رُوحوں کو قبض کرتا ہوں۔

اب اگر کوئی صراطِ قیامت کو جبرئیلؑ کا ہاتھ پکڑے کوندتی ہوئی بجلی جیسی سُرعت سے عبور کرنا چاہے، جو میکائیلؑ کے ہاتھوں کوثر سے سیراب ہونے کی خواہش رکھے، جو اسرافیلؑ کی مغفرت طلبی کے سجدہ کی تمنا رکھے اور جس کو عزرائیلؑ کے ہاتھوں، نبیوں جیسی جاں کنی کا ارمان دل میں ہو، وُہ ہرگز ہرگز صلوات الرسول سے بخیلی و لاپرواہی نہ برتے گا۔ بلکہ اپنی آسانی و سہل ترین جاں کنی کی خاطر وِردِ دُرود کی کثرت پر جان دیگا۔

رحمت نہ کس طرح ہو گُنہگار کی طرف
رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

★ ——— حضرت شیخ علامہ خوبُوی رحمۃ اللہ علیہ "دُرۃ النّاصحین" میں رقم طراز ہیں کہ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا جو بادشاہِ وقت کا خدمت گار تھا، وہ فسق و فجور میں مُبتلا رہتا تھا، اس کی وفات کے بعد ایک رات مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دو عالم ﷺ کے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے، پس کس طرح اِس کا ہاتھ آپ ﷺ کے دستِ مُبارک میں دیکھ رہا ہوں؟

شفیع المذنبین مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا "مَیں نے بارگاہِ الٰہی میں اِس کی شفاعت کردی اور باری تعالیٰ نے اس کو بَری کر دیا۔" میں نے بصد حیرت آقائے دو عالم ﷺ سے درخواست کی کہ کس سبب سے اِس کو یہ مرتبہ حاصل ہُوا؟ تو صاحبِ کوثر و تسنیم ﷺ نے فرمایا کہ "صرف مجھ پر کثرتِ صلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ

منزلت ملی۔ یہ شخص گو فجور میں مُبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری دُرود گناہوں کو اس طرح تباہ کردیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نماند بعصیاں کسے در گرو
چو دارد چنیں سیّد پیش رو

یعنی بوجہِ عصیاں وہ شخص، قیدِ زیاں و مرہونِ آتش سوزاں نہیں رہے گا جو ایسے نامدار آقائے دوجہاں و سیّدِ مُرسلاں ﷺ کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا" السّلام علیکم یا اھل العزّ الشامخ والکرم الباذخ" یہ سُن کر رسولِ پاک ﷺ نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابوبکرؓ کے درمیان بٹھالیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اِس زمین پر میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حُرمت والی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے؟

محبوبِ خالقِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ" مجھے جبریل علیہ السّلام نے آکر خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسی درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا

تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بصد نیاز عرض کرنے لگے کہ اس کا دُرود کس قسم کا ہے تو محبوبِ جنّت آفریں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ اس کے دُرود کی یہ صورت ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿

مُلاحظہ فرمائیے کہ رسولِ پاک کو دُرود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور دُرود کی نُدرت، رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذوقِ سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پزیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دیہاتی کو سرورِ عالم اپنے قریب جگہ دیتے ہیں اور جس کو باعثِ کون ومکان اپنے قریب بٹھا لیتے ہیں۔ وہ اللہ جلّ شانہٗ کی نظر میں بھی مقامِ قربت کا حقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مُژدہ ہے "وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ" جس نے دربارِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں قبولیت کا درجہ حاصل کرلیا ہے گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودیٔ خالقِ اکبر بھی پا گیا ہے۔ ؎

وُہ جس کو ملے ایمان مِلا، ایمان تو کیا رحمٰن مِلا
قُرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا، جب دِل نے وہ نورِ ہُدیٰ پایا

جبھی تو حضرت مُلّا سعدی شیرازیؒ نِت نئے رنگ میں قسم قسم کی ثنائے رسول فرما کر اس مقامِ قربت کو حاصل کرنے کا ارمان دل میں چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زباں تا بُوَدْ در دہاں جائے گیر
ثنائے مُحَمَّدْ بُوَدْ دل پزیر

سعدیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک میرے مُنہ میں یہ زبان ملتی رہے گی تو یہ زبانِ سعدی نِت نئے رنگ و رُوپ میں دِل پسند صلوٰۃِ مُحمّدی گاتی رہے گی۔

؎ حبیبِ خُدا، اشرفِ انبیاء ✤ کہ عرشِ مجید ش بُود مُتکا

"وہ ذاتِ محمدی ﷺ ربِ اعلیٰ کا حبیب ﷺ ہے تمام نبیوں سے برتر و بُزرگ ہیں، وُہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ عرشِ پاک جلّ شانہ اس کا تکیہ گاہ بنا ہے۔" ؎

سوارِ جہانگیر یکراں بُراق ✤ کہ بُگزشت از قصرِ نیلی رَواق

وہ نُورِ احمدی جسدِ بشری کے ساتھ، برق رفتار، دُنیا کو یک لحظہ میں طے کرنے والے بُراق پر سوار ہو کر، لقاءِ محبوب کے لیے لمحہ بھر میں نیلی چھت سے گزر گئے۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آج تک کوئی ہستی درجہ ولایت پر بجز وِردِ ثنائے محمدی وصلوات الرسول ﷺ کے فائز نہ ہوسکی۔ ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ✤ خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

محمد ﷺ برائے جنابِ الٰہی ✤ جنابِ الٰہی برائے محمد ﷺ

★ ــــــ حضرت شیخ علّامہ عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک خُدا رسیدہ بُزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو آنکھوں سے اندھا بھی تھا، برص کا مریض بھی تھا، گونگا اور اَپاہج بھی تھا اس کے متعلق اُس بزرگ نے لوگوں سے دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت' یہ مادرزاد اندھا، گونگا اور اَپاہج نہیں ہے' بلکہ وہ بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا اور کلام پاک جب تلاوت کرتا تھا تو آس پاس کے لوگ جھوم جھوم جاتے تھے' ایک دن اُس نے اس آیت شریف کی تلاوت کی " اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا " تلاوت تو کرلی لیکن درُودِ شریف پڑھنے سے لاپرواہی اور غفلت برتی، اس کے بعد وُہ ان تمام مُصیبتوں میں مبتلا ہوگیا

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ؎

حافظا، علم و اَدب ورز کہ در حضرتِ آں شاہ
ہر کہ آنیست اَدب، لائقِ قربت نہ بُوَد

اے حافظ شیرازی! شاہِ دوعالم، فائزُالنور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت وحضوری میں علم اور اَدب کو ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ جو علم و اَدب سے نابلد ہوتا ہے وہ مقامِ قربت کا مستحق نہیں ہوتا۔

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ خلقِ خدا کو اِس طرح نصیحت و انتباہ فرماتے ہیں کہ ؎

ھر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں اُفتد کہ ھرگز بر نہ خیزد

ہر وُہ کمتر و کمزور، جو بہت بہتر اور شہ زور سے لڑتا ہے۔ تو پھر وہ ایسا چِت گرتا ہے کہ پھر اُٹھ کھڑے ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔

★ ــــــ حضرت شیخ علّامۂ زماں، عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ "القول البدیع فی الصّلاۃ علی الشفیع" کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ حضرت علی کرّمَ اللہ وجہٗ سید المرسلین ﷺ کی زبانِ پاک سے سُن کر یہ حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ فائزُ النور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیتُ اللہ کیا اور بعدِ حج غزوہ میں شرکت کی۔ اللہ جَلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ اس کے غزوہ کا ثواب چار سَو بار حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔

یہ سُن کر ضعیف اور سِن رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر رنج والم کا پہاڑ ٹوٹ

پڑا لہ وَاحسرتاَ ! جوانی باقی نہ رہی، حج تو بجالا سکتے ہیں لیکن شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے !

ارحمُ الرّاحمین نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر میرے محبوب ﷺ کے پاس جلد سے جلد پہنچو۔ جبرئیل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوکر کہنے لگے کہ اے رسُولِ خدا! اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر از روئے محبّت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا، اللہ پاک اُس ایک درود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوے کے ثواب کے برابر کر دے گا جن غزوؤں کا ہر غزوہ چار سو بار حجِ بیتُ الحرام کا ثواب رکھتا ہوگا۔

★ ــــــ حضرت علی کرّم اللہ وجہٗ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنّت میں ایک ایسا خاص درخت اُگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہوگا، اِس درخت کی ٹہنیاں تر و تازہ موتیوں کی اور اس کی پھننگیں زرِ خالص کی مانند ہوں گی اس کی پتّیاں زبرجدی ہوں گی، اُس درخت کا پھل، محبوبِ خدا علیہ الصلاۃ والسّلام پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوگا؛

انصاف و ترک خود پسندی کا مقام ہے، درود شریف اعمال کے درمیان، اللہ جلّ شانہٗ کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنالیا ہے۔ قیاس کیجئے کہ ایک درود کی اُجرت چار سو غزوے، ہر ایسا غزوہ جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلہ ہو۔ اکرمُ الاکرمین کے کرم کی حد ہوگئی ہے ایک درود پر خزانۂ رحمتِ خداوندی نچھاور ہو رہا ہے۔ حساب لگائیے ! ہر درود شریف

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جبھی تو صلوٰۃ الرسول ﷺ کو افضل الاعمال، افضل العبادۃ اور افضل الذکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا وِرد کرنے والوں کی خاطر، میزبانِ جنّت، خالقِ رحمت، اَحسنُ الخالقین نے ایسے خاص میوے تیّار رکھے ہیں جو صرف عملِ درود بجالانے والوں کو بطورِ انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمد ﷺ کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں ربِّ دوجہاں نے اپنے محبوبِ جہاں افروز صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو تمام انبیاء سے زیادہ خصائص عطا فرمائے، وہاں مدّاحِ رسول ﷺ اور قاریٔ درودِ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے بھی ایسی خاص مہمانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے، جسے دیکھ کر خدا کی خدائی عش عش کرنے لگے۔ بابِ مدینۂ علم حضرت علی کرّمَ اللہ وجہٗ کا اِن حدیثوں کا بیان، خالقِ دوجہاں کے فضلِ بیحدی کا اِعلان اور کثرتِ درود پر دل کو اُبھارنے کا سامان ہے۔ ؎

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر ❊ خدائے محمّد ﷺ برائے محمّد ﷺ
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر ❊ محمّد ﷺ محمّد ﷺ خدائے محمّد ﷺ

★ ــــــ نزہۃ المجالس میں شیخ علّامۂ زماں عبد الرحمٰن الصفوریؒ فرماتے ہیں کہ بعض مظلوم خدا رسیدہ شخص ایک ظالم بادشاہ کے ستم سے جنگل کی طرف جان کی حفاظت میں نکل گئے، چونکہ بادشاہ سخت جابر و طاقت ور تھا، درویش کو خوف ہوا کہ کہیں بادشاہ کی قوّت اور مہارتِ تجسّس یہاں تک آنہ پہنچے، درویش نے سُنسان جنگل میں، از راہِ احتیاط زمین پر ایک ایسا دائرہ کھینچ دیا جو بظاہر ایک قبر کی صورت دکھائی پڑتا تھا۔ بعدہٗ اُس نے اس دائرہ کو روضۂ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام دیکر کنارے بیٹھے ایک ہزار دفعہ درود شریف کا وِرد کیا اور قاضی الحاجات کے دربار میں بیکسانہ ہاتھوں کو

پھیلائے بھیک مانگی کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ نے اس صاحبِ قبر کو اپنا شفیع بنا لیا ہے۔ مجھے اُس ظالم شاہ کے خوف سے بحرمتِ محمّد قریشی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم امن اور اطمینان عطا فرما۔ جھٹ اسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں بعید ہیں، لیکن وہ کرامت و منزلت میں مجھ سے حد درجہ قریب ہے۔ جاؤ! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلا دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چلے۔ شہر کے دروازہ پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سُنکر کہ ظالم سُلطان کی وفات ہو چکی ہے شکرِ الٰہی بجا لایا۔

لہٰذا رسُولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمتیو! جب کوئی بھاری مصیبت اور مشکل، تمہارے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کرو کیونکہ میرا درود مشکل کشا و دافع البلایا ہے ؎

آپؐ کے ربّ نے دیا، آپؐ کو فضلِ کُلّی
وُہ دیا تم کو جو، اوروں کو خدا نے نہ دیا

★ ــــ کتاب ”الملاذ والاعتصام“ میں مندرج ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر بحکمِ خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیے، رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے۔ عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے ”اے موسیٰ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگا لائے؟ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی، اب سامنے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے سے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آرہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا،

اے موسیٰؑ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کردے ورنہ مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہو گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربارِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرضگزار ہوئے کہ مولیٰ! اس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمانِ الٰہی پہنچا کہ عصائے سطح دریا پر مارو، دریا راستہ نکال دے گا۔ حضرت موسیٰ خوش ہو کر دریا میں اترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا، مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل سخت دباؤ ڈالنے لگے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے بصد زاری، وہی پہلی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم عصاء سے کام لو۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر کوشش کی مگر سب بے سود۔ کنارہ بحر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہِ رب العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کردی۔ حضرت جبرئیلؑ فرمانے لگے، موسیٰ! تم نے صرف "ضربِ عصا" کے جملہ کو سنا، لیکن عصا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے تم پہلے "ضربِ عصا" کا طریقہ معلوم کرلو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیلؑ خدا کے واسطے بتا دیجئے نا، کہ کونسا طریقہ ہے کافی دیر ہو رہی ہے بچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکمِ خدا یوں ہے کہ رسولِ آخر الزماں ﷺ پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضربِ کلیمی سے فائدہ اٹھاؤ، پھر تم ضرور کامیاب ہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصاء سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی، ضربِ کلیمی کو صلواتِ رسول مدنی ﷺ نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قومِ بنی اسرائیل نے نجات پائی ؎

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ٭ دریا بہادیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں
تو ہے رحمت، بابِ رحمت، تیرا دروازہ ہوا ٭ سایۂ فضلِ خدا، سایہ تیری دیوار کا

★ ــــــ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمدؐ حبیب اللہ! اللہ جلّ شانہٗ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالمِ بیخبری میں رکھا، بعدہٗ مجھے پکارا کہ "اے جبرئیل!" اس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ" اے اللہ! بندہ حاضرِ خدمت ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے حکم صادر فرمایا "قَدِّسْنِی" میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہوجا۔ میں خالق اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی "مَجِّدْنِی" اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ، میں دس ہزار برس عظمتِ الٰہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی "اَحْمَدْنِیْ" میری حمد وثنا کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس تحمیدِ الٰہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد "ساقِ عرش" کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا۔ اُس عرصۂ نظارگی میں "ساق عرش" پر ایک سطر پر مرقوم پایا۔ اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ہے۔ میں نے عرض کیا، یا خالق ذوالمنن! یہ "محمدؐ رسول اللہ" کون ہیں۔ جواب آیا کہ اے جبرئیل! اگر میرے ارادۂ قدرت میں "تخلیقِ محمدؐ" نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم، نہ سورج ہوتا نہ چاند، اور نہ ثواب ہوتا نہ عتاب۔ اے جبرئیل! اِس محمدؐ باعثِ تخلیقِ دو عالم پر صدقے جاؤ اور ہدیۂ صلوات بھیجو۔

پس مجھ جبرئیلؑ نے آپ پر یارسول اللہ ﷺ دس ہزار برس درود بھیجا'' اب یہ حقیر فقیر ناظرین وقارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اپنے محبوب ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطائے عظمت ووقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال وگمان کے احاطہ میں لا سکتا ہے؟

جب جبرئیلؑ جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقت خدمت وقابلیت دیدار رسول ﷺ کیلئے خاطر احکم الحاکمین نے عرصہ دراز تک، عالم بے خودی، عمل تقدیس، تمجید وتحمید ونظارگیٔ ''ساق عرش'' میں مشغول رکھنے کے بعد، دس ہزار برس تک صلوات الرسول کا ورد کراتے ہوئے کامل مؤدب بنالیا' پھر تو اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ نے اپنے فضل محض سے ''رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۝ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ'' کی سند خدمت محبوب خالق کل، جبرئیلؑ کو مرحمت فرمائی۔

اگر ''ساق عرش'' کی نظارگی جبرئیل علیہ السلام کو میسر نہ آتی تو ''سدرۃ المنتہیٰ'' کو عبور نہ کر سکنے والا ناموس اکبر کو، عرش بریں تک پہنچکر دیدار ولقاء الٰہی سے مشرف ہونے والے نبی اعظم وخاتم ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح پتھر پر تجلی الٰہی دیکھنے والے موسیٰ علیہ السلام کو نقاب چہرہ پر ڈالنے کا حکم ہوا' اسی طرح خود خدا تعالیٰ نے بذات خود اپنے محبوب ﷺ کے عالم ساز رخسارۂ منور پر مزمل ومدثر کا نقاب چڑھادیا تھا ؎

موسیٰ ز ہوش رفت' بیک پرتو صفات
تو عین ذات' می نگری در تبسمی

صفت جمال الٰہی کا عکس' دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کا ہوش جاتا رہا۔ تو ذات محمدی ﷺ کو

دیکھو کہ وہ مُسکراتے ہوئے عینِ ذاتِ خداوندی کو دیکھتے رہ گئے۔

ع ببیں تفاوت راہ، از کجاست تا بہ کجا

تو ہم جیسے عاصیوں کے لیے "صلوات الرسول" افضل الاعمال کیوں نہ بنے؟ پھر ہم بغیر "صَلَوَاتُ الرَّسُول" کے حضرتِ حق تعالیٰ اور حضرتِ محبوبِ مالکِ پست و بالا کے منظورِ نظر کیسے بن سکیں گے؟ ؎

برائے دیدنِ تو چشمِ دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمی باید

تجھے دیکھنے کو مجھے ایک دوسری قسم کی آنکھ چاہیے، کیونکہ جس قسم کی آنکھ میں رکھتا ہوں، وہ تیری دیدارِ جمال باکمال کے لیے لائق و شایستہ نہیں ہے۔

اگر حُبِّ خدا خواہی، بجاں شو پیرو احمدؐ
صراطِ مستقیم این ست و راہِ جملہ کاملہا

اگر خدا کی محبت کا طالب ہو، تو پہلے تابع محبوبِ خداؐ بن جاؤ کیونکہ خدا کی قربت حاصل کرنے کا یہی ایک سیدھا اور سہل راستہ ہے اور یہی راستہ تمام ولیوں اور کاملوں کا اختیار کردہ و پسندیدہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی تصنیف "جذبُ القلوب الیٰ دیارِ المحبوب" میں ذکرِ رسولؐ کی ازدیادِ اشتیاق کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ ؎

جاں میدہم در آرزو، اے قاصدِ آخر باز گو
در مجلسِ آں نازنیں حرفے کہ از ما می رود

اے قاصدِ مدینہ! اتنی سی بات کی وہاں خبر کر دے کہ یہ بندہ

صرف اِس ارمان پر قُربان ہو جانا چاہتا ہے کہ سیدِ اِنس و جان، نازنینِ زمین و زماں کی مجلسِ مُقدّسہ میں تھوڑی سی ہماری بات آ جائے۔ ؎

لَوْ شُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تُرَیٰ فِیْ وَسْطِہٖ
ذِکْرُكَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدُ فِیْ سَطْرٍ

اگر کوئی میرے دل کو چیر کر دیکھے، تو ضرور میرے قلب کے بیچ دو سطریں پائیگا۔ جہاں ایک سطر میں یادِ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور دوسری سطر میں توحیدِ خالقِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے اِس قدر معمور ہو گیا ہے اور کسی شئے کی گنجائش ناممکن ہے۔

حضرت میر تقی میرؔ کے شعروں میں ایک شعر قابلِ صد داد ہے ؎

تجھے دیکھا جس نے ہے اے پری، بخدا کسو کو نظّارہ کی
نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس

★ حضرت شیخ ملّا مُصلح الدّین سعدی شیرازیؒ ایک انوکھے طرز پر سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وصف کی بیحدی کو ظاہر فرماتے ہیں ؎

نہ حُسنش غایتے دارد، نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مُستسقی، و دریا ہمچُناں باقی

محبوبِ خُداؐ کا حُسنِ بیمثال کی اِنتہا نہیں ہے، اور سعدی کے سُخنِ ناقص کی ایک حد ہے، لہٰذا محدود کا بے حدودی تک پہنچنا محال ہے، جس طرح دریا کے کنارے اِستسقار کا مریض پیاسا مرجاتا ہے اور دریا اپنی پہلی حالت پر باقی رہ جاتا ہے بالکل اس ناقص مثال کے مُطابق مادحِ رسولؐ کی پیاس وصفِ نبیٔ لاثانی سے بُجھتی نہیں، مادح پیاسا مرسکتا ہے لیکن بحرِ بیکراں، مدحتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔

تُرا عِزِّ لولاک تمکیں بَس اَست ❊ ثنای تو طٰہٰ و یٰسین بَس ست
چہ وصفت کُند سعدیٔ ناتمام ❊ علیکَ الصّلوٰۃ اے نبی والسّلام

اے باعثِ موجُودات، محبُوبِ قاضیُ الحاجات، آپ کے لیے ثنائے الٰہی میں سے صرف دو الفاظ طٰہٰ اور یٰسٓ کافی ہیں، اور آپ کی عزّت اَفزائی میں مدحِ جنابِ باری تعالیٰ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاك" کا جُملہ جَامع ومانع ہے۔

حضرت شیخ مُلّا عبدُالرحمٰن جامی اصفہانی ؒ کے چند عشق آمیز اور طرب انگیز اشعار رقم کرتا ہوں اور ناقص ترجمہ بھی کر دیتا ہوں۔ ؎

زجودش گر نگشتی راہ مفتوح ❊ بجُودی کَے رَسیدِی کشتیٔ نوح؟

اگر فخرِ موجودات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سمندرِ جُود وکرم کی طغیانی نہ ہوتی تو حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی جُودی پہاڑ کا دامن نہ پاتی۔

جُودِ مُصطفوی سے کشتیٔ نوح ؑ نے "جُودی" میں پناہ پائی !!!

تُو اَبرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے ❊ کُنی بر حالِ لبِ خشکاں نگاہے

اے زبدۂ اربابِ کرم، محمد اکرم علیہ الصّلاۃ والسّلام آپ سرتا پا رحمت ہی رحمت ہیں۔ بہتر ہوگا اگر کبھی کبھار ہم خُشک لبوں کی طرف بھی نظر فرمائیں۔

چشمِ فیّاض سے گر کچھ بھی اِشارا ہو جائے
نام ہو آپ کا، اور کام ہمارا ہو جائے

بگرد روضہ ات گشتیم گُستاخ
دِلم چوں پنجرۂ سُوراخ سُوراخ

اے قدوۂ اہلِ وفا، جب آپ کی زیارت سے بندہ مُشرّف ہوا۔ گُستاخانہ

آپ کے روضۂ پاک کے گرد طواف کرتا گیا۔ کیونکہ میرا دل دُرود کی فرقت میں پنجرہ جیسا سُوراخ سُوراخ بن گیا ہے۔ ؎

اکنوں گرتن نہ خاکِ آں حریم است
بحمداللہ کہ جاں آنجا مُقیم است

گرچہ میرا جسم وتن اس وقت حرمِ مدینہ میں حاضر نہیں ہے، مگر اللہ پاک کا بیحد شکر ہے کہ میری رُوح وجاں وہاں اقامت پزیر ہے۔ ؎

اگر نبود چو لُطفت دستِ یارے ٭ زدستِ ما نیاید ہیچ کارے

آپ کے لُطف وکرم اگر ہمارے حامی و مددگار نہ ہوں تو ہمارے ہاتھوں سے کوئی کام انجام پانا محال ہے۔ ؎

قضا می افگند از راہ مارا ٭ خدارا از خُدا درخواہ مارا

قضائے الٰہی نے (تفکراتِ جہان، عیب جوئی دُشمناں، نفرتِ امیراں اور لشکرِ خبیثاں کو) مجھے نزعے میں لینے کیلئے چھوڑ کر، مجھے راہِ خُدا سے گِرانے کی آزمائش میں مُبتلا کر رکھا ہے۔

دُرود برائے خُدا، پیشِ خُدا میری سفارش کر کے ان حملوں سے بچا لیجئے گا۔

★ــــــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم ﷺ سے یہ حدیث روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے بچوں کو، رونے پر، ایک سال تک مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچّہ یا بچّی کا رونا، چار ماہ تک ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلوٰاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لیے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود و صاحبِ مقامِ محمود علیہ الصّلاۃ والسّلام کی دُعا: "اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ" کا اثر و قبولیّت، مدینۃُ العلم کی دانش کا عُلوّ اور ان کی نظر کا عمق اِس حدیث پاک سے عیاں و بیاں ہے۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے ٭ دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

درود و سلام کیلئے افضل اوقات

★ —— سیّد المرسلین و خاتم النبیّین علیہ الصّلاۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ دُوسرے دِنوں میں تمہارے درُودوں کو ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے دُرُودوں کو میں بذاتِ خود اپنے کانوں سے سُنتا ہوں۔

اس حدیث شریف کو حضرت شیخ فقیہہ ابی اللیث سمرقندیؒ نے اپنی تصنیف "تنبیہ الغافلین" میں ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی اِرشادِ رسُول علیہ الصّلاۃ والسّلام ہے کہ جو شخص اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا ہے خالق کائنات جلّ شانہٗ اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حُکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری ٭ فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی ٭ اِسی نام سے ہر مُصیبت ٹلی ہے
ترے دَر کا درباں ہے جبرئیلِ اعظم ٭ ترا مدح خواں ہر نبیؑ ہر ولیؒ ہے

بچوّں کی بے زبانی رونے کی صُورت میں دُرود ہونا، شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کی دُرُودوں کو بذاتِ خود رسُول اللہ ﷺ کا اپنے کانِ مُبارک سے سُننا، اور کثرتِ دُرود کے

عادی کی موت پر خالقِ اکبر، تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرمانا، ایک عجیب و غریب محبتِ الٰہی کا نقشہ و رضائے محمدی ﷺ کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا ہے! پھر بھی اگر ہم درود خوانی و مدحتِ نبی ﷺ سے غفلت برتیں، تو یہ ہماری بدقسمتی و محرومی کے سوا اور کیا ہے!!!

ع علمے کہ رہِ بحق نہ نماید جہالت است

ترجمہ: وہ علم جو حق کا راستہ نہ دکھا سکے، سراسر جہالت ہے۔

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا ⁂ پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

★ —— ایک رات مسجدِ نبوی ﷺ میں، رسولِ پاک ﷺ صلوٰۃِ تہجد ادا کر رہے تھے۔ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطانِ کونین ﷺ کا پھٹا ہوا کرتہ سی رہی تھیں، رات اندھیری تھی، چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا اور چراغ بجھ گیا، ساتھ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ بہت ڈھونڈی، بہت ٹٹولی مگر سوئی ہاتھ نہ آئی، اتنے میں افضل العباد وسیّد الزہّاد علیہ الصلوٰۃ والسلام تہجد سے فارغ ہو کر حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کواڑ کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکسِ چہرۂ انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے حجرۂ عائشہ رض اس درجہ منوّر ہو گیا کہ اُمّ المؤمنین رض نے سوئی زمین پر دیکھ کر اٹھالی، اور حیرت و خوشی سے عرض کیا "مرحبا صد مرحبا" "کیا منوّر چہرہ آپ ﷺ نے پایا ہے جس کی روشنی نے اندھیرے کمرے میں گری ہوئی سوئی بتادی! یہ سن کر سیّد السادات، شافعِ مخلوقات علیہ الصلوٰۃ والسّلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ "اے عائشہ! بڑی حسرت و افسوس و شومیٔ تقدیر کی بات ہے جو اس چہرۂ منوّر کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے گا"

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ ﷺ وہاں آپ کو کون نہ دیکھ پائیگا" ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہوگا" اُمّ المؤمنینؓ نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ "بخیل کون ہے؟ فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا ہے"

اگر خیریت دُنیا و عُقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہر چہ می خواہی تمنّا کُن

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا ؎ دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ ——— حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی آپ اُٹھ جاتے اور صدا دیتے "یَا اَیُّھا النّاس اُذکروا اللّٰہَ جَاءتِ الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ" اے لوگو! اُٹھو ذکرِ الٰہی کرو کہ زمین کانپنے اور زلزلہ شروع ہونے کا وقت قریب ہے۔ موت اپنے سروسامان کے ساتھ آرہی ہے۔ یعنی قربِ قیامت ہے۔ صُورِ اسرافیل کی صدا نزدیک ہے۔

حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہٗ خدمتِ رسول ﷺ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ اے رسول اللہ ﷺ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد بندہ آپ پر دُرود کی کثرت کرتا ہے۔ لِللہ بتا دیجئے کہ وقت کا کس قدر حصّہ آپ کی صلوٰۃ میں صَرف کروں؟ سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ "جتنا تم چاہتے ہو! اُبَی بن کعبؓ نے درخواست کی کہ "بندہ تمام وقت کا چوتھائی حصّہ آپ کے دُرود میں صرف کرنا چاہتا ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "تمہاری خُوشی، جو تیرے جی میں آئے مگر وقت کو اور بڑھا دینے سے تم زیادہ فائدہ میں رہوگے۔

اُبَیّ بن کعبؓ نے عرض کیا " پھر تو میں نصف حصہ وقت کا دُرود میں مشغول رکھوں گا" آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا "تمہاری مرضی! اگر زیادہ کروگے تو اور فائدے میں رہو گے"۔ اُبی بن کعبؓ نے کہا "تین حصہ کا دو حصہ کرلوں گا" رسُول کریم علیہ الصّلاۃُ والسّلام نے فرمایا "تمہاری خوشی! اگر وقت کو اور بڑھاؤ گے تو تمہارے لیے زیادہ اچھا ہوگا" ابن کعبؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ اب سے لیکر بندہ جمیع اوقات کو آپ کے دُرود میں صرف کردے گا"۔ اِس جواب پر سیّد الموجُودات علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا "تب تو تمہاری دُنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن جائیں گی"۔

✪ امام عبدالوہّاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "طبقات الکبریٰ" میں حضرت ابی المواہب الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ شیخ شاذلیؒ نے سیّد المُرسلین ﷺ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اُبی بن کعبؓ کے اس قول کا معنیٰ کیا ہے " فکم اجعل لك من صلاتی ؟" میں کتنا حصہ وقت، آپ کے دُروروں کے لیے رکھ لوں ؟ حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ "وہ اپنے نامۂ اعمال کے کتنے ثوابوں کو میرے لیے وقف کرتے رہیں"۔

توجب اُبی بن کعبؓ نے اپنے کُل ذخیرہ اعمال کے ثوابوں کو محمّد تہامی علیہ الصلوۃ والسّلام پر نچھاور کردیا تو ان کی دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن گئیں۔

خُدا کی رضا، چاہتے ہیں دو عالم ❖ خُدا چاہتا ہے رضائے محمّد ﷺ
عجب کیا اگر، رحم فرمائے ہم پر ❖ خُدائے محمّد ﷺ، برائے محمّد
محمّد ﷺ برائے، جنابِ الٰہی ❖ جنابِ الٰہی، برائے محمّد ﷺ

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر ؛ محمد ﷺ محمد ، خدائے محمد ﷺ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے ؛ جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد ﷺ

صلوٰۃ وسلام اور احادیثِ صحیحہ و روایاتِ حسنہ

★ ——— جناب سید ابرار و رسول مختار علیہ افضل الصّلوات و اکمل التسلیمات کی کچھ احادیثِ صحیحہ اور روایاتِ حسنہ برائے ترغیب عاشقانِ مدینہ بر صلوات صاحبِ مفاتیح الجنۃ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللّٰہ الموفق والمعین۔

① مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

② مجھ پر کثرتِ درود کی عادت کر لو جو بروزِ قیامت پل صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دیگی۔

③ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جلّ شانہٗ سے برضا و رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

④ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ کثرتِ درود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔

⑤ درود کی کثرت حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔

ع ذکر الحبیب للمریض طبیب

⑥ کثرتِ درود روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔

⑦ بوجہ کثرتِ درود حوضِ کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہوگی۔

⑧ جس قدر تمہارے درودوں کی کثرت ہوگی اس قدر حورانِ جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی

⑨ بروزِ محشر مجھ سے ہر قسم کی قربت کا سبب کثرتِ درود ہو گا۔

⑩ تین قسم کے لوگ بروزِ حساب وکتاب عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن سوائے سایۂ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا ۱؎ جو میری اُمّت کے کسی غمگین شخص کا غم دُور کرے ۲؎ جو میری سُنّت وطریقہ کو رواج دے اور ۳؎ جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

⑪ تشنگیٔ یومِ قیامت سے وُہ شخص محفوظ و سالم رہے گا جو کثرتِ دُرود کا عادی ہو گا۔

⑫ طاعُون کی مُدافعت کثرتِ دُرود سے ہوتی ہے۔

⑬ اللہ جلّ شانہٗ نے جبلِ قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد و شُمار قادرِ مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا، اُن کو صرف صلوٰۃ الرسُول ﷺ کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

⑭ مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ اِس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔

⑮ جبرئیل علیہ السّلام نے مجھے خبر دی کہ دُرود بھیجنے والے پر ستّر ہزار فرشتے طلبِ مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام و ٹھکانہ جنّت ہی ہوتا ہے۔

⑯ تمہاری بھیجی ہوئی صلوات، تمہاری خطاؤں کا کفّارہ بنیں گی۔

⑰ مجھ پر روزانہ ہزار بار دُرود بھیجنے والوں کے کندھے، جنّت کے دروازے پر میرے کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

⑱ جو مجھ پر روزانہ ہزار بار دُرود بھیجے گا اُسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی

جب تک وہ جنت کی اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

(۱۹) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اگر ذکرِ الٰہی کی لگن اور خیال میرے دل سے جاتا رہتا تو مَیں صرف صلوٰۃ الرسول ﷺ ہی کو قربتِ الٰہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمانِ الٰہی کے مطابق دُرودِ رسول ﷺ غضبِ الٰہی سے امن دلانے والا ہے۔

(۲۰) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

(۲۱) مجھ پر دُرود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازمی ہے۔

(۲۲) جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر دُرود پڑھے۔ تاکہ اسکی بھُولی ہوئی بات یاد آجائے۔

(۲۳) جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد دُرود لکھا، جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا دُرود ثابت رہے گا، ملائکہ اُس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

(۲۴) جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے بغیر کسی عُذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا' پس سمجھ لو وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

(۲۵) جس کے سامنے میرا نام آیا اور دُرود پڑھنا بھول گیا' وہ روزِ قیامت جنّت کا راستہ بھُول جائے گا۔

(۲۶) یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور دُرود نہ پڑھا جائے۔

(۲۷) میرا نام سُن کر جس نے دُرود نہیں بھیجا' نہ وہ مجھ سے ہے' نہ میں اس سے ہُوں یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسُول ہوں نہ وہ میری اُمّت میں داخل ہے۔

بہر سلامِ مکُن رنجہ در جوابِ آں لب
کہ صد سلامِ مرا بس یکے جوابِ زِ توُ

میرے ہر سلام کے جواب میں اپنے مُبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ میرے سَو سلاموں کے لیے آپ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

نوٹ : حصُول ذکرِ الٰہی، صلوٰۃ رسول ﷺ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درُود کے جُملے میں اکثر خطاب "اَللّٰھُمَّ" کے ساتھ اللہ جَلّ شانہٗ سے ہے۔ لفظ "اللہ" اسمِ ذاتِ الٰہی ہے اور تمام اَسمائے حسنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذِکر کا اِلٰہ ہے۔ لہٰذا حضرت حسَن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے خالِق اکبر کو "اَللّٰھُمَّ" سے یاد کیا گویا اُس نے جمیع اسماء الحُسنیٰ سے یاد کیا ہے۔

زِلافِ حمد و نعتِ اَولیٰ است بر خاکِ اَدب خفتن
سجُودے می تواں کردن، درُودے می تواں گفتن

خُدا کی حمد اور رسول ﷺ کی نعت بجا لانے کی ڈینگیں مارنے سے بہتر یہ ہے کہ ادب کی زمین پر خاموشی سے سو جائے۔ کیونکہ انسان خُدائے بزرگ کے لیے ایک سجدہ ہی تو کر سکتا ہے اور محبوبِ خدا ﷺ کے لیے ایک درود ہی تو زبان سے ادا کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے؟

درود و سلام کی نعمتیں

حضرت سیدی العارف باللہ الشیخ عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "لواقح الانوار" میں تشویق عاشقان نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی خاطر کچھ صلاۃ وسلام، افضل ذخائر الاعمال کے فوائد و منافع بیان کئے ہیں جن کو مختصر اور مجمل طور پر ذیل میں درج کرتا ہوں۔

① جو شخص کثرتِ دُرُود کی عادت رکھتا ہے گویا وہ اپنے نامۂ اعمال کے ثوابوں کو، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحیفہ کے حوالہ کر دیتا ہے جس طرح حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ وہ دُنیا و آخرت کے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

② رسول ﷺ پر دُرود رحمتِ الٰہی کے نزول اور مغفرت طلبیٔ ملائکہ کا سبب ہے۔

③ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ، اعمال کی طہارت و پاکیزگی اور رَفعِ درجات کا ذریعہ ہے؛

④ دُرُود خواں کے لیے دُرود، بروزِ حشر مددگار ہوگا۔

قدسی: ع ہوگا دُرود خواں کا رہبر دُرُود

⑤ قیراط یعنی جَبلِ اُحد کے برابر عمل نامہ میں ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

⑥ عصیان مٹ جاتے ہیں، غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

⑦ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات اور رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسّلام کی شہادت و شفاعت سے سرفراز ہوتا ہے۔

⑧ رضائے خُدا کا سبب، عذاب سے اَمن اور عرش کے سایہ تلے جگہ ملنے کا وسیلہ ہے؛

⑨ میزان کا وزن، دُرودِ حوضِ کوثر اور پیاس عرصۂ محشر سے امن کا واحد ذریعہ ہے۔

⑩ جہنم سے آزادی، کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراطِ قیامت کا عبُور، موت سے قبل منزلِ جنت کے دیدار کا سبب ہے۔

⑪ جنّت میں ازواج کی کثرت نصیب ہوتی ہے۔

⑫ بیشمار غزووں اور حج بیتُ الحرام کا ثواب گھر بیٹھے ملتا ہے۔

⑬ مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور دَولت میں زیادتی ہوتی ہے۔

۱۴ ہر درود پر ستّو یا سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۱۵ درود خواں ہونا اہلِ سُنّت ہونے کی دلیل ہے۔

۱۶ ملائکہ کی مغفرت طلبی، دُرود خوانی پر موقوف ہے۔

۱۷ مجلس کی زینت، فرارِ فقر و تنگیٔ زندگی کی فارغ البالی دُرود کی مرہونِ منت ہے۔

۱۸ موضعِ خیر و نیکی کے اِلتماس کا آلہ ہے۔

۱۹ دُرود خواں، روزِ محشر، آقائے مدنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ قریب ہوگا۔

۲۰ دُرود سے اپنے کو اور اپنی اولاد تک کو فائدہ پہنچتا ہے۔

۲۱ قبر میں، حشر میں اور صراطِ قیامت میں روشنی اور نور ثابت ہوگا۔

۲۲ دُشمن پر غلبہ، اور نِفاق سے قلب کی تطہیر کا باعث ہے۔

۲۳ مؤمنین کی محبت کا موجب ہے، مُنافق کی نفرت کا مقام ہے۔

۲۴ خواب میں رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلّم کے دیدار کا طریقہ ہے اگر کثرتِ دُرود کی حد ہوگئی تو دیدار بیداری میں بھی ہو سکتا ہے۔

۲۵ دُرود کی کثرت کرنے والا غیروں کی غیبت کرنے سے باز رہتا ہے۔

۲۶ قُربتِ الٰہی و اقربیت رسُولِ عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا منبع ہے۔

۲۷ توسّل الی اللہ بحبیبِ اللہ کا یہی سہل راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے۔ "وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ" حبیبُ اللہ ﷺ سے بڑھ کر اللہ پاک کے نزدیک اقرب و عظیم وسیلہ وُجود میں نہیں آیا ہے۔

۲۸ صلاۃ الرسول ﷺ درحقیقت حُکمِ خُدا بجا لانا اور عملِ الٰہی میں شریک ہونا ہے۔

۲۹ نعمتہائے الٰہی کا شُکر بجا لانے کا واحد طریقہ ہے۔ کیونکہ نعمتہائے خُداوندی کا

سبب "نعمتِ وجودِ محمدیؐ" ہے۔ جن نعمتوں کی شمار ممکن نہیں۔ قولِ باری تعالیٰ ہے "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" اگر تم اللہ کی نعمتوں کو اَحاطۂ بیان میں لانا چاہو گے تو نہ لاسکو گے کیونکہ "نعمۃ اللہ" رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ پاک اور نامِ مبارک ہے۔ جس طرح "نور اللہ" اور "ذکر اللہ" ذاتِ پاکِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ شریف ہے، اسی طرح "نعمۃ اللہ" بھی اسمِ پاکِ محمدِ عربی علیہ الصلاۃ والسلام ہے۔

حضرت ابن عباسؓ آیت کریمہ ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا" کیا تم نے ان کی حالتوں پر غور نہیں کیا جو "نعمت اللہ" کے عوض میں نافرمانیاں اختیار کیں؟ کفر کا مرتکب خصوصاً ابوجہل اور عموماً کفارِ قریش ہیں اور "نعمت اللہ" محبوب خدائے عزوجل ہے

حضرت سہلؒ فرماتے ہیں کہ قولہ تعالیٰ "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" میں "نعمتِ الٰہی" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

﴿۳۰﴾ صلاۃ الرسول کی کثرت بذاتِ خود پیرِ دستگیر و شیخِ طریق بن جاتی ہے۔

﴿۳۱﴾ درود ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ کے نزدیک "احبّ الاعمال" ہے۔

صلوٰۃ علی الرسول کی کرامات

کتاب ابن فرحون القرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ صلوٰۃ علی الرسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دس بزرگیاں اور کرامتیں ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں:

(۱) خالق و مالک و جبار کی صلاۃ ہے۔ (۲) شفاعت نبی ﷺ مختار ہے۔
(۳) اقتدائے ملائکۂ ابرار ہے۔ (۴) مخالفت منافقین و کفار ہے۔
(۵) محو خطایا و اوزار ہے۔ (۶) قضاء حوائج کا مددگار ہے۔
(۷) کاشف انوار اسرار ہے۔ (۸) نجات دار البوار ہے۔
(۹) دخول دار القرار ہے (۱۰) سلام رحیم و غفار ہے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

صلوٰۃ وسلام کی ظاہری و باطنی عطائیں

★ ——— صاحبِ کتاب "حدائق الانوار" حدیقۃ الخامسۃ میں ثمرات و نتائجِ صلواتُ الرسول کو جس طرح زیرِ قلم لائے ہیں۔ اس کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں:۔

(۱) درود شریف پڑھنا، حکمِ خدا بجالانا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃِ محمدیؐ کے ساتھ موافقت کرنا ہے۔ (۳) فرشتوں کی درود رسانی میں شرکت کرنا ہے۔ (۴) ایک بار درود پر اللہ کی دس رحمتیں حاصل کرنا ہے۔ (۵) دس درجات کی ترقی پانا ہے۔ (۶) دس گناہوں کو مٹانا ہے۔ (۷) دس نیکیوں کو اپنے صحیفہ میں درج کرانا ہے۔ (۸) اجابتِ دعا کی امید سے فائز ہونا ہے۔ (۹) شفاعتِ شفیعُ المذنبینؐ کا موجب ہے۔ (۱۰) گناہوں کی مغفرت اور عیبوں کو پوشیدہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ (۱۱) بندے کے اہم کاموں کی کفایت کا ضابطہ ہے۔ (۱۲) حضرت خاتم النبیینؐ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ (۱۳) درود سے صدقات و خیرات کی خالی جگہ کو پُر کرانا ہے۔ (۱۴) قضاءِ حوائج کا بہترین وسیلہ ہے۔ (۱۵) رحمتِ الٰہی اور ملائکہ کی مغفرت طلبی کی علت ہے۔ (۱۶) درود حصولِ طہارت و پاکیزگی کا سرچشمہ ہے۔ (۱۷) موت سے قبل جنت کی بشارت کا سبب ہے۔ (۱۸) قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے کا سہارا ہے۔ (۱۹) رحمۃ للعالمین کی زبانِ معطر سے سلام کے جواب پانے کا خوشتر ضابطہ ہے۔ (۲۰) بھولی ہوئی باتوں کو یاد دلانے والا ہے۔ (۲۱) مجلس کی زینت ہے، روزِ قیامت اہلِ مجلس کی حسرت کا دافع ہے۔ (۲۲) غربت و ناداری سے نجات بخشنے والا ہے۔ (۲۳) صفتِ بخیلی کو دور کرنے والا ہے۔ (۲۴) رسول

علیہ الصلاۃ والسلام کی "ترکِ صلاۃ" پر ناخوشگوار دُعا سے رہائی عطا کرنے والا ہے۔

(۲۵) جنت کے راستہ کا رہبر ہے ع ہوگا رہبر دُرود خواں کا دُرود (قدسیؔ)

(۲۶) مجلس کی بدبُو کو مُشک و عنبر کی خوشبو میں تبدیلی بخشنے والا ہے۔ کیونکہ رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک ہے کہ جس مجلس میں رسولؐ پر درود نہ ہوں اس مجلس سے ناخوشگوار بُو نکلتی ہے۔ (۲۷) تمحید و صلاۃ کی ابتداء سے کلام میں خوبی و دلکشی پیدا ہوتی ہے۔ (۲۸) صراطِ قیامت عبور کرنے میں ایک مضبوط و طاقت ور سہارا ہے۔ (۲۹) بندے کو "جفا بر محمدؐ" سے یعنی دُرود سے بے نیاز بن کر جو ظلم و ستم ذات محمدیؐ پر ہوتا ہے درود اُس سے بچالیتا ہے۔ (۳۰) آسمان و زمین کے درمیان بحکمِ الٰہی، دُرود خواں کی مدح سرائی ہوتی ہے۔ (۳۱) رحمتِ الٰہی کا بہانہ ہے۔ (۳۲) نزولِ برکتِ الٰہی کا حسین موسم ہے۔ (۳۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادتیٔ اُلفت و محبّت دائمی کا سبب ہے۔ (۳۴) دُرود خواں پر، رسولؐ کا دل آجانیکا بہترین موقع ہے (۳۵) بندے کی ہدایت اور قلب کی حیات و زندگی کا مدار ہے۔ (۳۶) صدائے درود، سماعتِ رسولؐ میں، قبولیت و خوشنودگی کا تمغہ حاصل کرلیتی ہے۔

(۳۷) صراطِ قیامت پر قدم کو لڑکھڑانے سے بچالیتا ہے۔ (۳۸) قدرِ قلیل دُرود بھی شکرِ نعمت الٰہی کے لیے کافی ہے۔ (۳۹) دُرود بذاتِ خود ذکر و شکر الٰہی اور اس کے احسان کی معرفت کی دلیل ہے۔ (۴۰) درودِ مصطفٰےؐ، نزدِ خدا، بندہ کا سوال و دعا بن کر پہنچتا ہے۔ (۴۱) ثمرۂ عظیم یہ ہے کہ درود سے صورتِ رسولِ پاکؐ، بندہ کے نفس میں منقش ہو جاتی ہے۔ (۴۲) کثرتِ دُرود، شیخ مربی و پیر دستگیر کی جگہ لے لیتی ہے۔ (۴۳) شرفِ اکبر ہے کہ دُرود خواں کی سکرات موت کے وقت

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا سلام سُنا کر اور جنت کی نعمتیں بتا بتا کر مرنے والے کا دل خوش کرتے ہیں۔ کلام رب العالمین ہے "اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ"

جو لوگ پاکیزہ حالت میں ہوتے ہیں۔ اُن سے قبضِ رُوح کے وقت فرشتے کہتے جاتے ہیں کہ تمہارے اوپر سلامتی ہے، جنت میں داخل ہو جاؤ اس عملِ خیر (و رحمتِ خدا) سے جو تم کرتے تھے۔

★ —— حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شیخ المشائخ حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یا شیخ میری ایک بیٹی گزر چکی ہے اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں۔" حسن بصریؒ نے فرمایا کہ "بعد نماز عشاء چار رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" ایک ایک بار پڑھو، پھر دایاں کروٹ لیٹ کر نیند آنے تک سیّد السادات، صاحبِ معجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجتی جاؤ"

عورت نے حکم بجا لائی اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اُس کو عذاب میں مبتلا پایا۔ گندھک کے لباس میں ملبوس، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے، اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی دیکھیں۔ خواب سے بیدار ہو کر، حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالتیں بیان کیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ "راہِ خدا میں حسبِ طاقت صدقات و خیرات کرو۔ بہت ممکن ہے کہ ارحم الراحمین اُسے چھٹکارا عطا کر دے۔"

خواجہ حسن بصریؒ نے رات کو جب آرام فرمایا تو خواب میں دیکھا کہ گویا وُہ باغِ جنّت میں ہیں۔ وہاں ایک حسین وجمیل دوشیزہ پر نظر پڑی، جو کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نُور کا تاج ہے۔ اُس دوشیزہ نے درخواست کی کہ "اے شیخ بصریؒ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟" جواب دیا کہ "نہیں"! تو لڑکی نے کہا "میں اُس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے رسُول اللہ علیہ الصّلاۃ والسّلام پر دُرود بھیجتے ہوُئے سونے کا حُکم فرمایا تھا۔" حسَن بصریؒ کہنے لگے "تمہاری ماں نے تو کچھ اور قسم کی حالتوں کا اظہار کیا تھا!" لڑکی بولی کہ "میری والدہ نے حالت صحیح بتائی تھی" خواجہ حسَن بصریؒ نے پُوچھا کہ "یہ درجہ اب تم کو کیسے نصیب ہوُا؟ لڑکی نے جواب دیا کہ "میری والدہ کے قول کے مطابق ہم ستّر ہزار افراد عقوبتِ الٰہی میں مُبتلا تھے کہ اچانک ایک خدا رسیدہ بزرگ ہمارے مقابر کے مُقابل سے گزرا اور دُرود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصال ثواب فرمایا۔ اللہ جلّ شانہٗ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مردِ صالح کے دُرود کے طفیل بخش دیا ہے، مجھے اِتنا حصّہ نصیب ہوُا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اِس واقعہ کو اِمام قرطبی نے بھی اپنی کتاب "التذکرۃ" میں بیان فرمایا ہے۔

مالکِ کونینؐ ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار، دل پر جوشِ وجد
لب پہ شکرِ بخششِ ساقی، پیالی ہاتھ میں

ہے اُنہیں کے دَم قدم سے باغِ عالَم کی بہار
وُہ نہ تھے، عالَم نہ تھا، گر وُہ نہ ہوں، عالَم نہیں

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے، تیری ہی داستان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

★ ——— حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر میں جب نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیے ایک کنوئیں کے پاس گیا، مگر پانی نکالنے کا سامان میسّر نہ آیا حالتِ حیرت میں اِدھر اُدھر تک رہا تھا کہ ایک بلند جگہ پر سے ایک چھوٹی عمر کی لڑکی کی نظر مجھ پر پڑی۔ کہنے لگی کہ "آپ کون ہیں؟" جب میں نے اس کو اپنا نام و پتہ بتا دیا تو وہ بول پڑی کہ "آپ وہ شخص ہیں جن کی تعریف بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور کنوئیں سے بغیر ڈول اور رسّی کے پانی نکالنے سے عاجز و متحیّر ہیں؟" یہ کہکر اُس نے کنوئیں میں تھوک دیا۔ کنوئیں کا پانی اُبھرتے ہوئے زمین پر بہنے لگا امام محمد وضو سے فارغ ہو کر لڑکی سے مخاطب ہوئے کہ "اے لڑکی! تجھے خدا کی قسم، کچھ تو بتا دے کہ یہ رفعت و منزلت کی حصول کی کیا علت ہے؟" لڑکی نے جواب دیا کہ "اُس رسولِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت سے، جو ریگ زارِ صحرا میں چلتے وقت، جنگل و بیابان کے جانور، اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ لپٹ کر "یا رسول اللہ" کی صدائیں بلند کرتے ہوئے فیوضات بے نہایت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد بن سلیمان الجزولی نے یہ سن کر قسم کھالی کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درود شریف میں ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔

اِس کتاب کا نام عالمِ اسلام میں "دلائل الخیرات" سے مشہور و معروف ہے۔

درود وسلام کا عمل
اور
انعام واکرام کی بارشیں

★ ——— "جذب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرف کو سونے سے پہلے ہر رات، ایک معین عدد درود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف لائے ہیں اور اپنے نور جمال سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہ رسول خدا فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو درودوں کی کثرت کرتا ہے میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی میں نے اپنے رخسار کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک خوشبو میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ درود اور درود خواں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس درجہ محبت و الفت ہے۔

شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود
تاج و فخر انبیا تم پہ کروڑوں درود

★ ——— شیخ احمد بن ابی بکر اپنی کتاب میں شیخ مجدالدین فیروز آبادی سے

نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلنسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلیؒ ابوبکر مجاہدؒ کے پاس پہنچے ابوبکر مجاہدؒ از روئے اکرام شبلیؒ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرمایا اور شبلیؒ کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا۔ اقلنسیؒ نے کہا "یا سیدی آپ یہ حرکت شبلیؒ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے لوگ اس کو "دیوانہ کہتے ہیں! حضرت ابوبکر مجاہدؒ نے فرمایا کہ یہ میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میرے خواب میں تشریف لائے اتنے میں شبلی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے شبلیؒ کے آتے ہی رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود کھڑے ہو گئے اور اس کو سینہ سے لگالیا' پھر اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ آپ شبلیؒ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضرت سرکارِ دوعالم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا' ہاں! وہ ہمیشہ بعد اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرتا ہے" لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ" اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جواد و کریم، تم ہو رؤف رحیم
بھیک ہو داتا عطا، تم پہ کروڑوں درود

★ —— حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال فرمایا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟" کہنے لگے کہ "اے شبلیؒ کچھ نہ پوچھو کہ عظیم ہولناکیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا سینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی ہو گی ورنہ

حال کیوں ہے !" آواز آئی کہ یہ عذاب دُنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین وجمیل عطر میں بسا ہُوا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا' اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلائے۔ میں نے کہا "اے دوست! اللہ تجھ پر رحمت برسائے' براہِ کرم بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں ؟ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہُوں جس کو تمہاری کثرت دُرود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہر شِدّت و مُصیبت میں تمہاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب "مِصباح الظلام" میں بر سبیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس، ایک تمہاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا، تم پہ کروڑوں دُرود

★ —— شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "جمع الجوامع" کے دیباچہ میں رقم کرتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو زرعہؒ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پُوچھا کہ "تم کو یہ مرتبہ کیسے ہاتھ آیا ؟" کہنے لگے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھی ہیں اور ہر حدیث رقم کرتے وقت " قال رسُول اللہ" کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا ہے۔ اسی سبب سے اللہ جل شانہٗ راضی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خوش ہو کر مجھے یہ درجہ وفضیلت عطا کیا ہے۔

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا، تُم پہ کروڑوں دُرود

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ ﷺ تم پہ کروڑوں درود

★ ——— حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ تین ہزار دینار کا مقروض ہو گیا۔ قرضدار نے مطالبہ کی صورت میں قاضی شہر کے پاس مقدمہ دائر کر دیا مردِ صالح نے اقرار کیا اور عجز و ناداری کا اظہار کیا، قاضی صاحب نے اُس کو ایک ماہ کے اندر قرض کی ادائیگی کا حکم صادر فرمایا۔ وہ بزرگ قاضی کے کمرے سے نکل کر سیدھا محرابِ مسجد میں آبیٹھا۔ اور بصد عاجزی وانکساری زار زار روتے ہوئے پیشِ پروردگارِ عالم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کر دیا ستائیسویں رات خواب آیا کہ کوئی بولنے والا بولتا ہے کہ فکر مت کر تمہارا قرض اللہ جل شانہٗ ادا فرما دے گا تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچو اور اس سے کہدو کہ رسولِ اعظم محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ میرا قرض تین ہزار دینار ادا کریں۔" وہ زاہد پاکباز فرماتے ہیں، جب میں خواب سے بیدار ہوا خوش حالی کا اثر اپنے اندر پایا۔ اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمہارے خواب کی سچائی کا کیا ثبوت ہے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! وہ دن اس فکر میں گزر گیا، پھر دوسری رات رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، ہو بہو پہلی رات کے مانند حکم فرمایا۔ میں خوشی خوشی بیدار ہوا تو، لیکن طبعِ بشریت کی بنا پر آج بھی نہ گیا۔ تیسری رات پھر رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمانے لگے کہ "تمہارے نہ جانے کی وجہ کیا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر وزیر میرے خواب کی دلیل چاہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ حضرت محمد

علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اِس بات پر میری تعریف کی اور فرمایا کہ اگر وہ علامت یا ثبوت دریافت کرے تو بغیر کسی خوف و خطر کہہ دینا کہ آپ وزیر صاحب ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک، کسی سے بات کرنے سے پہلے، درود کا تحفہ پانچ ہزار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے ہیں۔ اِس راز کو سوائے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے کوئی نہیں جانتا۔ بیداری کے بعد بڑی ہمت سے وزیر کے سامنے حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت اور علامت کو بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہو گئے اور مجھے مرحبا کہا اس کے بعد تین ہزار دینار لاکر مجھے قرض ادا کرنے کے لیے دیا۔ پھر تین ہزار لاکر کہنے لگا کہ اِس کو اپنے اہل و عیال کے نفقہ کے لیے رکھ لو، پھر تین ہزار دینار زائد لاکر مجھے دیے اور کہا کہ اس سرمایہ سے تجارت کرو۔ اور مجھ سے قسم لے لی کہ ان سے رابطۂ محبت قطع نہ کروں اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو ان کو اطلاع کیے بغیر نہ رہوں۔ پس میں نے تین ہزار دینار اٹھا کر قاضی کے سامنے رکھ دیئے۔ قرض پانے والے نے یہ تماشا دیکھ کر، کہ مجھ جیسے نادار نے اتنا بڑا سرمایہ کہاں سے اڑا لیا، متحیر و مبہوت ہو گیا۔ میں نے دیناروں کی گنتی کر کے قاضی صاحب کے حوالے کیے اور سارا قصہ سنا دیا۔ قاضی کہنے لگا کہ یہ شرف و کرامت وزیر کے حصہ میں کیوں آئے؟ میں عدالت کا سرپرست ہوں اِس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اُس وقت قرض پانے والا چیخ کر کہنے لگا کہ اِس شرف و کرامت کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں۔ کیونکہ قرض میں نے دیا ہے۔ وزیر و قاضی نے نہیں دیا۔ میں نے اِس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر معاف کر دیا ہے اور یہ شخص میرے قرض سے بری ہے۔" قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ

اور اس کے رسولﷺ کے لیے نکالی، واپس نہیں لوں گا، مَیں قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار لیکر باہر آیا، پھر حق تعالیٰ کا حسبِ استطاعت شکر ادا کیا، اور راہِ خدا میں بھی صدقہ کیا۔

دل کرو ٹھنڈا میرا ، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا ، تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا ، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

★ ——— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب علیہ الصلاۃ والسّلام نے فرمایا کہ سنیچر کے دِن مجھ پر درودوں کی کثرت کیے جاؤ کیوں کر یہود اُس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سنیچر کو مجھ پر سَو درود بھیجے اُس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑالیا اور میری شفاعت بروزِ قیامت اس کے لیے مجھ پر لازم ہوگئی۔

✪ ——— حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ جس نے بروزِ جمعہ مجھ پر ایک بار درود بھیجا، وہ قیامت کے دِن ایک ایسے نور کی معیّت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصہ ملنے کی گنجائش ہوگی۔

خدا جِدھر ہے، اُدھر نبی ہے ؎ جدھر نبی ہے ، اُدھر خدا ہے
کرم خدا کا اُدھر ہی ہوگا ؎ جدھر وہ عالی مقام ہوگا
اِسی تمنا میں حرم پڑا ہے ؎ یہی سہارا ہے زندگی کا
بُلالو مجھکو مدینے مولیٰ ؎ نہیں تو جینا حرام ہوگا

★ ——— "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوا جب کہ ذکر رسول کی مجلس قائم تھی، حضرت عائشہ فرما رہی تھیں "کہ ہر روز طلوعِ آفتاب ہوتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنالیتے ہیں اور رسولِ اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف کے آس پاس پَر افشانی کرتے جاتے ہیں۔ اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اس وقت دوسری جماعت ہفتاد ہزار فرشتوں کی پہنچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوعِ آفتاب کے وقت دوسری جماعت، اتنی ہی تعداد کی، آجاتی ہے۔ اسی طرح روضۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرداگرد ہمیشہ ستر ہزار فرشتے پر افشانی کرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے حاضر خدمت رہتے ہیں۔

سنگِ درِ حضور سے، ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے، دِل کو قرار آئے کیوں

نعمتہائے ربّانی کی گل ریزیاں

★ —— حضرتِ عینِ النعیم محمدؐ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت سے قبل آسمان اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ " اے پستی میں اوندھی پڑی ہوئی زمین! ذرا دیکھ! عرشِ الٰہی، ملائکہ، سورج، چاند اور ستاروں سے میرا خانہ آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتہائے ربّانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخر و ناز عرصۂ دراز تک جاری رہا۔

جب اصلِ کائنات و فخرِ موجودات محمدؐ علیہ الصلوات والتسلیمات کی آمدِ سعید دنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے، مدتوں کے بعد سر اٹھا کر آسمان کو للکارا کہ " اے بلندی و رفعت پر اترانے والے، اپنی چمک دمک پر ناز کرنیوالے ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وہ نبیِ آخر الزمان، سیدِ کون و مکاں ہیں جس کی ضیاء سے تمہاری مفاخروں نے ضو پائی ہے اور جس کے وجود سے خدا کی خدائی میں رونق آئی ہے۔ اس ہستیِ رفیع پستی کی بعثت اور دعوتِ شریعت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر جرأت ہو تو کچھ فرماؤ؟"

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گنگ ہو گئی اور اس عطائے بے بہا سے محرومیت پر زار زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جل شانہٗ و عز اسمہٗ کو، ناموسِ محمدیؐ پر زمین کا ناز، اتنا بھایا کہ جذبۂ محبت و رحمت جوش زن ہوا فرمانے لگے کہ " اے زمین! جب تم کو میرے محبوب ﷺ کے

وجودِ بجر جُود پر اتنا ناز و فخر ہے" تو میں نے بھی تیری مٹی کو مشرق سے مغرب تک جیسے طاہر و مطہر محبوبِ خوشتر کے صدقے میں اس کے اور اس کی امت کے لیے آج سے لیکر پاک ہونے کی عزت کا تمغہ بخش دیا ہے۔

تمہاری ساری سطح کو قابلِ سجدہ بنا دیا گیا۔ لہٰذا حضرت عز العرب و محبوب کاشف الکرب علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا" میرے مالک نے میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے، حالانکہ کسی نبی کی امت کے لیے کل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اس کے بعد ربّ الارباب نے آسمان کی حسرت و زاری پر رحم کھاتے ہوئے فرمایا کہ "اے فلکِ بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا ہوں اس کو بغیر جرم و خطا کے پستی نہیں دکھاتا۔ رو نا بند کر، میرے محبوب "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی" کی قدمبوسی تمہیں شبِ معراج نصیب ہوگی۔ جب میرا پیارا سج دھج کر بن ٹھن کر میرے پاس آئے گا تو مسکراتے ہوئے لجا لجا کر ان کی بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوب صاحب الفرج و دافع الحرج علیہ الصلوات والتسلیمات ما لیس لہا نہایت الدرج پر ناز کرنے کی وجہ سے اللہ جل جلالہٗ نے محض فضل و کرم سے پاک و طاہر بنا دیا، تو امتانِ محمدی و جان نثارانِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر صلوٰۃُ الرسول کے تازہ بتازہ، رنگ برنگ کے پھول نچھاور کرنے کو خوشنودیِ الٰہی یقین کرے تو ان کے نامۂ اعمال کیوں پاک و طاہر اور باہر و زاہر نہ بن جائیں۔

عنایاتِ قدوسی کی چند جھلکیاں

★ —— حضرت رسول خوشتر، برتر از ماہ و اختر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں حبیب اللہ ہوں، نعمت اللہ و ذکر اللہ ہوں، نور اللہ و حق اللہ ہوں، رحمت اللہ و ہدیۃ اللہ ہوں، سیف اللہ، شرف اللہ اور نصیح اللہ ہوں۔ روزِ محشر میرے ہاتھ "لواء الحمد" ہوگا جس کے سایہ تلے آدم ؑ سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک جملہ انبیاء ہونگے۔ میں سیّد الشافعین ہوں۔ سب سے پہلے بروزِ بعث و نشور قبر سے میں سر اٹھاؤنگا۔ میں حاشر سے ملقّب ہوں۔ میرے بعد بندگانِ خدا کا حشر ہوگا۔ میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے، رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب "ماحی" ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا اور سطحِ زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا، میری ذات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ میں بلقب "عاقب" ملقّب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدوسی سے زیادہ فخر کی بات دنیا و آخرت میں اور کیا ہو سکتی ہے؟

★ —— اسرع الحاسبین، اکرم الاکرمین جلّ شانہٗ نے کلامِ حکیم میں فرمایا ہے: "وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ" پھر اس کلامِ ربّانی کی تائید میں جبرئیل ؑ کے ذریعے مجھے یہ خبر دی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے "اِذَا ذُكِرۡتُ ذُكِرۡتَ مَعِیْ" یعنی ایمان کی کمالیت تیرے ذکر پر منحصر ہے جس نے تجھے یاد کیا اس نے مجھے یاد کیا۔ لہٰذا صرف "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کے اقرار سے مومن نہیں بن سکتا جبتک "محمد

رسول اللہ" کا ایقان و اقرار ہو۔ اذان میں، اقامت میں، خطبہ میں نماز میں، تشہد میں کلمۂ طیبہ و شہادت میں میرے ذکر کو ذکرِ الٰہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے مجھ کو ذکرِ صلاۃ کے ساتھ قرآن حکیم میں یاد فرمایا ہے "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" بعدہٗ مجھے حکم فرماتا ہے "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کہ نعمہائے بیشمار و بے نظیر کا شکر تحدیث نعمت اور تبیان رحمت کے ساتھ اے میرے محبوب بشیر و بے نظیر زندگی بھر اعلان کرتا جا۔

عز العرب و فخر العجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اَلتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ وَّتَرْكُهٗ كُفْرٌ" اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں کا بیان کرنا شکر ہے اور ایسا نہ کرنا ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے۔

تو جب عین النعیم، نعمۃ اللہ کی آمد مبارک پر ناز کرنے کی بدولت، پستی میں پڑی ہوئی مٹی کو اشرف المخلوقات نسل ابو البشر کے سجدہ گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو ہم امتیان خیر البشر، نصیح اللہ و نعمۃ اللہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، اگر صلوات الرسول میں فرصت کے اوقات کو صرف کریں، تو ضرور مطیع رحمٰن اور مادحِ رحیم و رؤف کی فہرست میں جگہ پانے کا یقین مثل عین الیقین ہو جائے گا۔

رحمتِ خُداوندی کا جمال و کمال

★ ———— حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو پند و نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے پیارے بیٹے! میری جبیں سے منتقل ہوکر تمہاری پیشانی میں جو یہ نور چمک رہا ہے وہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جو نبیوں کا سرتاج ہے اور وہ نبی آخر الزماںؐ ہے۔

بیٹا! جب جب کہ تو اللہ کا نام لیا کرے، محمدؐ کے نام سے اللہ کے نام کو سجایا کر، کیونکہ ذکرِ محمدؐ کے بغیر ذکرِ خدا میں رونق نہیں آتی۔ اسم "اللہ" اس وقت اپنے جمال کمال کا مظاہرہ فرماتا ہے جب اس کے ساتھ اس کے کمالات کا حقیقی مظہر اسم "محمدؐ" آجاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دریافت کیا کہ "اے والد بزرگ! آپ ہمیشہ بڑی ترغیبی انداز میں نبی آخر الزماںؐ کا وصف کرتے آتے ہیں ذرا اتنا تو بتلا دیجئے کہ آپ میں اور نبی آخر الزماں میں کیا فرق ہے؟"

حضرت آدم علیہ السلام یہ سن کر خوف و حیرت سے فرمانے لگے کہ اے جانِ پدر! محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کبھی بھی میرا مقابلہ ہرگز نہ کرنا ان کی بزرگی و شرف کا اندازہ اور ان کی اُمت کا موازنہ میرے ساتھ کرنے سے تجھے پتہ چل جائے گا کہ ان کا مرتبہ میری قوتِ رسائی کی حد سے بعید ہے۔ بیٹا! غور سے سُن اور یاد رکھ:

(۱) مجھ سے ایک بے خیالی میں بھول ہوگئی تھی تو بحکمِ الٰہی میرے کپڑے نکل گئے۔ میں بے ستر ہوگیا۔ جنت کے پتوں سے ستر چھپانے کی کوشش کی گئی تو پتے مجھ سے

بھاگنے لگے اور پناہ مانگنے لگے۔

مگر اُمتِ محمدی علیہ الصلاۃ والسلام ہزار گناہ دانستہ کرے گی پھر بھی ان کا ستر نہیں کھلے گا۔ وہ بے ستری سے بچ جائیں گے۔ اور میں بچ نہ سکا۔

(۲) بیٹا! ایک خطا مجھ سے سرزد ہو گئی تھی۔ مجھے میرے گھر سے نکال دیا گیا فرشتوں نے ملامتیں کیں۔

مگر اُمتِ محمدیؐ گناہوں پر گناہ کرے گی۔ پر ان کو بے گھر نہیں کیا جائے گا۔ فرشتوں کو ملامت کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

(۳) جانِ پدر! میرے ایک قصور پر دونوں جہان میں اللہ جل شانہ نے ڈھنڈھورا پیٹ دیا۔ میری بڑی رسوائی ہوئی "وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ" "دیکھو آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کرلی" میری تمام اولاد کے سامنے میری رسوائی کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔

لیکن اُمتیانِ رسول آخر الزمانؐ ہزار قصور کرے گی۔ اشتہارِ عصیاں بانٹا نہ جائے گا۔ مجھے رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا اور ان کو اللہ پاک نے رسوائی سے بچا لیا۔

(۴) لختِ جگر! ایک معمولی جرم پر مجھ سے میری اہلیہ کو جدا کر دیا۔ میں سرندیپ لنکا میں اور تمہاری ماں جدہ میں، ایک دوسرے سے جدا اور بے خبر رہے۔

مگر اُمتِ محمدیؐ بے شمار جرم کرے گی۔ ان کی بیویاں اُن سے جدا نہ ہونگی تمہاری والدہ کو فرقت کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں ان کی بیویوں کو مفارقت کے داغ سے ارحم الراحمین بچا لیں گے۔

(۵) نورِ نظر! مجھے ایک لغزش کی پاداش میں تین سو برس مارا مارا پھرایا اور زار زار رلایا

ہزار مغفرت طلبی پر بھی اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوئی جب تک آقائے دوعالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ نہ پکڑا ۔ میری کشتی نبوت وصفوت ڈوب جاتی اگر محمد علیہ الصلاۃ والسلام کا نام زبان پر نہ آتا ۔

مگر امت محمدی ﷺ ہزار ہا گناہ دیدہ و دانستہ کرنے کے بعد جب مغفرت کے لیے قبلۂ مناجات کی سمت ہاتھ اٹھائے گی یا سجدہ میں گر پڑے گی جوش رحمت خداوندی انکو لمحہ بھر میں خلاصی عطا کرے گی ان کی توبہ قبول ہونیکے لیے لمحہ بھر کی طلب وندامت کافی ہوگی ۔ تین سو برس بعد مجھے نجات کی خبر ملی انہیں لحظہ بھر میں چھٹکارا مل جائے گا ۔

(۶) اے میرے باغ زندگی کے پھول ! ایک خطا پر جس کا مجھے نہ ارادہ تھا نہ احساس اور جس کو میں نے گھر کے اندر کیا تھا ۔ اس کی سزا میں مجھے گھر سے دور کر کے بیکسی وبے بسی کی حالت میں ، زار زار رلا کر مغفرت کی بشارت سنائی ۔ لیکن امت محمدی ﷺ گھر سے دور ، شہر سے باہر ، دیس بدیس گھوم گھوم کر ہزار ہا جرم اور نافرمانیاں کرے گی ۔ پھر جب گھر لوٹ کر استغفار کرے گی ۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا دریا بہا دے گا ۔ انہیں گھر سے بے گھر نہ کیا جائے گا ۔

(۷) اے شجر حیات ! ایک خطا پر اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو اپنے گھر کی لذت وآرام سے محروم کر دیا ۔ پردیس میں سخت سخت کلفتوں کا سامنا کر کے زندگی گزارنی پڑی ۔ لیکن امت خیر الانام ﷺ سے ہزار خطائیں سرزد ہوں گی پھر بھی گھر کی لذت ومسرت نہ چھینی جائے گی ۔ صحرا وبیابان کی دشت نوردی ، قبولیت توبہ ومغفرت کے لیے لازمی نہ ہوگی ۔

جانِ پدر! کہاں تک بیان کروں پیغمبر آخر الزماںؐ، باعثِ کون و مکاں اور محبوبِ ربِّ دوجہاں کے مناقب کا بیان، میری زبان کی حدِّ امکان سے دُور و بعید ہے۔

بیٹا شیث! مختصر طور پر جان لو کہ تیرے والد کے بے جان ڈھانچہ میں اس وقت تک رُوح گھسنے نہ پائی جب تک میری جبیں پر نورِ خدا کا قدم نہ آیا۔ یعنی مجھے جان ملی تو صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دَم قدم سے۔

کوئی ہم جنس اور ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے تیرا والد جنت میں بھی اُداس تھا۔ میری اُداسی کو دُور فرمانے والا، ہم نشین سے ہم آغوشی مرحمت فرمانے والا خالقِ رسول قرشی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

مجرم قرار پاکر پردیس میں تین سو برس کی گریہ وزاری سے توبہ نہ ملی لیکن جب رسولِ عربی، مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ مانگ کر دربارِ ایزدی میں گڑگڑایا تو فوراً قبولیت کی صدا آئی یعنی میری توبہ قبول ہونے کا سبب وسیلہ محمدی علیہ الصلاۃ والسلام تھے۔

پس یاد رکھ! تیرے والد کی زندگی کا آغاز، ہم نشینی رفیقہ حیات، اور عذابِ الٰہی سے نجات کا واحد ذریعہ سرکارِ دو عالم محمد اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

اے وارثِ نور! میری اس بات پر دھیان دے۔

"اگر اپنی حیات کی ابتداء سے انتہا تک کامیابی و سرخروئی چاہتا ہے تو ذکرِ الٰہی کے ساتھ صلاۃ الرسول میں مشغول رہا کر۔ یہ ایک ایسی کنجی ہے جس سے دربائے رحمتِ الٰہی خود بخود وا ہو جاتے ہیں"

کثرتِ درود و سلام پر عقبیٰ کی خوش خبریاں

★ —— امام نسائی رضی اللہ عنہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمتِ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نابینا نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یا رسول اللہ ﷺ! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دعا کیجئے" محبوب کاشف الکرب، عزیز العرب، سید علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "جاؤ، وضو کر لو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ" وہ نابینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمتِ بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قولِ رسول پاک ﷺ کا ترجمہ یہ ہے: "اے اللہ! تیری رحمت والے نبی محمد قریشی کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے اپنے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔"

نبی کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبی ﷺ کی سفارش کا واسطہ پیشِ خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبی کے حضور حاضر ہو کر، اگر وردِ درود کیا جائے تو کیوں دولتِ بصیرت خدا نہیں عطا ہو گی؟

★ —— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ، کو

حضرت فخرِ موجودات سیّد السادات علیہ الصلوات والتسلیمات سے شدید محبت تھی رسول کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ اُن کا رنگ و رُوپ بگڑا ہوا تھا، اور پریشانی کی علامتیں اُن کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسولِ امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ "اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اُڑا اُڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپ ﷺ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبیٰ میں جب آپ ﷺ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہوگا اور مجھے اگر جنت نصیب بھی ہو تو آپ ﷺ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہوگا اور اگر جنت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپ ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے"۔

اسی وقت عاشقِ رسول ﷺ کی تسکینِ خاطر کے لیے جبرئیل کے ذریعہ اکرم الاکرمین نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا

اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشقِ رسول ﷺ کی تسکینِ خاطر کے لیے، ربِّ ذوالجلال اپنے کلامِ حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کرسکتا ہے کہ عشقِ رسول ﷺ سے معمور صلوۃ الرسول ﷺ کی قدر و منزلت بارگاہِ ایزدی میں کس حد تک ہے۔

جب رسولِ اعظم علیہ الصلاۃ والسلام کی اطاعت کو بعینہٖ خدائے جلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری تعالیٰ نے کلامِ قدیم میں فرمادیا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ (مسلمانوں سے) کہہ دیجئے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمانے لگیں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ تو پھر محبتِ رسول ﷺ دل میں پیدا کرکے، صلوات الرسول ﷺ کی شہادت ہاتھ میں لیے، بروزِ محشر عرشِ الٰہی کے روبرو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو وعدۂ الٰہی کے مطابق، مقاماتِ انبیاء، شہداء اور صلحاء اُس کا بسیرا ہونے کی خوشخبری کلامِ ربّ العالمین سناتا ہے۔

بے تو اے آرامِ جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

ترے معجزے کو گذری ہیں نہ جانے کتنی صدیاں \
ابھی چاند کی جبیں پر وہی واقعہ جواں ہے!

انھیں وادیوں سے ہو کر کوئی رہنما گیا تھا \
اسے کہکشاں نہ کہئے یہ غبارِ کارواں ہے!

اِسی واسطے زیادہ مجھے غم نہیں ہے ہمدم! \
میں اُسی کا اُمّتی ہوں، جو شہ پیمبراں ہے!

حبیب البشر خیری

۲۹ ر اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۱۳ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ بعد جمعہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی شَانِ حَبِیْبِہٖ ﷺ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

صلوٰۃ وسلام کے مسنون ومقبول نمونے معہ ترجمہ فضائل

الصَّلٰوۃُ الْاُوْلیٰ الْاِبْرَاہِیْمِیَّۃُ

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

صلاۃ نمبر ۱

ترجمہ: ــــــ اے اللہ پاک رحمت نازل فرما، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور ان کی آل واولاد پر، جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ وبالاتر ہے۔

فضائل

یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا بروزِ قیامت میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔ بعض

بزرگوں نے کہا ہے کہ اس کا وِرد رؤیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ہے۔

حدیث شریف میں یہ درود بدون لفظ "سیادت" کے آیا ہے یعنی لفظ "سیدنا" موجود نہیں ہے لیکن امام شمس الدین رملی اور امام احمد بن حجر فرماتے ہیں اس درود میں لفظ "سیدنا" بڑھا کر ادا کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس سے ادب کی زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔ علامہ قسطلانی نے "مواہب لدنیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ کیفیات صلاۃ میں یہ صلاۃ سب سے زیادہ افضل واشرف ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو اسی صلاۃ کی تعلیم فرمائی ہے یہ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل صلاۃ بھیجے گا، تو اس صلوٰۃ کو ادا کرنے سے وہ قسم سے بری ہو جائے گا۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَة

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (القول البدیع صفحہ ۴۳)

صلاۃ نمبر ۲

ترجمہ:۔ اے پروردگار رحمت نازل فرما، محمدؐ پر جو تیرے عبد و رسول ہیں اور نبی اُمّی ہیں۔ اور اُن کی آل پر، ازواج پر، اُن کی ذریت پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ و آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل فرما نبیِ اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل و ازواج، اور اُن کی ذریت پر جس طرح آپنے ابراہیمؑ و آلِ ابراہیمؑ پر دونوں جہانوں میں برکتیں بھیجی ہیں بیشک تو تعریفوں کا مالک اور زبردست بزرگ و بالا ہے۔

فضائل

امام محی الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاذکار" میں بیان فرمایا ہے کہ یہ دُرود تمام دُرودوں سے افضل ہے کیونکہ اِس صلاۃ کا ثبوت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

الصلاۃ الثالثۃ

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ــــــ (الشفاء صفحہ ۵)

صلاۃ نمبر ۳

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک اپنی رحمتِ کاملہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما

اور اُن کو ایسی منزل میں اُتارے جو منزل و ٹھکانہ روزِ قیامت تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

فضائل

امام طبرانی، امام احمد اور امام البزار رحمہم اللہ نے اس درود شریف کو رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

الصلاۃ الرابعۃ

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

(القول البدیع صفحہ ۴۲)

صلاۃ نمبر ۴

ترجمہ: اے اللہ! تمام روحوں میں روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے بڑھ کر رحمت کاملہ بھیج اور تمام جسموں میں سب سے زیادہ جسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام قبروں میں سب سے اعلیٰ ترین صلاۃ قبرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج۔

فضائل

امام الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمانِ رسولِ عالی مقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اس درود سے میری رؤیت نصیب ہوگی۔ یہ درود میری

شفاعت کا باعث، حوض سے سیرابی کی وجہ ہے اور پڑھنے والے کے جسم کو دوزخ پر حرام کرنے والا ہے

الصلاۃ الخامسۃ

۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

(الحزب الاعظم صفحہ ۲۰۳)

صلاۃ نمبر ۵

ترجمہ:۔ اے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانہ اول و آخر اور عالم ملکوت میں روز محشر تک رحمت نازل فرما۔

فضائل

امام شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس طرح سلام کیا "السلام علیکم یا اھل العزّ الشامخ والکرم الباذخ" سرکار دو عالم ﷺ نے اس کو اپنے اور ابوبکرؓ کے بیچ بٹھالیا۔ حاضرانِ مجلس اس حصولِ قربت پر متعجب ہوئے۔ سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل ؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ایک ایسا درود پڑھتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! اس درود کی کیا کیفیت ہے؟" تو حضرت شاہ کونین صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلّم نے مندرجہ بالا درود شریف بیان فرمایا۔ مکمل واقعہ گزشتہ کسی صفحہ پر ذکر ہو چکا ہے۔

الصلاۃ السادسۃ

(٦) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۰۴)

صلاۃ نمبر ٦

ترجمہ: اے باری تعالیٰ! محمد اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایسی خاص صلاۃ بھیج جو آپ کی خوشنودی و رضا مندی کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا پورا ادا کرنے والا ہو، اور اُن کو مقام وسیلہ اور وہ مقامِ محمود عطا ہو جن کا وعدہ آپ ان سے کر چکے ہیں۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی ہے کہ جس نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہو گیا۔

الصلاۃ السابعۃ

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(القول البدیع صفہ ۹۵)

صلاۃ نمبر ۷

ترجمہ:۔ اے ربّ العالمین! اپنے عبد و رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نیھیجئے اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے تھے کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ وخیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے۔ یہ اس کے لیے بیشمار ثواب کا، اور پاکیزگی اعمال کا سبب بنے گا۔ اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہوگا۔

الصلاۃ الثامنۃ

(۸) "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ"

صلاۃ نمبر ۸

ترجمہ:۔ محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر،

اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار رحمت الٰہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظورِ نظر بزرگان بنا دیتا ہے اس درود خواں کے ساتھ وہ بغض رکھے گا جس کے قلب میں منافقت پوشیدہ ہو۔

حافظ سخاویؒ حضرت فقیہ ابی اللیث سمرقندیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھا جس کا نام "اسمویل" تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا تھا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلا۔ دشمن اُسے آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ "وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحلِ سمندر میں گھاٹی بنا کر اس کی تاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیں گے" اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحلِ سمندر میں چھپے رہے جب اسمویلؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویلؑ کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو نرغے میں آگئے ہیں! اسمویلؑ نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ "صلی اللہ علی محمد" لگاتے جاؤ۔ پس صلاۃ رسولﷺ پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنانِ خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملکِ شام سے ایک شخص نے خدمت رسول ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ میرا والد ماجد پیر فرتوت ہے، چلنے پھرنے سے عاجز ہے لیکن وہ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے" سرورِ کونین علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "ان کو میرے پاس لے آؤ" شامی نے کہا "وہ نابینا ہے کچھ دیکھ نہیں پاتا" سید السادات، صاحب معجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہدو کہ متواتر سات رات یہی مذکورۂ بالا درود شریف کی کثرت کرے"۔ جب اُس پیر نابینا نے حکم رسول بجالایا بقدرت الٰہی و بمعجزۂ نبوی حضرت سرکار دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھ لیا۔

اَلصَّلَاةُ التَّاسِعَة

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالَّذِىْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ وَاُذُنَهٗ مِنْ لَذِيْذِ خِطَابِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

صلاۃ نمبر ۹

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! رحمتِ کاملہ بھیج، ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے قلب کو آپ نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے، جن کی آنکھوں کو آپ نے جمال سے پُر کر دیا ہے اور جن کے کانوں کو اپنے مزے دار

دِل پر زیرِ خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت و سلامتی مرحمت فرما۔

فضائل

علامہ دمیریؒ کی تصنیف "شرح المنہاج" میں ہے کہ شیخ ابی عبداللہ بن نعمانؒ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا۔ تو شیخ مذکور نے آخری دفعہ کی زیارت میں حضرتِ حبیب و حاشر محمدؐ علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ! افضل دُرود کونسا ہے" حضرت سرکار دو عالمؐ نے فرمایا کہ بولو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَاْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِكَ الخ"

علاوہ ازیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے رسول اللہ سے اپنے لیے ایک خاص درود شریف کی تعلیم کی درخواست کی تو یہ درود صدیق اکبرؓ کو عطا کیا گیا۔ لہٰذا اس کو "صلاۃِ صدیقی" بھی کہا جاتا ہے۔

الصّلاۃ العاشرۃ

(الصّلاۃ المنجیّۃ)

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

صلاۃ نمبر ۱۰

ترجمہ:۔۔۔۔اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی خاص صلاۃ بھیجئے جس صلاۃ کی بدولت ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بالکلیہ نجات ملے۔ جس صلاۃ کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہوجائیں، اور جس کے سبب ہماری تمام خطائیں درگزر ہوکر ہم پاک وطاہر بن جائیں، اور اس صلاۃ کے ذریعہ آپ کے نزدیک اعلیٰ درجے نصیب ہوں اور اس صلاۃ کی بدولت ہماری زندگی اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں پہنچادیں اے ارحم الراحمین جس رحمت کا کنارہ نہیں۔

فضائل

شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح الدلائل" سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود مبارک کو کسی مشکل ومصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مشکل اور مصیبت کو دفع ورفع کردے گا اور حصول مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جہاز پر بحر بیکراں کا

مسافر تھا کہ اچانک ہم کو طوفانی ہوا نے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی اُمید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور چلّانے لگے۔ میری آنکھ لگ گئی اور مَیں سو گیا نیند میں رسول دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بول دے کہ مجھ پر یہ درود شریف "صلاۃ منجیۃ" ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ میں جاگ پڑا اور اہل سفینہ کو اس بات کی خبر کر دی۔ پس ہم سبھوں نے اس درود منجیہ کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار بھی پورا ہونے نہ پایا کہ ہوا بند ہو گئی اور آسمان کھُل گیا۔

حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں کہ یہ درود عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصہ میں، جو بھی حاجت. چاہے دُنیوی ہو یا اُخروی، اللہ پاک سے مانگے اللہ پورا فرماتے ہیں۔ یہ درود کوندتی ہوئی بجلی سے زیادہ اجابت وقبولیت میں تیز رفتار ہے۔ یہ درود اکسیرِ اعظم وتریاقِ مجرّب ہے۔ لہٰذا اس درود کو ناسمجھداروں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

اَلصَّلاۃُ الحَادِیْ العَشَرۃ

(صلاۃ نور القیامۃ)

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِكَ اِنْسَانِ فَخْرِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلَاۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

صلاۃ نمبر ۱۱

ترجمہ:۔۔۔ اے اللہ پاک! اپنی رحمتِ کاملہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برسا جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے بھیدوں کا خزینہ ہیں اور تیرے وجود کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری خدائی کا دولہا ہیں، اور تیرے روبرو ہر وقت حاضر رہنے والے ہیں اور تیری بادشاہی کی زینت ہے اور تیری رحمتوں کے خزینے ہیں اور تیری شریعت کا راستہ ہیں جو تیری وحدانیت کی لذت سب سے زیادہ پائے ہوئے ہیں۔ اور جو آپ کی خدائی میں قابلِ فخر ہیں۔ اور تمام موجودات کا باعث ہیں، ان پر رحمتِ کاملہ برسا جو تیرے دوام و بے انتہائی کے ساتھ جاری رہے۔ اور ہماری بقا کے ساتھ باقی رہے جس کی انتہا کو تیرے علم کے سوا کوئی نہ جانے ایسی صلاۃ بھیج جس سے تو راضی رہے، وہ خوش ہوں اور ہمارے بھی کام بن جائیں۔

فضائل

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو

قدرتی خط کے ساتھ مَیں نے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا ہے۔ یہ صلاۃ نور القیامت ہے کیونکہ اس درود کے ورد سے روزِ محشر ایک عظیم نور حاصل ہوگا اور بعض اکابر اولیاء کا قول ہے کہ یہ درود شریف چودہ ۱۴ ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے۔

اَلصَّلَاۃُ الثَّانِیَۃُ عَشَرَۃَ

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

(القول البدیع صفحہ ۱۲۹)

صلاۃ نمبر ۱۲

ترجمہ:— اے اللہ جلّ شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتِ کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

فضائل

یہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خاص درود ہے۔

حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے" تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ "مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔ دُولہا کے لیے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا

ہے اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا ہے جس طرح دولہا و دلہن پر نثار کیا جاتا ہے"۔ میں نے پھر پوچھا کہ "اس عالی مرتبت پر آپ کیسے پہنچے؟" تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ "اس کی "کتاب الرسالۃ" میں درود مذکور رقم کرنے کی وجہ سے ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "احیاء علوم الدین" میں مسطور ہے کہ ابی الحسن الشافعیؒ نے حضرت امام سیدنا ادریس الشافعیؒ کو دیکھا۔ ان کے مقام عالی کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دیدار نصیب ہوا تو بولنے لگے کہ یارسول اللہ! امام شافعیؒ نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سیّد السادات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب وکتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا"۔

الصّلاۃ الثالثہ عشرہ

(۱۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالسَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَالرَّحْمَۃِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلَاۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلَاۃً لَّا غَایَۃَ لَھَا وَلَآ اِنْتِھَآءَ وَلَا انْقِضَآءَ صَلَاۃً دَآئِمَۃً

بِدَ وامِلكَ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(القول البدیع صـ ۳۸)

صلاۃ نمبر ۱۳

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیری مخلوق کے لیے نورِ سابق ہیں۔ یعنی پہلا نور ہیں، اور جن کا ظہور دونوں جہان کے لیے رحمت ہی رحمت ہے آپ کی طرف سے اتنی تعداد میں صلاۃ ہو جتنی آپ کی مخلوق دنیا سے گزر چکی ہے اور جتنے باحیات اور حیات میں آنے کے لیے باقی ہے اتنی تعداد کی درود ہوں جتنی مخلوق آپ کی نیک ہیں اور جتنی بد ہیں اتنی صلاۃ ان پر ہو۔ جو شمار کو غائب کر دے اور جو حد کو گھیر لے ایسی صلاۃ جس کی انتہا و غایت نہ ہو بلکہ صلاۃ دائمہ ہوں تیری دوامیت کی اسی طرح ان کے آل و اصحاب پر ہو۔ خوب سلامتی کے ساتھ۔

فضائل

"شرح الدلائل" میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے جس کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنے اوراد اور حزب کو ختم کرتے تھے۔ یہ درود شریف ثواب میں دس ہزار درودوں کے برابر ہے۔

حضرت امام محی الدینؒ جو جنید الیمن سے معروف ہیں فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو صبح و شام دس دس بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حقدار ہوگا۔ اور اس پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوگی اور حفظِ الٰہی کے سایہ تلے رہے گا۔

الصلاة الرابعة عشرة

(۱۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہٖ الْاَطْہَارِ وَاَصْحَابِہٖ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ

صلاۃ نمبر ۱۴

ترجمہ:— اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر، بھیدوں کے بھید پر، غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر، آسانی اور جنت کے دروازے کی کنجی پر، جو کہ ہمارے آقا محمد ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی پاک اولاد پر، اور برگزیدہ صحابیوں پر، اتنی تعداد میں جو آپ کی نعمتوں اور بخششوں کی ہیں۔

فضائل

یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ وہ اس درود شریف کا اکثار فرماتے تھے۔ حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے اس درود شریف کو قضائے حاجات۔ کشف کرامات، دفع معضلات اور حصولِ انوار و اسرار میں مجرب پایا ہے۔ بلکہ ہر جائز مقصد کے لیے تریاق اکبر ہے اس کے ورد کی عدد ہر روز ایک سَو دفعہ ہے

الصلاۃ الخامسۃ عشرۃ

(۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ ۔

صلاۃ نمبر ۱۵

ترجمہ:— اے مولائے کل! درود بھیجئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اصل موجودات ہیں اور ان کے آل واصحاب پر صلاۃ کے علاوہ سلامتی بھی عطا کیجئے اتنی صلاۃ جتنی عدد آپ کے علم میں ہے اور اس قدر وزنی و بھاری صلاۃ جو آپ کے علم میں ہے اور اس قدر زیادتی کے ساتھ ہو جیسا کہ آپ کا علم بیکراں ہے ۔

فضائل

یہ صلاۃ سیدی شمس الدین محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے ہے جو اسرار وعجائب سے اس قدر معمور ہے کہ حدِ شمار سے باہر ہے ۔ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود کی تعریف میں بات کو طول دینا ہمیں پسند نہیں لہٰذا عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے ۔

حضرت سید شریف نعمانی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو ایک بڑے خیمہ کے اندر اولیاء کے جمگھٹ میں خلقِ کثیر کے ساتھ خواب میں دیکھا ۔

اچانک آواز آئی کہ یہاں محمد حنفی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر پاس بٹھایا پھر ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص میرا پیارا ہے مگر اس کی سخت اور بے تکی پگڑی پسند نہیں۔ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت حاصل کر لی کہ اس کو عمامہ لپیٹ دے۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی پگڑی اتار کر سید محمد حنفی کے سر پر لپیٹ دی۔ اور بایاں طرف شملہ چھوڑ دیا۔ حضرت سرور دو عالم نے فرمایا کہ اس مرتبت کی نشانی وہ درود ہے جو وہ مجھ پر بھیجا کرتا ہے۔ وہ درود مندرجہ بالا درود شریف ہے۔

الصلاة السادسة عشرة

(صلاة مصباح الظلام)

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ هُوَ اَبْهٰى مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ

صلاۃ نمبر ۱۶

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ وسلام بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

جو سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقائے کونین پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کی تعداد میں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقائے نبیِ مکرم ﷺ پر، زمین کی نباتات اور درختوں کے پتوں کی تعداد میں۔

فضائل

حضرت شیخ علی نورالدین الشونی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ درود شریف ہے جس کو اسی ۸۰ برس تک جامع ازہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ ان کی حیات میں اور ان کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت المقدس، شام، مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ میں اس درود شریف کی شہرت پھیل گئی، اور صلاۃ "مصباح الظلام" کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا۔

حضرت شیخ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مصر کے ایک شارع عام پر کسی کو صدا دیتے ہوئے میں نے سنا جبکہ میں سو رہا تھا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام، شیخ نورالدین شونیؒ کے پاس تشریف فرما ہیں جو رسولؐ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ شیخ نورالدین شونیؒ کے مدرسہ سیوفیہ میں جائے۔ میں خواب میں دوڑتے ہوئے مدرسہ پہنچا۔ دروازے پر حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے ان کو سلام کیا اور اندر چلا گیا دوسرے دروازہ پر حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ ان کو بھی سلام کرتے ہوئے اندر کی طرف میں بڑھ گیا پھر تیسرے دروازے پر ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچان نہ سکا۔ جب حضرت شیخ نورالدین الشونیؒ کے حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچا تو میں نے شیخ شونیؒ کو تشریف فرما دیکھا۔ لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں دیکھا تو بندہ شیخ شونی کے سامنے مبہوت کھڑا رہ گیا اور اُن کے چہرہ کو غور سے دیکھتا رہا اتنے میں حضرت سرکار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام کے رُخسارِ مُبارک اور پورے جسمِ اقدس کو، صاف وشفّاف پانی کی سطح میں جس طرح صورت چمکتی ہے، مَیں نے دیکھ لیا۔ میں نے رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو سلام کیا۔ رسُول پاک نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنے طریقے کی کچھ باتیں بطور وصیّت و نصیحت مجھ سے کیں۔ اِتنے میں میری آنکھ کھُل گئی۔ جھٹ حاضر ہو کر حضرت شیخ نورالدّین شونی کی خدمت میں، یہ واقعہ جو مجھ پر گزرا شروع سے لیکر آخر تک مَیں نے سُنا دیا پس حضرت شیخ شونی نے فرمایا "قسم خُدا کی آج جیسی خوشی و مسرّت مجھے زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی بعدہٗ زار زار رونے لگے اور اِس قدر آنسو بہائے کہ اُن کی داڑھی مُبارک سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔

مزید فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت شونی کو بعدِ وفات خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ "حضرت آپ کا کیا حال ہے؟" فرمانے لگے کہ "میرے پیارے! مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے عالمِ برزخ کا دربان بنا رکھا ہے۔ اِس عالمِ برزخ میں کوئی عمل" یعنی ثواب و ثمرۂ عمل" داخل نہیں ہوتا مگر سب سے پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ شیخ عبدالمعطی السملاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سردارِ کائنات محمّد علیہ الصلاۃ والسّلام نے جبرئیل علیہ السّلام سے پوچھا کہ "اے جبرئیل! عُمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کرلیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عُمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے

وصفِ عمر رضی اللہ عنہ کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرت باعثِ موجودات سیّد السّادات علیہ الصلوات والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابوبکرؓ کے حسنات کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی عمرؓ کے کُل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسُولِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت میں دکھایا ہے کہ اُن کے سامنے خرمے کا طبق، جوہروں کے مانند چمکدار، حاضر ہیں اور دونوں مزے سے کھا رہے ہیں۔ میں نے اِن دونوں سے پُوچھا کہ تم نے افضلُ الاعمال واقوال کونسی شئے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو افضل پایا۔ آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے پھر دریافت فرمایا کہ اس کے بعد کونسی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا کہ "آپ پر صلاۃ کو یارسول اللہ" حضرت خاتم النبوّت نے پھر پُوچھا کہ "اس کے بعد کونسی چیز کا درجہ ہے؟" تو دونوں نے جواب دیا کہ "ابُوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی محبّت ہے یارسول اللہ ﷺ"۔

چونکہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے زبانِ وحی سے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دُنیا میں میرے وزیر ہیں اور روزِ قیامت میرے دائیں ابُوبکرؓ اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے دربار کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے محمد مصطفٰے علیہ الصلوات والتسلیمات ہیں اسی طرح بارگاہِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابُوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی ذات ہیں۔ چونکہ اس دُرود شریف میں مدحِ نبی ﷺ کے ہمراہ ذکرِ وزیرانِ فخر المرسلین ﷺ بھی ہے لہٰذا یہ دُرود شریف مقامِ حدّادب

حاصل کرکے، درِ قبولیت تک پہنچنے کا زیادہ حقدار کہا گیا ہے۔

الصلاۃ السابعۃ عشرۃ

صلاۃ النور الذاتی

(۱۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

صلاۃ نمبر ۱۷

ترجمہ:— اے باری تعالیٰ صلاۃ وسلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ذاتی نور ہیں اور تمام ناموں اور صفتوں میں سرایت کرنے والا بھید ہیں۔

فضائل

حضرت احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود "نورِ ذاتی" حضرت ابی الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دادہ ہے اور ایک لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے۔ یہ درود شریف مشکل کشائی میں مجرب ہے۔ دافع رنج وبلا ہے سامان

تسکینِ قلب و غذائے رُوحانی ہے

الصَّلَاۃُ الثَّامِنَۃَ عَشْرَۃَ

صَلَاۃُ الفَاتِح

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ

صلاۃ نمبر ۱۸

ترجمہ:۔۔ یا الٰہی صلاۃ وسلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ ہی ہر مشکل کو حل کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گزرے ہوئے تمام انبیاء کے آخر میں آنے والے ہیں یعنی خاتم النبیین ہیں اور جو حق کی حق کے ساتھ مدد فرمانے والے ہیں اور جو تمہارے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ درود نازل ہو اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر اُس کی قدر و منزلت کے مطابق اور اُن کی بزرگی وقدر تو بہت ہی عظیم ہے۔

یہ صلاۃ فاتح، شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے جو مصر کے ولیٔ کبیر اور عالمِ شہیر تھے۔ جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسلِ پاک سے میراثِ مقامِ صدیقیت پر فائز المرام تھے۔ اس درود کا نام "صلاۃِ فاتح" ہے۔

اس صلاۃ کی مداومت کرنے والا، مہالک دنیا و اہوال روزِ حشر سے امن میں رہے گا۔ یہ درود شریف کل گناہوں کا کفارہ اور تمام آفات و بلیات کا محفوظ قلعہ ہے۔ اور یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے املا فرمایا ہوا درود ہے۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا پیر کی رات، چار رکعات نفل نماز، پہلی رکعت میں سورۂ قدر، دوسری میں سورۂ زلزال، تیسری میں سورۂ کافرون اور چوتھی رکعت میں معوذتین یعنی سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد درود فاتح کا ہزار بار ورد کرے گا، وہ نبی رحمت لقب، تسکینِ جان و قلب علیہ الصلوات والتسلیمات کا دیدار پائے گا۔ ورد کے وقت چاہو تو خوشبودار عود سے کمرہ کو معطر کرلو، اور تجربہ کر کے آزما لو۔

"کوکب الدری" میں صاحب "عمدۃ التحقیق" نے رقم فرمایا ہے کہ حضرت شمس الدین محمد البکری رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حج کو تشریف لے گئے۔ روضۂ پاک کی زیارت کے بعد جب قبر شریف اور منبر مقدس کے درمیان بیٹھے تو حضرت جناب مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے ہونٹوں کی طرف اشارہ کر کے خطاب فرمایا کہ

"تمہارے اور تمہاری اولاد میں اللہ پاک برکت عطا فرمائے"۔

الصلاۃ التاسعۃ عشرۃ

صلاۃ اولی العزم

(۱۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

صلاۃ نمبر ۱۹

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ وسلام و برکتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰ علیہم السلام اور ان کے درمیان جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں ان سب پر صلاۃ ہو اور سلامتی جاری رہے سب کے سب پر۔

فضائل

اس صلاۃ کی تعریف مالا یطیق ہے۔ اس کا نام "صلاۃ اولی العزم" ہے حضرت ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو اس کا وِرد صرف تین بار کرتا ہے وہ "دلائل الخیرات" اوّل سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

هزار بار بشویم دہن زمشک گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اے مہربانِ انس وجاں، اے محبوبِ ربّ دو جہاں! اگر میں اس غلاظت آمیز منھ کو ہزار بار مشک اور گلاب سے دھو بھی ڈالوں پھر بھی آپ کا نام لینا حد درجہ بے ادبی کی بات ہوگی۔

الصّلاۃ العشرون

(صلاۃ السعادۃ)

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

صلاۃ نمبر ۲۰

ترجمہ:— اے خالقِ دو جہاں! صلاۃ بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی تعداد میں جو آپ کے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسی درود جو آپ کی حکومتِ دائمی کے ساتھ ہمیشہ جاری و قائم رہے۔

فضائل

سیّدی احمد الصّاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے چونکہ یہ صلاۃ دین و دنیا کی سعادتوں کی کنجی ہے اس لیے "صلاۃ السعادۃ" نام رکھدیا گیا ہے۔

جو اس صلاۃ مبارکہ کو ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہوگا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ ہستیوں کی فہرست میں مرقوم ہوگا۔

الصلاۃ الحادیۃ والعشرون

(صلاۃ الرّؤف الرّحیم)

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ

صلاۃ نمبر ۲۱

ترجمہ:۔۔۔ اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں آپ کی طرف سے جاری رہیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو آپ نے رؤف ورحیم اور عظیم اخلاق کے خوش لقبوں کے ساتھ نوازا ہے۔ ان کی وساطت سے آپ کی صلاۃ ان کے آل واصحاب اور ازواج پر ہر ہر لمحہ نازل ہوں، تمام حادث وقدیم مخلوق کی تعداد کے برابر۔

فضائل

اس صلاۃ شریفہ کا نام "صلاۃ الرؤف الرحیم" ہے۔ سید شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی فضیلتوں کا شمار وانحصار طاقت بشری سے باہر

ہے۔ افضل واشرف ہی کہدینے پر اکتفا کرتے ہیں اور کثرتِ ورد کی رغبت دلاتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ الثَّانِیَۃُ وَالْعِشْرُوْن
(صلاۃ الکمالیۃ)

(۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ مِثْلَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ۔

صلاۃ نمبر

ترجمہ:— اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اس قدر جس قدر جیسا کہ آپ کا کمال ہے اور اس قدر جس قدر کہ آپ کے بے پناہ کمال کے لائق ہو۔

فضائل

اس درود شریف کو "صلاۃ کمالیہ" کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے اور جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور جس کا ثواب بے نہایت ہے۔

شیخ محمد ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ ابو المواہب ابن الشیخ عبد الباقی حنبلی بن علامہ احمد المقری مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ کمالیہ چودہ ہزار

درودوں کے ثواب کا ہم وزن وہم پلّہ ہے۔

الصّلاۃ الثّالثۃ والعشرون

(صلاۃ عالی القدر)

(۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَلِیِّ الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

صلاۃ نمبر ۲۳

اے اللہ! صلاۃ وسلام وبرکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نبی اُمی ہیں جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبت والے تیرے محبوب ہیں اور جن کی برگزیدگی عظیم وبیمثال ہے اور اُن کے آل واصحاب پر صلاۃ وسلامتی مرحمت فرما۔

فضائل

شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوات الدردیر" کی شرح میں، اور علامہ محمد الامیر التصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات "صلاۃ عالی القدر" کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت ﷺ بذاتِ خود شرکت فرمائیں گے اور بوقتِ وفات اس کی رُوح پر رُوحِ محمدی ﷺ جلوہ فگن ہوگی۔ اور یہ

دعا و استغفار کے لیے جامع و مانع صلاۃ ہے۔

روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ بذاتِ خود اس درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ سیّد احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر صلاۃ مومنین کے لیے نفع بخش ہے اور صلوات الرسول تنویر قلوب کے لیے زیادہ موثر عمل ہے مگر خصوصاً آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے جب کہ مرشدینِ کاملین کی قلّت ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں پر شکوک و شبہات اور وسوسے کے حملے ہوں گے۔ اس وقت صلاۃ الرّسول مرشدِ کامل کا کام دے گا۔

اَلصَّلَاۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْن

(صلاۃ مقبول الرّسول)

(۲۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ ۞

صلاۃ نمبر ۲۴

ترجمہ:— اے اللہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر صلاۃ بھیجیے ایسی بے نظیر صلاۃ جو آپ کے شایانِ شان ہو اور ایسے بے نظیر درود کے لائق ان ہی کی ذات ہے۔

فضائل

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں

لکھا ہے کہ ان کے شیخ حضرت ابی الطاہر احمد خجندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کی کثرت کرنے کی بدولت بارگاہِ نبوّت ﷺ سے "مقبول الرسول" کا خطاب پایا ہے۔

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی کثرت نے وہ فائدۂ عظیم بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گنگ ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اور سب کو اس درود شریف کی کثرت کرنے کی اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

اَلصَّلٰوۃُ الْخَامِسَۃُ وَالْعِشْرُوْن

(۲۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ

صلاۃ نمبر ۲۵

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے تمام حیلے اور کوششیں تنگ آچکی ہیں میں مایوس ہو رہا ہوں اے اللہ رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں میری مدد فرمائیے۔ مجھے سہارا دیجئے۔

فضائل

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ، اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مشہور خدا ترس، مفتی دمشق شیخ علامہ حامد آفندی العمادیؒ کو شاہِ وقت کے بعض وزیروں نے سختی کرنے کا اور قید میں رکھنے کا ارادہ کیا۔ بیچارے مفتی صاحب اس خطرناک خبر سے مطلع ہوکر، رات پریشانی میں گزار رہے تھے کہ آنکھ لگ گئی اور زیارتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو تسلی دی اور یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ مزید ارشاد ہوا کہ جب اس درود کا تُو ورد کرے گا اللہ عزّ اسمہٗ تمہارے کرب وغم کو دُور فرما دے گا۔ مفتیؒ مذکور بیدار ہوکر اس درود کا ورد کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے وزیروں کے خیالات کو بدل ڈالا۔ مقلبُ القلوب نے وزیروں کی بیدردی کو ہمدردی میں تبدیل فرما دیا اور مفتی صاحب نے سکون کا سانس لیا۔

شیخ مذکور نے مزید فرمایا کہ ان کو ایک بڑی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے چلتے چلتے اس درود کا ورد شروع کر دیا، ابھی ۱۰۰ سو قدم سے زیادہ نہ طے کرنے پائے تھے کہ مسبّب الاسباب نے ان کی مصیبت کو رفع دفع فرما دیا۔

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک بار زبردست فتنہ وبلوہ ہونے لگا میں نے اس صلاۃ مبارکہ کا ورد شروع کر دیا، ابھی ۲۰۰ دو سو بار ختم کرنے نہ پایا تھا کہ ایک آدمی نے آکر مجھے خبر کر دی کہ فتنہ وفساد نے دَم توڑ دیا ہے۔ میرے اس بیان کا اللہ گواہ ہے۔"

اَلصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْن

(صلاة تفريجية، صلاة نارية وصلاة قرطبية)

(۲۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ؎

صلاۃ نمبر ۲۶

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃِ کاملہ اور سلام تمام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جس صلاۃ کی بدولت مشکلات حل ہو جائیں، مصیبتیں ختم اور گھٹن دفع ہو جائے، حاجات پوری ہوں، جائز مقاصد کا حصول ہو، ہر کام کا انجام من پسند طریقہ پر ہو۔ اور رحمت کا بادل" ان کے نورانی چہرے کے صدقے میں" ہم پر برس برس کر ہمیں آسودگی و سیرابی بخشے اور صلاۃ نازل ہو آپؐ ان کے آل و اصحاب پر ہر لمحہ ہر سانس میں اتنی تعداد میں جو آپ کے علم میں ہو۔

فضائل

شیخ عارف محمد حقیؒ آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ اس صلاۃ تفریجیہ کو امام قرطبیؒ سے "خزینۃ الاسرار" میں نقل کرتے ہوئے ترغیبی طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس بار، یا سو بار، یا اس سے زیادہ اس صلاۃ کی مداومت کرے گا اللہ جل شانہٗ وعم نوالہ اس کی مشکلوں کا حل فرما دے گا۔ تکلیفیں اور نقصانات دفع ہو جائیں گے۔ حصول مقاصد میں سہولت ہوگی۔ قدر و منزلت بڑھے گی۔ رزق میں وسعت ہوگی۔ حالتیں دن بدن اچھی ہوتی جائیں گی۔ خیرات وحسنات کے دروازے کھل جائیں گے۔ خلق خدا کے دلوں میں اس کی محبت جاگیر ہوگی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو کچھ درخواست کریں گے عطا کیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ مداومت کریں۔

یہ درود شریف اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک عظیم خزانہ ہے۔ بلکہ خزائن الٰہی کی کنجی ہے۔ اس درود شریف کا نام "صلاۃ تفریجیہ" "صلاۃ قرطبیہ" ہے۔ اہل مغرب اس کو "صلاۃ ناریہ" کے نام سے پکارتے ہیں۔

چونکہ اہل مغرب کی عادت ہے کہ جب وہ لوگ کسی مقصد کے حصول، یا کسی خوف وخطر کے دفع کا ارادہ کرتے ہیں تو بہت سارے لوگ جمع ہو کر، ایک ہی مجلس میں اس "صلاۃ ناریہ" کو چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھتے ہیں اور ہمیشہ یہ نتیجہ نکلا کہ سرعت سے مطلوب کی حصولی ہوتی ہے۔

شیخ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے اس "صلاۃ ناریہ۔ تفریجیہ" کی اجازت میرے شیخ کامل حضرت محمد سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جبل ابو قبیس پر عطا فرمائی ہے۔

مزید فرماتے ہیں اگر اس کو کم سے کم روزانہ گیارہ^[11] بار پڑھنے کی عادت و مداومت کرے گا تو وعدۂ الٰہی کے مطابق "وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔

اگر اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ^[313] بار کی مداومت کرے گا تو اس پر اسرار الٰہی کے انکشاف کا آغاز ہوگا۔ اور جس شئے کو ملاحظہ کرنا چاہے دیکھ پائے گا۔

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار چار سو چوالیس کے عدد کو سببِ تاثیر میں اکسیر قرار دیا ہے۔

امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جس شخص کو روزانہ ہزار بار "صلاۃ تفریجیہ" کے ورد کی مداومت کی توفیق ہوگی وہ ضرور اس حدیثِ رسول پاک کا مصداق بنے گا۔ "مالا یصفه الواصفون مما لا عین رأت ، ولا اذن سمعت ، ولا خطر علی قلب بشر" یعنی وہ کچھ عطا و عنایت ہوگی جس کی صفت بیان کرنے سے لوگ قاصر ہوں گے اور وہ عطا و بخشش ایسی ہوگی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کا دل تصور کر سکا۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْن

(صلاة الكبرى لسيدنا عبد القادر جيلاني)

(۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ

الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ صَاحِبِ الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُومِ اللَّدُنِّيَّةِ ۞

صلاۃ نمبر ۲۷

ترجمہ:— اے ذات باری تعالیٰ! صلاۃ وسلام اور برکتیں ورحمتیں نازل فرما ہمارے آقا سرتاج دوعالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کی ہستی جودوکرم کا معدن ہے اور تیری ذات قدیم کی زبان کا ترجمان ہے، علم وحلم وحکمت کا منبع ہے تو ہی آسمانی رفتار و واقعات کا جاننے والا ہے اور آپ ﷺ کو علوم لدنیہ کا بخشنے والا ہے۔ اور علوم دنیا کا مالک ہے۔

الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(۲۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَرُوْحِ اَرْوَاحِ عِبَادِكَ الدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ وَالْعَبِقَةِ النَّافِحَةِ لُؤْلُؤِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَحَاءِ الرَّحْمَاتِ وَجِيْمِ الدَّرَجَاتِ وَسِيْنِ السَّعَادَاتِ وَنُوْنِ الْعِنَايَاتِ وَكَافِ الْكَمَالَاتِ وَمَنْشَاءِ الْاَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْاَبَدِيَّاتِ الْمَشْغُوْلِ بِكَ

عَنِ الْاَشْيَآءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ
الْمُسْقِيِّ مِنْ اَسْرَارِ الْقُدُسِيَّاتِ الْعَالِمِ بِالْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ ؕ

صلاۃ نمبر ۲۸

ترجمہ: — اے اللہ پاک ! صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں۔ اور تیرے بھیدوں کا گھر ہیں جو تیرے نیک بندوں کی روحوں کی خوشبو ہیں، انمول موتی ہیں، سراپا نافۂ مشک سے بڑھ کر معطّر ہیں۔ موجودات کا ہیرا ہیں، رحمتوں کا حاؔ ہیں، درجات کی جیمؔ ہیں، سعادت و نیک بختیوں کا سینؔ ہیں۔ عنایتوں کا عینؔ ہیں، کمالات کا کاؔف ہیں، دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر جو تیرے ذکر میں مشغول ہیں، مشاہدات کے ثمرات سے آسودہ ہونے والے اور قدسی بھیدوں سے سیراب کیے جانے والے ہیں، ہمارے سردار، ہمارے والی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو، اور ان کے برگزیدہ آل پر اور پرہیزگار اصحاب پر صلاۃ وسلام جاری رہے۔

اَلصَّلٰوۃُ التَّاسِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ

(۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

وَرَسُوْلِكَ صَلَاةً مُّبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُّصَلِّىَ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ؕ

صلاۃ نمبر ۲۹

ترجمہ:—اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے خاص بندے، خاص نبی اور خاص رسول ہیں۔ ایسی صلاۃ جو برکت اور پاکیزگی میں سب بڑھ کر ہو۔ جس طرح آپ نے ہمیں ان پر صلاۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے۔

فضائل

حضرت محبوبِ سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی ”صلاۃ کبریٰ“ میں سے یہ تین صلوات منتخب کرکے۔ جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہو، عاشقانِ سرورِ کائنات اور فریفتگانِ صلوات سید السادات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ ان کے مناقب اشتہار سے بے نیاز ہیں۔ لہٰذا ان درودوں کے فضائل بیان کرنے سے بندہ اپنے آپ کو معذور و مجبور یقین کرتا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ الثَّلَاثُوْن

(۳۰) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۰

ترجمہ:— اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حق دار ہے اور صلاۃ بے غایت و سلام بے نہایت ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس حیثیت کی صلاۃ جس کی فرستادگی کا اہل صرف تو ہی ہے' اور ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیری شایانِ شان ہو کیونکہ بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا مالک ہے

اَلصَّلٰوۃُ الْحَادِیَۃُ وَالثَّلٰثُوْنَ

(۳۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِلْءَ اَرْضِکَ وَسَمٰوَاتِکَ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۱

ترجمہ:— اے خالقِ کائنات! حضرت محمد محبوبِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجئے ایسی صلاۃ جو افضل ترین ہو تمہارے علم کی مانند بے حد و حساب ہو بلکہ طبقاتِ زمین اور طبقاتِ آسمان معمور ہو جانے تک ان پر درود و صلاۃ مرحمت

فرمائی جائے۔

فضائل

حضرت ابی عبداللہ الموصلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقے سے کرے کہ اولین وآخرین اور ملائکہ مقربین میں سے کسی نے ادا نہ کی ہو اور رسولِ اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو مندرجہ بالا صلوات کا ورد فرمائیں۔

الصَّلٰوۃُ الثَّانِیَۃُ وَالثَّلٰثُوْن

(۳۲) جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۲

ترجمہ:— رحمتوں کے تودے (ڈھیر، انبار) ہماری طرف سے ہمارے آقا کو اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر کے وہ مستحق اور اہل ہیں۔

فضائل

حضرت حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت اشرف الموجودات سید السادات علیہ الصلوات والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو مندرجہ بالا درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے۔ ثواب لکھنے والے ستر فرشتے ۷۰ دن تک اس درود کے ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

اس صلاۃ مبارکہ کو حضرت شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "عہود کبریٰ" میں رقم کیا ہے۔ پھر مزید فرمایا ہے کہ یہ درود شریف میرے اوراد میں سے ہے اور میں صبح و شام روزانہ ہزار ہزار بار پڑھتا ہوں۔

اَلصَّلَاةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلَاثُوْن

صلاۃ الاکبریہ

(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَتَقَبَّلُ بِهَا دُعَائِىْ وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِىْ وَعَلٰى اٰلِهٖ اٰلِ الشُّهُوْدِ وَالْعِرْفَانِ، وَاَصْحَابِهٖ اَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ، مَا انْتَشَرَتْ طُرَّةُ الْاَذْهَانِ وَاَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِيْنِ الْعِيَانِ، اٰمِيْن ۳ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۳

ترجمہ:۔۔۔ اے منعم حقیقی! صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی صلاۃ جن کی بدولت ہماری نالائق دعائیں قبولیت کا درجہ پاسکیں، ہماری

تمنائیں پوری ہوں اور درود ہو اُن کی آل پر جو صاحبِ مشاہدہ و عرفان ہیں۔ اور درود ہو اُن کے اصحابِ کرام پر جو صاحبِ ذوق و وجدان ہیں اور جن سے دانشمندی میں رونق آگئی ہے، اور عقلمندوں کی پیشانی چمکی ہے۔ اے اللہ قبول فرما۔ اے اللہ قبول فرما۔ اے اللہ قبول فرما۔ اور تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفوں کا مستحق پروردگارِ عالم اللہ جل شانہ وعم نوالہ ہی ہے۔

الصَّلٰوۃُ الرَّابِعَۃُ وَالثَّلاثُوْن

(۳۴) اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اجْمَعْنِیْ بِہٖ وَعَلَیْہِ وَفِیْہِ

صلاۃ نمبر ۳۴

ترجمہ:— اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس دن میں جس دن میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے یعنی "قیامت کا دن" مجھے ملاقات نصیب فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان کے دل میں۔

الصَّلٰوۃُ الْخَامِسَۃُ وَالثَّلاثُوْن

(۳۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ مِنَ الْاَعْظَمِ

صَاحِبِ الْكَنْزِ الْمُطَلْسَمِ وَالْغَيْثِ الْمُطَمْطَمِ وَالْكَمَالِ الْمُكْتَتَمِ لِهَيْئَةِ الْجَمَالِ وَنَاسُوْتِ الْوِصَالِ وَطَلْعَةِ الْحَقِّ هُوِيَّةِ اِنْسَانٍ فِيْ صِفَاتِ بَشَرٍ مَنْ لَّمْ يَزَلْ مَنْ اَخْضَعَتْ نَوَاصِيَتَ الْفَرَقِ اِلٰى طَرِيْقِ الْحَقِّ فَصَلِّ اَللّٰهُمَّ بِهٖ مِنْهُ فِيْهِ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ؕ

صلاۃ نمبر ۳۵

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہدایت کے نورِ اعظم ہیں، خزینۂ اسرار اطاعت ہیں، باعثِ بارانِ رحمت و برکت ہیں اور کئی کمالِ مخفی کے مالک ہیں۔ جمالِ لاہوتی کے مظہر اور وصالِ ناسوتی کے درجے پر فائز ہیں۔ انسانی شکل میں حقّانیت کے مظہر ہیں، ازل سے خدائے لم یزل کی صدائے حق پھیلانے والے ہیں، جنہوں نے لوگوں کی پیشانیوں کو حق کی سمت جھکا دیا۔ پس صلاۃ بھیجئے اے میرے اللہ پاک، اس کی طرف، ان پر اور ان میں اور سلامتی پر سلامتی ان پر ہو۔

فضائل

یہ تینوں صلوات امام العارفین، خاتمۃ اولیا، المحققین شیخ اکبر حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب "الفتوحات المکیۃ" کے ہیں۔ اور ان درودوں کا

نام " صلاۃ الاکبریۃ " ہے۔

حضرت شیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبرؒ کے الفاظ اس درود شریف میں " نورالاعظم وکنز مطلسم " سے مراد وہ حدیث قدسی ہے۔ جو بغیر واسطۂ جبرئیل علیہ السّلام خود باری تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرگوشی میں فرمایا ہے کہ " کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا لَّمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا وَتَعَرَّفْتُ اِلَیْهِمْ فَبِیْ عَرَفُوْنِیْ "

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ " میری ذات ایک کنزِ مخفی تھی جسے کسی نے نہ پہچانا۔ پس مجھے اپنا ظہور پسند آیا تو میں نے ایک خاص مخلوق " ذاتِ محمدی " کو پیدا کیا۔ اور اس کی بدولت اپنی پہچان اور شناخت کا نشان بتایا۔ " فَبِیْ " کے اندر ایک راز پوشیدہ ہے۔ عربی حروف کے عددِ جمل یعنی ابجد کے حساب سے " مُحَمَّدٌ " کے عدد ۹۲ ہے اور فَبِیْ کا عددِ جمل بھی ۹۲ ہے تو قولِ الٰہی " فبی عرفونی " کا یہ مطلب ہوا کہ " فَبِمُحَمَّدٍ عَرَفُوْنِیْ " یعنی واسطۂ محمد وسیلۂ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدولت لوگوں نے میری شناخت اور نشان پایا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور نہ ہوتا تو میری ذاتِ لاشریک کا علم انسانوں کو نہ ہوتا، تو نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے اپنے ظہور کے لیے نورانی آئینۂ محمدی ﷺ کو بنایا تاکہ میری قدرت کا عکس آئینۂ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں میرے بندے دیکھ لیں لہٰذا اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں " وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ " جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضرت سرورِ موجودات کا فرمان ہے " من

رأنی فقد رأی الحق" جس نے مجھے دیکھا اس نے خالق کا پتہ پایا۔ جس نے میری مانی اُس نے رب کی مان لی۔ اب عدد جمل پر غور کیجیے:۔

محمد			نبی		
م	=	۴۰	ن	=	۵۰
ح	=	۸	ب	=	۲
م	=	۴۰	ی	=	۱۰
د	=	۴			
		۹۲			۹۲

اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قَرَشَتْ

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰

ثَخَّذْ ضَظَّغْ

۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

لیکن حقیقت محمدیؐ سے کما حقہٗ آشنا ہونا ناممکن ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہٗ نے ان کو چاند جیسا دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہٗ نے سورج کے مانند پایا اور علی کرم اللہ وجہہٗ نے شیر جیسا دیکھا اپنی اپنی طرز وحیثیت اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق پایا۔

پھر ازلی حرمان نصیبی سے ابوجہل، ابولہب وغیرہ نے دیکھا ہی نہیں۔ اسے کس طرح دیکھ پائے جس پر قادر مطلق نے مزمّل اور مدثّر کی چادروں سے لپیٹ رکھا ہے

ؔ برائے دیدنِ تو چشم دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت رانمی یابد

ؔ عاشق حسن خود است آں بے نظیر ❊ حسن خود را خود تماشا می کند

ؔ حسن ہے میرے سامنے، حسن کے ماسوا نہیں
عشق میں مبتلا ہوں میں، کفر میں مبتلا نہیں

حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرض موت میں فرماتے تھے کہ "اَنَا مِنْ وَرَآءِ عُقُوْلِکُمْ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا تَقِیْسُوْا اَحَدًا عَلَیَّ" میں تم لوگوں کی عقل و فہم سے بعید ہوں۔ مجھے کسی دوسرے پر قیاس نہ کرو اور کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اگر یہ حال حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ کا ہے تو سرور کائنات، سید السادات کا بیان کوئی کرے بھی تو کیسے کرے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تطہیر سے قبل کعبہ تو بُت خانہ تھا۔ کعبہ کو قبلۂ دنیا اور بیت اللہ کا لقب ملا تو محمد علیہ الصلاۃ والسّلام کے طفیل سے، آسمان ملا، زمین ملی، سورج، چاند اور ستارے ملے تو محمدﷺ کی وجود سے پانی ملا، ہوا اور آگ ملی تو محمدؐ کی برکت سے، یثرب کو مدینۃ النبی، طابہ اور طیبہ کا لقب ملا تو حضورﷺ کے صدقے ہیں۔ بیت المقدس مقدّس بنا تو رسول اللہﷺ کے دم قدم سے۔ حج، طواف، عمرہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات ملے تو رسولِﷺ خدا کی رحمت سے، مسجد، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو فیضِ محبوبِ الٰہیﷺ سے، اذان، تکبیر، نماز، رکوع، سجدے اور قعدے ملے تو آمنہ کے لالؐ کے وجود باجود سے، جنّت، دوزخ، صراط، حوض اور میزان کی خبر ملی تو سرورِ عالمﷺ کی زبان سے۔ جمعہ، عیدین، خطبے، برأت اور قدر کی راتیں، تسبیح و احرام ملا تو فخر موجوداتﷺ کی وجہ سے۔ سدرہ، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ملائکہ کی داستانیں سُنیں تو فخر کائناتﷺ کے فہم مبارک سے۔ تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو رُوح ملی تو محمد عربیﷺ کی خاطر۔ غرض تم کو مولائے کل و ربِّ دو جہاں کا نشان بتایا تو یتیم ابی طالب نے اور بالآخر تم کو خدا ملا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و برکت سے تو جس پر خدا تعالیٰ نے اپنی خدائی کو نثار کر دیا اور "لولاک" کا لقب عطا کیا۔ اس کو بقدر حیثیت و قابلیت

تھوڑی سی شناختگی کے لیے صلوات بھیجنے سے دریغ کروگے تو دنیا و آخرت میں ناکام رہوگے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کا فرمان قدیم ہے کہ جو میرے محبوب ﷺ کے جمال و جلال کو اس دنیا میں تھوڑا بھی نہ دیکھ پایا تو وہ آخرت میں بھی اندھا رہ جائے گا۔

"مَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى"

جو حق کی شناخت سے یہاں بیگانہ رہے گا وہ کل کی ابدی زندگی میں بھی نابینا کے مانند بھٹکتا پھرے گا۔

ان کے ہر ہر حکم پر مٹ جایئے ❖ ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا ❖ ایسے پیارے سے محبت کیجئے
من رآنی قد رأ الحق جو کہے ❖ کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے
آپ سلطانِ جہاں، ہم بے نوا ❖ یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجئے

درودِ ثانی "اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ الخ" حضرت خضر علیہ السلام نے شیخ عبد العزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ کو ورد کرنے کے لیے عطا کیا تھا جس کی بدولت دولتِ دیدارِ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوا۔ حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس درود کی تلقین فرمائی اس صلاۃ کے ورد سے اُن کی تمنائیں پوری ہوئیں۔ اور ذاتِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی دولت خواب میں ملی۔

اَلصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ اِطَاعَتِهَا

طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۶

ترجمہ:— اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی اطاعت دلوں کے لیے سکون و علاج ہے اور جسموں کے لیے عافیت و شفا ہے اور آنکھوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب پر سلام ہو۔

فضائل

اگر اس درود شریف کی مداومت کرے تو قلب و جگر شبہات، متردّدات اور شیطانی وسوسے اور بُرے خیالات سے دُور اور امن میں رہے گا۔ انسانی اجساد آلودگی جرم و خطا سے محفوظ رہیں گے اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت بصیرت پیدا ہوگی کہ اسرار قدرت الٰہی و جلوۂ رفعتِ محمدی ﷺ دیکھنے اور تحمّل کر سکنے کی نوبت آئیگی۔ تنگ نظری مفقود ہو جاتی ہے۔

یہ صلاۃ "طب نبوی ﷺ" ہے اس کے ورد سے دلوں کی بیماریاں آرام کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جسموں سے آفات و بلیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی و تنومندی آجاتی ہے۔ آنکھوں کی جلن و سوزش کو فنا کر کے ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

الصلاة السابع والثلاثون

(۳۷) اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَبْلِغْ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ۞

صلاۃ نمبر [۳۷]

ترجمہ:— اے خالقِ دو جہاں! اے مالک حِل و حرام۔ اے مالکِ مشعر حرام، اے مالک شہر حرام، اے رکن و مقامِ ابراہیم کے مالک۔ اے بیت الحرام کے مالک۔ براہِ کرم ہماری طرف سے ہمارے آقا و والی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہمارا سلام پہنچا دیجئے۔

فضائل

زیارتِ خانہ کعبہ سے مشرف ہونے کے لئے یہ صلاۃ کی کثرت اکثر ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ سفر بیت اللہ کا دل میں ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر مسبب الاسباب کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ سفرِ حج و زیارتِ رسول کی یافتگی سہل ہو جاتی ہے۔ کم از کم دیدارِ کعبۃ اللہ اور نظارہ روضۂ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ہو ہی جاتا ہے۔

اَلصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(۳۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ حُبِّكَ فِيْهِ

صلاۃ نمبر ۳۸

ترجمہ:— اے اللہ! ہمارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی محبت جس قدر ان سے ہے۔ اسی اندازہ کے موافق صلاۃ بھیجیے۔

اَلصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِىْ اُمِّ الْكِتَابِ

صلاۃ نمبر ۳۹

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر کہ جس قدر لوح محفوظ میں قلم چلتا رہا ہو۔

الصلاة الاربعون

(۴۰) اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَابًّا زَکِیًّا

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَھْلًا مَّرْضِیًّا

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّنْذُ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا

صلاۃ نمبر ۴۰

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رات میں جب اندھیرے کا پردہ گر جائے۔ اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دن میں جب روشنی پھیل جائے۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج۔ عرصۂ دنیا اور عرصۂ آخرت بھر۔ اور درود بھیج آقا پر پاکیزہ جوانی کی مدت میں اور درود بھیج آقائے دو عالم پر ادھیڑ پن کی عمر کے عرصہ میں اور صلاۃ ہوں آقائے دو جہاں پر اس وقت سے جبکہ وہ جھولے میں بچے کی صورت میں تھے۔

اَلصَّلَاةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

صلاۃ نمبر ٤١

ترجمہ:— اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسقدر، کہ تمام طبقاتِ آسمان بھر جائیں اور تمام طبقاتِ زمین تحت الثریٰ تک معمور ہو جائیں اس کے بعد آپ جتنا بھرنا چاہیں۔

اَلصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ مِنْ تِهَامَةَ وَالْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَالشَّفِيْعِ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ ؞

صلاۃ نمبر ٤٢

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مکۃ المکرمۃ

سے مبعوث ہوئے ہیں۔ جو ہر بھلائی اور نیکی اور استقامت کا حکم فرمانے والے ہیں۔ اور جو قیامت کے میدانوں میں خطا کاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً مُّتَّصِلَۃً تَتَوَالٰی وَتَدُوْمُ ؕ

صلاۃ نمبر ۴۳

ترجمہ:— اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی صلاۃ بھیجئے جو ہمیشہ لگاتار اور متصل رہے اور ہمیشہ پے درپے جاری رہے۔

اَلصَّلٰوۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ ھُوَ قُطْبُ الْجَلَالَۃِ وَشَمْسُ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَالْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَالْمُنْقِذُ مِنَ الْجَھَالَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

صلاۃ نمبر ۴۴

ترجمہ:۔ اے اللہ! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بزرگی وجلالت کا قطب ہیں اور نبوت ورسالت کا آفتاب ہیں اور جو گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت دکھانے والے ہیں اور جہالت سے بچانے والے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ الْخَامِسَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِہِ الظُّلَمُ وَالْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَۃِ وَالرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِکَمِ وَانْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ وَکَلَّمَہُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِہٖ وَصَمَّمَ ــــــــــ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۱۴)

صلاۃ نمبر ۴۵

ترجمہ:۔ اے اللہ العالمین ہم سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی بے حد وحساب رحمتیں نازل فرما جن کے نور سے تمام اندھیرے روشن ومنور ہو گئے جنہیں لوح وقلم پیدا کرنے سے بھی پہلے آپ نے سرداری اور رسالت

کے لیے پسند فرمایا تھا۔ جو آپ کی تمام مخلوقات میں خاص ترین حکمتوں اور جامع ترین کلمات کے لیے مخصوص قرار دیئے گئے اور جن کے لیے چاند شق ہو گیا اور جن سے پتھروں نے بات کی اور انکی رسالت کا اقرار کر کے پتھر پھر خاموش ہو گئے۔

اَلصَّلٰوۃُ الْمَفَاتِیْحُ الْخَزَائِن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَاَنْعِمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاسِمِیْنَ وَمَحْبُوْبِ صَاحِبِ مَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! صلوٰۃ وسلام ورحمتیں وبرکتیں نچھاور کیجئے، ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو نعمتِ دنیوی و اُخروی بانٹنے والوں کے سردار ہیں اور جو آسمانوں اور زمینوں کے خزانوں کی کنجیوں کے مالک کے محبوب ہیں۔ اور ان کے آل و ازواج و اصحاب پر صلوٰۃ وسلام ہو۔

خصوصی سرفرازی

اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے اس درود پاک کو میرے دل پر القاء فرما کر مجھ ناچیز کی زبان سے جاری فرمایا ہے۔ بندہ اس درود میں لذت پاتا ہے امید ہے کہ ورد کرنے والے بھی انعامات ربانی سے سرفراز ہوں گے۔

(حبیب البشر خیری)

اَلاُمِّیُّ

قولہٗ تعالیٰ "اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ"

پ ۹ سورۂ اعراف

اِس مُبارک لفظ "اُمّی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لیے لُغتِ عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

اُمُّ الدِّمَاغ — چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔

اُمُّ الرَّأس

اُمُّ القُریٰ — بستیوں کی ماں یعنی مکہ معظمہ شریف

اُمُّ القِریٰ — مہمانداری کی ماں یعنی آگ کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہوسکتی۔

اَلاُمُّ — اصل الشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر۔

اَلاُمِّیَّۃُ — ماں کی صفت ماں کی مامتا

عربی میں "مامتا" کو اُمِّیَّۃ اور اُمُوْمَۃ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلِ مَوجُودات و جوہرِ کائنات ہیں اس لیے اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے محبوب کا تعارف بندوں سے جب کرانے کا ارادہ فرمایا تو اِس لفظ "اُمّی" سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں کہ اگر "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو

ساری خدائی عالمِ وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اسی طرح بغیر "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے یا اظہارِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہورِ الٰہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بار بار زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر دُرود بھیجو تو "نبی الامی" کا دونوں لفظ ضرور استعمال کیا کرو۔ کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی بھی اصل مخلوقات وجوہر موجودات نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ تمام انبیاء، ملائکہ، اولیاء، سورج، چاند اور ستارے بلکہ ہر مومن کی رُوح میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت، طاقت اور لطافت بلکہ ہر شئی کا سرچشمہ ہوں۔

تفسیر سے اخذ کر کے "اُمی" کی تشریحی عبارت عربی آپ کے ملاحظہ کے لیے لکھ دیتا ہوں۔ بعد میں اس کی تشریح اردو زبان میں حتی المقدور کر دوں گا۔

"وصف نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالاُمیۃ۔ کان علیہ الصلاۃ والسلام اُمیا بانہ کان قبل الکون فی بحر الوصلۃ ومہد القربۃ شرب الباان النبوۃ والرسالۃ والاصطفائیۃ من تری مرضعۃ خاصۃ الازل کان اُمیا کالولد العزیز فی حجر اُمتہ لایجری علیہ مایؤذیہ کان فی حجر الازل رباہ بلطفہ ونور مشاہدتہ واسرہ مقدسا فی وقایۃ کرمہ عن المکر والقہر الاتری کیف قال علیہ الصلاۃ والسلام "اللّٰھم واقیۃً لواقیۃ الولید" وصفہ تقدس رسالتہ ولطف نبویۃ عن جمیع علۃ الاکتساف تلقف من فلق شرف العنایۃ بکلمات الازلیۃ بلا واسطۃ الحدث لایلتفت الی علم المکتسب من الحدثان استغراقہ فی بحار علوم الرحمان۔

قال ابن عطاء رضی اللہ عنہ الاُمی ہو الاعجمی قال اعجمیا عما دوننا عن الابناء وبما نزل علیہ من کلامنا وحقایقنا۔ وقال الاُمی من لم یعلم من الدنیا شیئا ولامن الآخرۃ الا ما علمہ ربہ حالتہ مع اللہ حالۃ واحدۃ وہی الطہارۃ بالافتقار الیہ والاستغنا عمن سواہ"

ترجمہ :- اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اُمّیّہ یعنی ماں کی مامتا سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عام نبیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ ہے اگر ان کی مامتا نبیوں کے شامل حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی کی شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بننا۔ علاوہ بریں اگر ان کے طفیل سے مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن سکتا جب تک ان کی مامت انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لیے رضامند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغاز تخلیق کے متعلق سماعت فرمائیے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔

"سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا اے جابر! اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور "نورِ محمدی" سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقامِ قرب میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا پھر اس نور کو چار حصے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنے والے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقامِ محبت میں بارہ برس حاضر رکھا۔ پھر اس کو چار حصوں میں بانٹا۔ ایک حصہ سے قلم، دوسرے حصہ سے لوح، تیسرے حصہ سے جنت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقامِ خوف میں بارہ ہزار برس قائم رکھا۔ بعدہٗ اس کا بھی چار حصہ فرمائے ایک حصہ سے فرشتے، دوسرے سے سورج اور چاند اور تیسرے حصے سے

ستاروں کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصّہ کو مقامِ رجا (مقامِ اُمید) میں بارہ۱۲ ہزار برس حاضر رکھا اس کے بعد اسی حصہ کو پھر چار حصوں میں بانٹا۔ پہلے حصّہ سے عقل کو دوسرے حصّے سے علم اور حلم کو، تیسرے حصّے سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصّہ کو مقامِ حیا میں بارہ برس ترتیب دی۔ اس کے بعد اس حصّۂ نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا وہ نور جلال وجمالِ الٰہی سے پسیجنے لگا۔ اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسولوں کی رُوحوں کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی روحیں سانس لینے لگیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے ولیوں، خوش قسمتوں، شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار مؤمنوں کی روحوں کے نوروں کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر سمجھ لے! کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ کروبین اور روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں جنت اور جو کچھ نعمتیں جنت میں ہیں سب میرے نور سے ہیں۔ عقل، علم، حلم، عصمت اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی روحیں میرے نور سے ہیں شہدا سعدا، اور صالحین کی روحیں میرے نور سے ہیں نہیں نہیں۔ بلکہ میرے نور کے نتیجے اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ اُن کی روحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد، اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ۱۲ نورانی پردے قائم فرمائے اور میرے نور کو ہر پردہ میں ایک ایک ہزار برس تادیب و تربیت کے لیے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں کو "مقاماتِ عبودیت" کہا جاتا ہے۔

ان بارہ۱۲ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

★ حجاب کرامت ★ حجاب سعادت ★ حجاب ہیبت ★ حجاب رحمت

★ حجابِ رافت ★ حجابِ علم ★ حجابِ حلم ★ حجابِ وقار ★ حجابِ سکینہ (اطمینان)
★ حجابِ صبر ★ حجابِ صدق ★ حجابِ یقین۔

میرا وہ نور ہر ہر پردے میں ہزار برس اللہ کی عبادت بجالایا جب میرا وہ نوران تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم کی مٹی میں مجھے سوار کرایا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی اس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کرادیا گیا پھر اسی طرح پیشانی بہ پیشانی نقل ہوتے ہوئے عبداللہ بن عبدالمطلب کی پیشانی سے میری ماں، میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا پھر مجھے دنیا میں سیّد المرسلین، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین بنا کر ظاہر فرمایا۔

اے جابر! اسی شکل وصورت میں تیرے نبی کی آغازِ تخلیق ہوئی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آمنہ کو "اُمّی" کے لفظ سے یاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "محمد عربی" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لفظ "اُمّی" کا معنیٰ "ٹھکانا" "پناہ کی جگہ" اور "جائے قرار" بھی ہو گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کی صفت اُمّی اس لیے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خُدا کی پُوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضرت رسولِ مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لفظ "کُن" صادر ہونے سے پہلے ہی بحرِ وصال یعنی "ملن کے سمندر" میں تھا یعنی اللہ جل پاک سے جُدا نہ تھا۔ اور قربت و نزدیکی کے جھولے میں جھولتے رہے اور شرابِ نبوّۃ اور رسالت کا دُودھ پیتے رہے۔ خاص ازل کے پستان سے برگزیدگی کا دودھ نوش فرمایا۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس طرح پیارا، لاڈلا بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف و اذیت محسوس نہیں

ہوسکتی، وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص لطف سے پرورش فرمائی۔ اور مشاہدۂ الٰہی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مُقدّس بن کر ہر مکر و فریب، قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اِسی لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی دعا میں فرماتے تھے "اَللّٰھُمَّ وَاقِیَۃً لواقیہ الولد" اے اللہ مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچّہ کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی۔ اور ان کی نبوّت کو ہر قسم کی دھندلاپن اور کدورت سے پاک ولطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالاخانہ کی روشندان سے ازلی کلمات برسائے کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر۔ اور اپنے محبوب کو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جھکایا، بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگوا کر علم الاولین وآخرین کا حامل بنا دیا۔

حضرت ابن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّی کے معنی اعجمی یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذاتِ الٰہی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔ غیرِ خدا سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اس لیے اُمّی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود خدا نے تعلیم دی ہے۔

اِس لیے حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے تھے کہ " اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحْسَنَ تَادِیبِی" مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے۔ حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حالت اللہ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے یعنی وہ دوسرے کی طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ بے نیاز

ہی کے محتاج ہیں اور خدائے پاک کے سوا جملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح خدا تعالیٰ کل سے بے نیاز ہے اسی طرح محبوب خدا۔ خدا کے سوا کل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی کل مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔ یاد رہے کہ خالق نور کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور خالق ہیں۔ بے نیاز مولیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بے نیاز ہیں۔ بے مثال و بے نظیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بے مثال و بے نظیر ہیں۔ علیم و خبیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی صاحب علم الاولین و آخرین ہیں۔ بیت المعمور کے مالک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بیت اللہ کے لکھوالے ہیں۔ مالک کل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی مالک میدان حشر ہیں۔ خالق عرش کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی عرش کی زینت ہیں۔ رب العالمین کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رحمۃ للعالمین ہیں۔ رحیم کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رحیم ہیں۔ رؤف کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رؤف ہیں۔

یہاں پر حد ختم ہو جاتی ہے، حد بے حدی تک پہنچ کر بیحدی بن جاتی ہے۔ جیسے دریا سمندر سے جب مل جاتا ہے تو خود بخود سمندر بن جاتا ہے۔ وہاں پھر تمیز و فرق کرنے کی مجال باقی نہیں رہتی۔

خلاصہ اینکہ باعث کل، اصل موجودات اور جوہر مخلوقات ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ لہٰذا اللہ پاک نے ایک نازک اور لطیف لقب "امی" کا عنایت فرما کر دو جہاں پر ثابت کر دیا کہ "وجود" صرف اللہ پاک اور اس کے محبوب کیلئے ہے باقی سب "عدم اور فنا کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزان گرامی! بڑا مشکل اور نازک مقام ہے، مجھ میں اتنی استطاعت کہاں؟ کہ نبی الامی کی کما حقہٗ تشریح کر سکوں؟ پھر بھی حتی المقدور جذبۂ حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دامن تھامے چند سطریں پیش کر دی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قطعہ ہی میرے عجز و انکساری کا بیان ہے۔

حبیب البشر خیری۔ رنگون

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحبَ الجمالِ و یا سیّدَ البشر
من وجھکَ المنیرِ لقد نُوّرَ القمر

لا یُمکنُ الثّناءُ کما کانَ حقّہٗ
"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر" ۱۳۶۹

اے پیکرِ حُسن اور اے سرتاجِ انسانیت ! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نُور افشاں چہرے سے درخشاں (ہُوا) ہے (پُوری انسانیت بھی ایک زبان ہوکر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کرپائے ؟ یہ ممکن ہی نہیں! اس (بے پناہ) داستان کو یُوں مُختصر کرتا ہوں کہ خُدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسارتِ لایعنی تعارفِ خیری

از قلم (علامہ) حبیب البشر خیری زاد شرفہ

حضرتِ خالقِ باری نے بہرِ اظہارِ قدرتِ جبروتی و ماتحت مصلحتِ پنہانی، مُلک برما خطۂ ارکان کے شہر "اکیاب" سے کچھ دور ایک گاؤں میں ۶ر جون ۱۹۳۳ء کو بوقتِ صبحِ صادق اس دنیائے دوں کا چہرۂ زبوں دکھلایا۔

والدِ ماجد حضرتُ علامہ حفیظ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ رام پور کے فارغ التحصیل جیّد عالم اور خوش الحان قاری تھے کہ انہیں "طاؤسُ القراء" کا خطاب ملا تھا۔ فقر و زہد اور صدق و توکّل کا ایک جیتا جاگتا اعلیٰ نمونہ تھے۔

زندگی کے چوتھے سال اپنے زمیندار نانائے محترم ضلع کے رئیسِ اعظم، الحاج ابوالخیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گورنمنٹ اُردو اسکول "زینتُ الاسلام" میں داخل کرادیا۔ چوتھی جماعت تک شانِ امتیازی سے کامیابی حاصل کی۔ بعدہٗ دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہونے لگا، اور تعلیم رُک گئی۔

چونکہ نو عمری تھی اس لیے جاپانیوں کی بولی جلد زبان پر چڑھ گئی، اس افراتفری کے دور میں جاپانی بھی نظرِ کرم فرماتے رہے اور قسم قسم کی امداد بھی ملتی رہی۔ جاپانی زبان بولنا، لکھنا، پڑھنا، اپنے چند رشتہ دار اور ہمسایوں کے ساتھ سیکھتا رہا اور ایک حد تک ترقی بھی کی۔

پھر جب جنگ کا پانسہ پلٹ گیا جاپان پسپا ہوا اور علاقہ پر سلطنتِ برطانیہ کا دوبارہ تسلط ہو گیا اور امن و امان کا دور دورہ ہوا تو مقامی "دارالعلوم" میں درسِ نظامی کے درجات میں داخل کر دیا گیا۔ چونکہ بفضلِ ایزدی ذہانت و ذکاوت میسّر ہوئی تھی۔ لہٰذا جلد ہی مقامی

مدرسے سے امتیازی شان سے فارغ ہو کر مشرقی پاکستان میں "جامعہ عالیہ ڈھاکہ" کے درسِ نظامی کے درجۂ "عالم" میں داخلہ نصیب ہوا۔ اسی ادارہ سے عالم، فاضل اور کامل (ممتاز المحدثین) کی سندیں امتیازی حیثیت سے حاصل کیں۔

بعدہٗ "گورنمنٹ مسلم ہائی اسکول چاٹگام" سے نویں اور دسویں جماعت یعنی "میٹرک" پاس کر کے "گورنمنٹ کالج چاٹگام" سے انٹرمیڈیٹ کی سند حاصل کی۔

مادرِ محترمہ کے اصرار پر وطن واپس آیا اور رنگون یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں بی۔ اے (انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر) کی ڈگری حاصل کی۔

قادرِ مطلق نے یونیورسٹی سے سیدھا محراب و منبر پر لا کھڑا کیا۔ بقیہ تینتیس ۳۳ سالہ زندگی خدمتِ محراب و منبر اور درس و تدریس اور پند و موعظت پر قریب گزر چکی ہے۔ اور گزر رہی ہے۔

بقول حضرتِ رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎

خاموش شو، خاموش شو، در عشقِ اُو مدہوش شو
از حالِ خود بیجوش شو، باز آ ز فکرِ ما مضیٰ

ترجمہ: خاموش ہی خاموش رہ، محبت میں اُس کی مدہوش رہ، اپنی حالت سے بے گانہ بن، جو کچھ گزر گیا اُس کے فکر سے پلٹ آ۔

اور حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ؎

آں مریمِ دردمند باید ❖ تازہ رطب ترجنے را
زایماں اگرت مراد امن ست ❖ در عزلت جوئے ایمنے را
عزلتگہ چیست؟ خانۂ دل ❖ در دلِ خود گیر ساکنے را
خامش کن و فن خامشی گیر ❖ بگزار تو لافِ پُر فنے را

ترجمہ: ✪ — اگر تم حضرت مریم علیہا السلام کی مانند دردمند اور پریشان رہ سکو تو غیب سے

تازی کھجور کا رزق ملے گا۔

✪ — ایمان سے اگر تمہارا مقصد امن ہے تو تنہائی اور گمنامی کے دروازے کو ڈھونڈھ لو، اور آفتہائے ارضی و سماوی سے محفوظ ہو جاؤ۔

✪ — دل کے گھر کو ماسوائے اللہ کے خالی کر دینے کا نام ہی یکسوئی و گمنامی ہے۔ اپنے دل میں صرف ایک (باقی رہنے والے) اللہ ہی کو بسا لو۔

✪ — چپ رہو اور چپ رہنے کا ڈھنگ سیکھو، فن کاری کی ڈینگیں مارنے کی عادت کو نظر انداز کر دو۔

حبیب البشر خیری، رنگون

اضافہ از ناشر

یہ علامہ خیری کا کمال ہے کہ اپنی پیدائش، نشوونما، تعلیم و تعلم کا ذکر کس طرح چلتے چلاتے کیا ہے، حالانکہ دیدۂ بینا رکھنے والے خوب جانتے ہیں اس اجمال کی تفصیل کو، اللہ اللہ کیا کسرِ نفسی ہے؟ جس واعظِ شیریں بیان اور خطیبِ دوراں نے محراب و منبر کو برسوں رونق بخشی اور نورِ خداوندی اور حبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داستانوں کے دریا بہا دیے ہزاروں بندگانِ خدا کو سچے ایمان سے متعارف کرا دیا، سینوں میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمعیں منور کر دیں، زبان میں اللہ نے وہ تاثیر بخشی اور دل میں وہ سوز بھر دیا کہ اتفاقاً ایک دفعہ ہی خطبۂ جمعہ سن کر ماہی بے آب ہو گیا۔ اتفاقی ملاقات نے وہ نقوش بکھیرے کہ دائمی تعلق پیدا ہو گیا —— یہ محبت مادی نہ تھی بلکہ سچی اور روحانی تھی اس میں دنیا کے سود و زیاں کو قطعی دخل نہ تھا، اس کی بنیاد اخلاص، تعلق مع اللہ اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی چنانچہ مجموعۂ "درود و سلام" مرتب فرمانے کی درخواست کی جس کا اظہار میں "احوالِ واقعی" میں کر چکا ہوں۔ آپ مطالعہ فرمائیں گے۔

وعظ و نصیحت اور تشنگانِ علومِ دینی کی رات دن کی خدمات بھلا اتنی فرصت و

مہلت کہاں دیتی ہیں۔ تو ہم ازراہِ کرم آپ آمادہ ہوئے اور یہ مجموعہ درود و سلام مرتب ہو گیا۔ یہ سب کرشمہ تھا فضلِ خداوندی کا اور فیض تھا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اللّٰھم صلّ وسلّم علیٰ حبیبك خیر البشر۔ پھر نے روحانیت کا یہ کرشمہ دیکھا کہ جس طرح یہ مجموعہ بے مثال تھا اس کی ترتیب و تدوین بھی خدا نے ایسے احسن طریقے پر انجام دلائی۔ فالحمد للہ

آئیں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسے آنکھوں میں بسالیں، دل کی گہرائیوں میں اتارلیں اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کہ درود شریف کی برکت سے اللہ تبارک تعالیٰ ۱۰۰ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ ۳۰ دنیاوی حاجات پوری ہوتی ہیں اور ۷۰ آخرت میں عطا فرمائے جانے کے لیے محفوظ ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ

میرے دل کی عاجزانہ دلی کیفیت کو ابوالمجد شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اخبار الاخیار" کے آخری مضمون "مناجات بہ درگاہِ قاضی الحاجات" باب کے صفحہ ۶۲۴ میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فسادِ نیت موجود رہتی ہے، البتہ مجھ حقیر و فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذاتِ پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت "شاندار" ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلسِ میلاد کے موقع پر "میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں" اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر "درود و سلام" بھیجتا رہا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلادِ مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی "درود و سلام" پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوسکتی۔"

خدا کرے ہم سب بھی شب و روز "درود و سلام" کا ورد کرکے کونین کی کامیابیوں اور دنیا کی سرفرازیوں سے ہمکنار ہو جائیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

آمین

کیپٹن عبدالستار احمد پاگرکر

بسم الله الرحمن الرحيم

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

اور جو بھروسہ رکھے گا اللہ تعالیٰ پر سو وہی کافی ہے اس

